احوال و آثار

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین سند الواصلین مظہر العلوم الخفیۃ و الجلیۃ المخدوم السید ابو الحسن علی بن عثمان الہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلف
غلام سرور رانا
پروفیسر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
فون نمبر: 7416713-7460034

طالب دعا
میاں خوشی محمد ہجویری
19۔ مین بازار داتا دربار لاہور پاکستان فون 042-7225788

Marfat.com

Marfat.com

احوال و آثار

سلطان العارفین زبدۃ السالکین حجۃ الکاملین سند الواصلین

المخدوم السیّد علی ہجویری المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالےٰ عنہ

پروفیسر غلام سرور رانا

گورنمنٹ کالج لاہور

فون نمبر: 7460034 - 7416713

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی

ذخیرہ

لاہور پاکستان

شیخ میاں خوشی محمد ہجویری

سجادہ نشین

دربار دربار السید مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالےٰ عنہ

19 - مین بازار لاہور پاکستان، فون: 7225788

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ

انتساب

81527

مرشد طریقت (حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

''میرے پیر و مرشد (خداوند قدوس ان سے راضی ہو) ہمیشہ مریدوں کو یہ تلقین کیا کرتے تھے کہ دیکھو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے' سویا مت کرو اور جب سو کر اٹھو تو دوبارہ جلدی سونے کی کوشش نہ کرو کہ خواب ثانی حق پرست مرید پر حرام ہے۔''

(صاحب کشف المحجوب شریف)

ہدیہ ۔۔۔ نگاہے گاہے

داتا کی نگری عروس البلاد لاہور

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۳ ہجری

برموقع ۹۵۸ واں عرس مقدس حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذخیرہ
لاہور پاکستان

تعارف

یہ امر میرے لیے انتہائی خوشی اور فخر کا باعث ہے کہ کتاب ہذا کے مرتب پروفیسر غلام سرور رانا صاحب بی۔ اے (آنرز) ایم۔اے (پولیٹیکل سائنس، ہسٹری) ایل ایل بی نہ صرف میرے دیرینہ شاگردوں اور رفقائے کار میں سے ہیں بلکہ میری برادری کے ایک بیدار مغز اور فعال رکن بھی ہیں۔ وہ آغازِ شباب اور زمانۂ طالب علمی سے ہی پابندِ صوم و صلاۃ اور بزرگان دین کے عقیدت کیش چلے آ رہے ہیں۔ آج سے پندرہ بیس برس پیشتر جن دنوں میں قدیم لاہور میں بھاٹی دروازہ کے اندر رہائش پذیر تھا۔ ہفتہ عشرہ میں کم از کم ایک مرتبہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دینا میرا معمول بن چکا تھا۔ یقین جانیئے میں جب بھی وہاں پہنچا عزیز موصوف کو اوراد و وظائف اور ادائیگی نوافل میں مشغول پایا۔

عزیز محترم غلام سرور رانا صاحب مدتِ مدید سے جہاد بالقلم میں مصروف ہیں۔ وہ اب تک کم و بیش تین چار درجن تالیفات ترتیب دے کر شائع کر چکے ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے سوانح حیات اور تبلیغِ دینِ متین کے سلسلے میں ان کی مساعیٔ جمیلہ کے تذکرہ پر مشتمل ہیں۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہ سب کتابچے اور رسائل نہایت اعلیٰ قسم کے کاغذ اور انتہائی نفیس طباعت

Marfat.com

سے آراستہ ہیں جو عزیز مذکور کی دین سے بے پناہ دلبستگی و شیفتگی کا بیّن ثبوت ہیں۔ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو مادہ پرستی اور پھر حد سے بڑھی ہوئی گرانی کے اس دور میں محض رضائے الٰہی کی خاطر اس قدر وسیع پیمانے پر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دینا فی الحقیقت فردِ واحد کے بس کا روگ نہیں بلکہ ایک فلاحی ادارہ کا کام ہے جسے عزیز غلام سرور رانا نے تن تنہا اپنے ذمّہ لے رکھا ہے۔ ان حالات کے پیشِ نظر اگر ہم یہ کہیں کہ قلمی جہاد کے پہلو بہ پہلو وہ مالی جہاد کے ثواب سے بھی بہرہ اندوز ہو رہے ہیں تو ہرگز مبالغہ اور نامناسب نہ ہوگا۔ فاجرہٗ علی اللہ۔

جیسا کہ عزیز موصوف کی ان تالیفات سے مترشح ہوتا ہے ان کی یہ تمام ترک کدّ و کاوش اپنے مرحوم و مغفور والدین کے لیے ایصالِ ثواب کی نیت پر مبنی ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے سعادت مند اور نیک نہاد اولاد کو بجا طور پر صدقاتِ جاریہ کی فہرست میں نمایاں جگہ دی گئی ہے کیونکہ وہ اپنے والدین کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی ان کے لامتناہی احسانات کو فراموش نہیں کر دیتی بلکہ انواع و اقسام کے کارہائے خیر انجام دے کر اپنے دل میں ان کی یاد تازہ رکھنے کے علاوہ ان کی نجات و مغفرت کے لیے سامان و وسائل بھی مہیا کرتی رہتی ہے۔ دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر رانا صاحب کی ان بے لوث کوششوں کو بارآور فرمائے اور اُن کے مرحوم والدین کے لیے توشۂ عاقبت بنا دے۔

هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرَ.

میں زیرِ نظر کتاب کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ ہاں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ وہ بھی مؤلف کے تبلیغی سلسلہ ہی کی ایک اہم کڑی ہے۔ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ خود اس کے بغور مطالعہ سے ان کی ژرف نگاہی اور جانکاہی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے متعدد مراجع و مصادر سے مواد

Marfat.com

فراہم کر کے جس احسن ترتیب و سلیقہ سے اسے ناظرین کے سامنے پیش کیا ہے۔اس پر بے اختیار داد دینے کو دل چاہتا ہے۔ اللھم زد فزد۔

آپ سے رخصت ہونے سے پیشتر موقع محل کی مناسبت سے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ضیافتِ طبع کے لیے ایک حقیر سا منظوم قطعہ آپ کی خدمت میں پیش کروں جو میں نے ان دنوں ترتیب دیا تھا جب میں اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں میٹرک کا طالب علم تھا اور ہمیں طوعاً و کرہاً نمازِ ظہر کی ادائیگی کے لیے مزارِ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ملحقہ مسجد میں لے جایا جاتا تھا۔ چونکہ یہ ایک نوآموز طالب علم کے جذبات و خیالات کی عکاسی کرتا ہے اور کسی ردّ و بدل و ترمیم کے بغیر بعینہٖ شکل میں پیش کیا جارہا ہے لہٰذا ملتمس ہوں کہ اس کا مطالعہ صرف اسی تناظر میں کیا جائے۔شکریہ فقط والسلام

ننگِ اسلاف

پروفیسر ڈاکٹر محمد بہاء الحق رانا (کان اللہ لہ)

ایم۔اے (عربی۔ فارسی۔علوم اسلامیہ)

مولوی فاضل۔منشی فاضل۔ادیب فاضل۔ پنجابی فاضل

ایم۔او۔ایل (عربی) ایم۔او۔ایل (فارسی)

پی۔ایچ۔ڈی ایم۔آر۔اے۔ایس (لندن)

سابق ڈین اورئینٹل سٹڈیز

گورنمنٹ کالج لاہور

ذخیرہ
کتب خانہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان

Marfat.com

منظوم قطعہ

جب بَرِّصغیر میں ہر جانب چھائی تھی کفر کی تاریکی
نہ نام خدا کا لیتا تھا کوئی شخص کبھی بھولے سے بھی

لاریب یہ دور تھا شورش کا فتنہ و فساد کی یورش کا
تھی شاہدِ حال اس کے یہ مثل اندھا راجہ چوپٹ نگری

تھا ظلم و ستم کا سکّہ رواں مفقود تھا ہر جا امن و اماں
قانون کا تھا نہ نام و نشاں اور اُلٹی گنگا بہتی تھی

یاں بَرہما، وِشنو اور شِو کی گھر گھر میں تپسّیا ہوتی تھی
مسجود بنے تھے حجر و شجر تھی حد سے بڑھی ذہنی پستی

گائے کو مقدّس مانتے تھے اسے اپنی ماتا جانتے تھے
اس کے پیشاب اور گوبر میں موجود شفا تھی اور مکتی

جب کوئی سہاگن ہو جاتی تھی شومئی قسمت سے ودھوا
لازم تھا اس بیچاری پر دے ساتھ پتی کا ہو وہ ستی

مئے نوشی کے دل دادہ تھے اور بدکاری کے رَسیا تھے
تھا مشغلہ ان کا قزّاقی اور پیشہ ان کا راہزنی

جوئے کا ایسا چسکا تھا دھن دولت کا تو ذکر ہی کیا
وہ داؤ پر دیتے تھے لگا پُتری اپنی اور نار اپنی

وہ کرتے تھے اوقات بسر وحش و بہائم سے بدتر
تھے عقل پہ ان کی پڑے پتھر غفلت کی نیند تھے سوتے سبھی

جب حد سے بڑھی ان کی دُرگت کی رحمتِ یزداں نے حرکت
اک مصلح کو اس نے پیدا کیا جو کر سکے اُن کی راہبری

Marfat.com

غزنی سے اٹھا اک مردِ جری تھا نام اس کا مخدوم علی ﷫
اعلائے کلمۃ الحق کی بس خواہش تھی رَگ رَگ میں بھری

وہ پاپیادہ چلتا رہا اور دشت و جبل طے کرتا رہا
لیا حُب ِ الٰہی زاد بنا لاہور میں آخر منزل کی

یاں آ کر اُس نے جب دیکھا ہر فردِ بشر ہے بھٹک رہا
ازبس وہ افسردہ ہوا مُرجھا گئی اس کے دل کی کلی

حالات اگرچہ تھے ابتر امید نہ تھی جائینگے سدھر
مایوس نہ تھا وہ والا گُہر عزم اُس کا جواں ہمت تھی قوی

اللہ کا نام اس نے لے کر اصلاح پہ لی باندھ اپنی کمر
بنی نُصرت ایزد کی یاور رنگ لائی دعائے نیم شبی

تھی بادِ مخالف تند و تیز اور موجِ بلا تھی وحشت خیز
ساحل پہ لے آیا وہ گرداب میں ناؤ تھی جو گھری

تدبیر تھی اس کی شام و سحر ہو کفر کی بیخ کنی کیونکر
ہوئی سَعی اس کی بارآ ور اور مٹ گیا شرکِ خفی و جلی

دوئی سے انہیں بیزار کیا مئے وحدت سے سرشار کیا
سب نام خدا کا لینے لگے جیتے تھے جو اب تک ہری ہری

دامن جو پُر تھے رذائل سے تھے بھر چکے اب وہ فضائل سے
جو سزا و جزا کے نہ قائل تھے اب عقل ٹھکانے اُن کی ہوئی

جب درسِ اخوت ان کو ملا دل میلِ عداوت سے تھے صفا
اک دوسرے پر تھی جان فدا تھی بقعہ نور بنی بستی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

حامدا و مصلیاً

رحمت عالم نور مجسّم، شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مینارۂ نور ہیں۔ اللہ جل مجدہ نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا (اول ماخلق اللہ نوری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رب العالمین ہیں۔ خود بنفس نفیس اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود یعنی رحمت بھیجتے ہیں اور تمام مومنین کو درود پاک پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ (پارہ: ۲۲ سورۃ الاحزاب) ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عین عبادت اور محبت جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم روح ایمان ہے۔

خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

مغز قرآن جان ایمان، روح دین
ہست حُبِ رحمۃ للعالمین

مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ سیّدنا حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف

The KASHFUL MAHJUB comprehensive

Marfat.com

Unveiling the veiled the Earliest persian Treatise on Sufism.

جو دستورِ تصوف اور تصوف کا انسائیکلو پیڈیا ہے کے بارے میں لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات اور فرمودات گنجینۂ حکمت و معرفت ہیں اور امت مسلمہ کے روحانی و باطنی فروغ کے لیے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمۂ معرفت کے لیے خزینۂ رشد و ہدایت ہیں۔

Since Hadhrat Syed Ali Hujweri traces or establishes sufic interpretation of Islam from its very source, the Prophet (May peace nd blessing of Allah upon Him! and His prorgeny Razi Allah unhum) Himself and then from those, who learnt directly from the Prophet (May peace and blessing of Alah upon Him! and His progeny Razi Allah unhum) down to his own time the sufic interpretation of Islam Historically traced out by him is without the slightest doubt the real interpretation of Islam.

گفتۂ خود راکہ حق قرآن گفت
ہست تفسیرش کلام گنج بخشؒ
عرشیاں را ہرزماں اُفتد نظر
بردر و دیوار و بام گنج بخشؒ

George Bernard shaw has rightly pointed out

Marfat.com

"If leadership of the modern world were to be handed over to Hadhrat Mohammad (May peace and Blessing of Allah upon Him! and His progeny Razi Allah Unhum) " that is if Hadhrat Muhammad's (Maypeace and Blessing of Allah upon Him! and His progeny Razi Allah unhum) Islam applied to the world. "He (May peace and Blessing of Allah upon Him! and His progeny Razi Allah unhum) would solve all its problems and bring about the much desired peace and happiness.

نہ کیوں اس مہ کی تابانی سے عالم جگمگا اٹھے
خدا کے نوری مظہر ہے صورت فیضؒ عالم کی
از علوِ مرتبش اعظم مگو!
خواجہ می داند مقام گنج بخشؒ

صرف اور صرف نذرانہ عقیدت و محبت کے لیے احوال و آثار تحریر کرنے کی جسارت کی ہے۔ کیونکہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔" یعنی جو محسنین (انسانوں) کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا وہ خداوند قدوس کا شکریہ ادا کرنے کا اہل نہیں ہوسکتا۔'' اسی لیے خاکسار پرمعاصی کے نزدیک شکریہ ادا کرنے کا واحد راستہ ان کی پاکیزہ زندگی کے حالات (احوال و آثار) سے عوام الناس (عقیدت و محبت کے متلاشیوں) کو متعارف کرانا اور ارشادات و ملفوظات کو عام کرنا ہے۔ لیکن اس سے صحیح معنوں میں حق ادا نہیں ہوسکتا۔ بقول حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

ہر کسے از ظن خود شد یار من
وز درون من نجست اسرار من

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآرا تصنیف منیف کشف المحجوب شریف جسے تصوف میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے کے متعدد تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اس کے کئی نسخہ جات کرّہ ارض میں موجود ہیں۔ لیکن ان تمام نسخہ جات میں دو نسخوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پہلا نسخہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف کے دست مبارک سے تحریر کردہ ہے جو ۶۶۴ ہجری میں تحریر ہوا اور پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم و مغفور کی لائبریری میں موجود ہے۔ جس کا ایف۔ ڈی گوہر صاحب نے اردو ترجمہ کیا۔ اور جناب ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب کے پسر جناب ربانی صاحب نے اسے چھپوایا۔ دوسرا نسخہ ماسکو سے شائع ہوا۔

ایں سخن از گوش دل باید شنید

حضرت شیخ میاں خوشی محمد ہجویری سجادہ نشین دربارِ دربار السیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹ مین بازار لاہور وہ خوش نصیب ملت اسلامیہ کے سپوت ہیں جن کے جدّ امجاد کے پاس اصل نسخہ کشف المحجوب شریف تحریر کردہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو پہلے سلطان المشائخ حضور قبلہ نبی بخش سجادہ نشین درگا معلّٰی کی ذاتی لائبریری میں موجود تھا۔ ان کے وصال صد ملال کے بعد ان کے نامور بھتیجے الحاج میاں خوش محمد صاحب مدظلہ العالیٰ کو یہ نسخہ منتقل ہوا۔ جنہوں نے اسے محفوظ کرنے کا حق ادا کر دیا۔ اعلیٰ طریقے پر اس کی لیمینشن کروا کر اس کے عکس کو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر فری تقسیم کیا۔ موصوف ممدوح صحیح معنوں میں عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ ہیں۔ اب تک درود شریف مختلف تصانیف، چارٹس وغیرہ چھپوا کر ہزاروں کی تعداد

Marfat.com

میں فری تقسیم کر چکے ہیں اور سلف صالحین کی یاد کو زندہ و تابندہ کیا ہوا ہے۔

زیر نظر کتاب کو بھی آپ نے ہی چھپوانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ عید میلاد النبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف اعراس کے مواقعوں پر جس دلجمعی، عقیدت و احترام کے ساتھ کتابوں، چارٹوں وغیرہ اور لنگر شریف کا اہتمام کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے حضرت پیر بابا رحمہ اللہ کے قریب ایک مسجد بھی تعمیر کروائی اور اس کا ہر طرح کا انتظام و انصرام خود کرتے ہیں۔

موصوف ممدوح شیخ ہندی نور اللہ مرقدہ واحد خلیفہ اور مرید اول حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک ہیں آپ کا شجرہ نسب درج ذیل ہے۔

شیخ الشیوخ شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ شیخ لطفی، شیخ عنایت اللہ، شیخ نعمت اللہ، شیخ عباد اللہ، شیخ نصر اللہ، شیخ حبیب اللہ، شیخ قدرت اللہ، شیخ ظہور اللہ، شیخ عزیز اللہ، شیخ مراد اللہ، شیخ لطیف اللہ، شیخ سلیمان، شیخ علاء الدین، شیخ محمد، شیخ بدر الدین، شیخ نظام الدین، شیخ جمال الدین، شیخ محمد اشرف، شیخ پیر محمد، شیخ محمد سلطان، شیخ ظفر اللہ، شیخ محمد عظیم، شیخ محمد قطب الدین، شیخ امام دین، شیخ مہتاب دین، شیخ محمد بخش، شیخ نبی بخش المعروف شیخ بڈھا لاولد مرحومین مغفورین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الحاج. میاں خوشی محمد، میاں خوشی محمد صاحب کے تین صاحبزادے محمد یوسف، محمد جاوید، محمد سجاد نہایت ہی متقی اور پرہیزگار ہیں۔ عزیزم محمد سجاد صاحب کے تین صاحبزادے محمد احمد، محمد صدیق، اور محمد عمر ہیں۔

حضرت میاں خوشی محمد صاحب قدس سرا العزیز کے عظیم خوش نصیب نواسے، نواجون ملت الحاج میاں محمد عثمان مرحوم و مغفور سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے جان کا نذرانہ دے کر کرامت مسلمہ پر احسان عظیم کرتے ہوئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی

Marfat.com

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار عالیہ کی فوٹو گرافی کی اور حضرت میاں خوشی محمد صاحب اسے مختلف کتابوں اور چارٹوں وغیرہ کی زینت بنا کر عقیدت مندوں میں فری تقسیم کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اللہ جل مجدہ بتوسل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم الحاج میاں محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کے مقام سے نوازے اور اس کی روح پر فتوح کو شادمان و مسرور رکھے۔ آمین ثم آمین۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ۔

آخر میں خاکسار اللہ جل مجدہ کے حضور بتوسل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض رساں ہے کہ اس حقیر سی کوشش کے طفیل اس عاصی پر معاصی معہ اہل خانہ پر خصوصی نظر کرم کرے اور روز قیامت میں انہی کے طفیل انہی کے سایۂ عاطفت میں جگہ دے۔ آمین بجاہ نبیک الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
در حسابم راتو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ ﷺ انساں بگیر

عروس البلاد قطب الارشاد
داتا کی نگری لاہور
۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ ہجری

بندۂ بے نیاز و بانیاز
پروفیسر غلام سرور رانا عفی عنہ
۳ چوبرجی پارک، لاہور

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم. امابعد

جو بھی ستایا ہوا زمانے کا
سہارا لیتا ہے داتا کے آستانے کا

امامِ شریعت و طریقت' دانائے حقیقتِ و معرفت' سر تاج الاولیاء و اصفیا حضرت السید مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کی گداگری فقیر عرصہ پچیس سال سے کر رہا ہے۔ یہ سرکارِ داتا کے کرم کی انتہا ہے کہ مجھ سے سیاہ کار کو اپنی آغوش رحمت میں پناہ دے رکھی ہے۔ سرکارِ داتا کے سجادہ نشین حضرات میں سے قبلہ الحاج میاں خوشی محمد ہجویری دامت برکاتہم العالیہ کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر کئی کتب چھپوا کر فری تقسیم کر چکے ہیں اور بحمد اللہ اس سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ''کتاب ہذا'' قبلہ میاں صاحب اور مصنف کتاب ہذا جناب فضیلت مآب علامہ دوراں پروفیسر غلام سرور رانا دامت برکاتہم العالیہ کا عظیم تالیفی و اشاعتی کارنامہ ہے۔ رب کائنات سے دست بدعا ہوں کہ سید ہجویر کے صدقہ میں ان عظیم شخصیات کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور راقم سگِ درگاہِ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نسبتِ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زندگی اور موت عطا فرمائے۔ (امین بحرمۃ سید المرسلین)

پیر ابوالفیض طفیل احمد قادری ہجویری
سجادہ نشین رینٹھہ شریف آزاد کشمیر
و سرپرست اعلیٰ بزم ہجویری برطانیہ

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان
ذخیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

پس منظر

عروس البلاد لاہور گزشتہ ایک ہزار سال سے اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کا مسکن رہا ہے انہی کی حق پرستی اور تقدس نے شمع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے افراد امت کے قلوب کو روشن کیا۔ انہی بابرکت اور عظیم المرتبت شخصیتوں کے قدم میمنت لزوم ماور النہر' آذر بائیجان' بسطام' خراسان' نیشا پور' بخارا' سمرقند' سرخس' طوس' شام' دمشق' رملہ' عراق' بغداد شریف' فارس' نواحی خوزستان' فرغانہ' ترکستان سے پاک و ہند کی طرف بھوک پیاس کے باوجود ہزاروں میل کے پیدل سفر اور دیگر تکالیف و مصائب کے اسلام کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں بڑھتے رہے ہیں۔ بعدہ انہی بزرگان دین کے ارشادات عالیہ اور زرّیں اقوال سے لاہور کے عوام و خواص مستفید ہوتے رہے۔

ان کا واحد مقصد توحید کی اشاعت تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد ایک بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ تھی۔ یہاں کی ہر چیز اس سے متاثر ہوئی۔ یہاں کے بسنے والوں کی فطری صلاحیتیں جو صدیوں کی اوہام پرستی اور

Marfat.com

جماعتی تنگ نظری کی وجہ سے مفلوج ہوگئی تھیں۔ اسلام کے پیغام سے چمک اٹھیں۔ یہ نفوس قدسیہ اپنے ساتھ ایک نئی تہذیب' نئی زبان' نیا معاشرہ اور نیا نظریہ حیات لائے۔ ان کی وجہ سے یہاں کی ثقافت ایک نئے قالب میں ڈھل گئی۔ اس انقلاب کو برپا کرنے میں مسلمان سپاہیوں اور حکمرانوں کے دوش بدوش علماء اور صوفیائے کرام نے بھی حصہ لیا۔ صوفیاء کی خدمت میں پہنچ کر قلوب کو روحانی تسکین ہوتی تھی۔ اس لئے جو شخص ایک مرتبہ ان کے قریب پہنچ جاتا۔ انہیں کا ہو جاتا۔

تفسیر ''ابن کثیر'' میں تحریر ہے کہ اولیاء اللہ وہ ہیں۔ جن کے دلوں میں ایمان و یقین ہو۔ جن کا ظاہر و باطن' تقویٰ و پرہیزگاری اپنی مثال ہو۔ جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی درجۂ ولایت حاصل ہوگا۔ ایسے کاملین بے خوف ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کاملین وہ ہیں جن کا چہرہ دیکھنے سے خداوند قدوس کی یاد آ جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ اُن سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔ جن کی مساعی جمیلہ سے اسلام کا پودا تناور ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد ان گنت اولیاء کرام و عظام نے اپنے مکارم اخلاق سے دین اسلام کی تبلیغ کو اپنی زندگیوں کا شعار بنایا۔ جس سے کرۂ ارض نور اسلام سے منور ہوا۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمان فرمانرواؤں نے کم و بیش ایک ہزار برس حکومت کی' اس دوران ہندوؤں نے اسلامی کلچر کو تہس نہس کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر انہی بزرگان دین اور عظیم المرتبت شخصیتوں کی مسلسل جدوجہد اور سعیٔ کامل کے سامنے وہ بے بس تھے۔ اسلا ملک کلچر مطبوعہ لندن میں پروفیسر ایچ اے۔ آر گب رقم طراز ہیں:

''تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا لیکن بایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہوسکا۔ اس کی سب سے

Marfat.com

بڑی وجہ یہ ہے کہ صوفیہ کا اندازِ فکر فوراً اس کی مدد کو آجاتا تھا اور اس کو اتنی قوت اور توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی لاہور میں تشریف آوری

سب سے پہلے جس قابل ذکر مقدس ہستی نے لاہور میں قدم رنجہ فرمایا۔ ان کا اسم گرامی حضرت اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ تھا۔ (۴۴۸ ہجری) ان کے بعد حضرت شاہ حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ' جو حضرت ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید خاص تھے۔ یہاں تشریف فرما ہوئے۔ بعدہٗ امام الاولیاء زبدۃ السالکین حجتہ الکاملین' سند الواصلین مظہر العلوم الخفیّہ والجلیّہ مرشدنا سیدنا حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنہیں اولیائے امت میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے' یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ (شیخ محمد اکرام آب کوثر ص ۷۶'۷۷) انہی مقدس ہستیوں کی وجہ سے اس ظلمت کدۂ لاہور میں توحید و سنت کے چراغ روشن ہوتے رہے۔ بادشاہوں نے تلوار کے ساتھ لوگوں کے جسم فتح کئے اور اولیائے عظام نے اخلاق و کردار کی شمشیر سے ارواح پر سکہ جمایا اور وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے جن کی مثال نہیں ملتی۔ وہ حسن و اخلاق کے پیکر' بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ اور مخلص ہمدرد تھے۔ آج بھی کروڑوں مسلمانوں کا وجود انہی فاقہ کش خرقہ پوشوں کی مساعیٔ جمیلہ کا مرہون منت ہے۔ شاعر مشرق حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں۔

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

Marfat.com

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادات ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینے میں

مخدوم الاولیاء، سلطان الاصفیاء، زبدۃ السالکین، حجتہ الکاملین، سند الواصلین، مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی (آئین اکبری ۳۷:۸ ـ ۲۷۸۔ سفینۃ الاولیاء ص ۱۴۶) ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ اس گروہ قدسی کے امام ہیں جو حضور سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت واتباع سے ولایت و عرفان کے ارفع و اعلیٰ مقامات پر فائز المرام ہو کر خلافت الٰہیہ اور فخر دو عالم نور مجسم حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کبریٰ کے منصب جلیلہ پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اللہ جل مجدہٗ کے پیارے محبوب کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دیا ہوتا ہے۔ لہٰذا مقام محبوبیت عطا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے زمین پر نیابت الٰہیہ اور مظہر انوار خدا اور نائب محبوب خدا کا مقام حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو، وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور روشنی پر ہوتا ہے اور جسے اللہ جل مجدہٗ انشراح صدر کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے تو اسے انوار و تجلیات سے بھی نوازا جاتا ہے اور عالم بالا سے جو انوار اس کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ ان کے توسل سے کشف حقائق ہوتا ہے جو اہل حقیقت کے لئے گنجینۂ اسرار و رموز اہل معرفت کے لئے مفتاح باب عرفان اور مرقاۃ رفعت لامکان ہوتے ہیں اور انہیں قرآن مجید، فرقان حمید اور احادیث مبارکہ کا صحیح فہم و ادراک ہو جاتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خطہ ارض پاک و ہند کو رشک گلزار جنت

Marfat.com

بناتے ہوئے اس علاقہ میں اسلام کی قندیلیں روشن کیں اور اپنے خون جگر سے نہال اسلام کی آبیاری کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ بادشاہوں نے تلواروں کے ساتھ لوگوں کے جسم فتح کیے لیکن اس کامل و اکمل مرد حق نے کفر و ظلمت کے اس تاریک دور میں اپنے سوز باطنی سے ایمان کی غیر فانی شمعیں جلا کر تاریک دلوں میں نور عرفان کے فانوس روشن کر دیئے اور اخلاق و کردار کی شمشیر سے ارواح پر سکہ جمایا۔

آبائی حالات

شیخ سیّد ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش ﷺ (آئین اکبری ۳۷: ۲۷۸ سفینۃ الاولیاء ص ۱۴۶) ۴۰۰ ہجری مطابق ۱۰۰۹ء (صباح الدین بزم صوفیہ ۱: ۱۰۱' اعظم گڑھ ۱۹۴۹ء) (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۹. ۹۱ پنجاب یونیورسٹی لاہور) کے قریب تولدّ ہوئے۔ آپ کے کسی ہم عصر سوانح نگار نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت نہیں لکھی۔ موجودہ دور کے تذکرہ نگاروں نے قیاس آرائی سے یہ کمی پوری کرنے کی کوشش کی ہے جس سے کسی صحیح تاریخ کا تعین نہیں ہوتا۔

ایک روایت کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت پانچویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ (ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مقالات دینی و علمی' ۱: ۲۲۳)

دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کی ولادت پاک ۴۰۰ ہجری / ۱۰۱۰ء میں ہوئی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۹: ۹۱ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

تیسری روایت اس طرح ہے کہ آپ ۴۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ (صباح الدین عبدالرحمٰن بزم صوفیہ ۱: ۱۰۱ اعظم گڑھ ۱۹۴۹ء)

چوتھی روایت یوں ہے کہ آپ کی پیدائش مبارکہ دسویں صدی عیسوی کے آخر یا گیارہویں صدی عیسوی کے ابتدائی عشرے میں ہوئی۔ (آر۔ اے نکلسن

Marfat.com

انگریزی ترجمہ کشف المحجوب ص ۱۹ طبع لاہور)

البتہ یہ بالکل درست ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سلطنت غزنی کے ایام شباب میں ہوئی اور یہ سلطان محمود غزنوی کے آخری ایام حکومت یا سلطان مسعود غزنوی کا ابتدائی زمانہ تھا۔ (سید ہاشمی فرید آبادی مآثر لاہور ص ۱۹۱ باب دوم، سوم) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کنیت ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھی۔ شاہان غزنی کے دور میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے خانوادے کے ایک بزرگ جن کا نام نامی حضرت سید عثمان جلابی الہجویری تھا۔ غزنی تشریف لائے تھے۔ سفینۃ الاولیاء کے مصنف دارا شکوہ کی تحقیق کی رو سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ننہال ہجویر نامی بستی میں سکونت پذیر تھا جس کی نسبت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہجویری کہا جاتا ہے۔ (کشف المحجوب شریف۔ تصحیح ژوکوفسکی :ا) اورغزنی کی مضافاتی بستی جلاب میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت عثمان بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلابی کہتے ہیں۔ (کشف المحجوب شریف، مقدمہ مصحح :ا) اب غزنی سے ایک میل کے فاصلے پر جانب مشرق حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار کا روضۂ اقدس ہے۔

وطن مالوف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے یہ سنا ہے کہ میری پیدائش ہجویر (اللہ تعالیٰ اسے آفات و حادثات اور ظالم بادشاہوں سے محفوظ رکھے) میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجیب الطرفین سیّد تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ عالیہ سات واسطوں سے حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام (خزینۃ الاصفیا ۲۳۳ بزرگان لاہور ص ۱۸۴) تک اور بعدہ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے (مفتی غلام سرور خزینۃ الاصفیا ص ۲۳۳ لاہور ۱۲۷۴ ہجری) اور نو واسطوں سے سلسلۂ نسب حضرت رسالت مآب ﷺ

Marfat.com

تک پہنچتا ہے۔ سلسلۂ طریقت اس طرح ہے۔ حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید حضرت خواجہ ابوالفضل بن حسن ختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' شیخ ابوالحسن علی حُصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ذوالنون حصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان غزنی کے ممتاز اور بلند پایہ خاندانوں میں سے تھا۔ اس خاندان میں بہت سے علماء' فضلاء' اہل دل اور روحانی بصیرت رکھنے والے لوگ پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ بڑی نیک' پرہیز گار اور اہل علم خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور بزرگ حضرت تاج الاولیاء کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ماحول میں جنم لیا۔ (دارا شکوہ سفینۃ الاولیاء: ۲۰۹۔۲۱۰) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ کا مزار اقدس غزنی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں تاج الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار کے ساتھ ہے اور بقول ڈاکٹر مولوی محمد شفیع یہ قبریں اب بھی غزنی میں موجود ہیں۔ (مقالات دینی و علمی: ۱:۲۲۲) جہاں رشد و ہدایت' پند و نصائح اور تبلیغ اسلام کا دور دورہ تھا۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی اوڑھنا اس خاندان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اس خانوادے کو اللہ جل مجدہ اور رسالت مآب ﷺ سے صحیح معنوں میں وابستگی اور شریعت مطہرہ کی اتباع کامل طور پر نصیب تھی۔ اس دور میں فقہا' محدث' مفسرین' اہل زہد و تقویٰ اور داعیان توحید و رسالت بھی پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت اسی نور و عرفان کی فضا میں ہوئی۔ بچپن ہی سے روح کا رجحان عبادت الٰہی اور تقویٰ و پرہیز گاری کی طرف تھا۔ شروع ہی سے ذہن پاکیزہ' مزاج اور طبیعت قبول انعام

Marfat.com

کا مرقع تھی۔ پہلے پہل قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور دوسرے علوم سے مستفید ہوئے۔ نوعمری ہی میں درس و دریس کی مسند پر متمکن ہو گئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ و مشائخ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اساتذہ کرام میں حضرت ابوالعباس احمد بن محمد الشوکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت شیخ ابوجعفر بن المصباح الصیدلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القیشری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' شیخ المشائخ ابوالقاسم بن علی بن عبداللہ الگرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' شیخ ابوسعید ابی الخیر فہی' جناب ابوالفضل بن حسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابو احمد المظفر بن احمد بن حمدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خزینۃ الاصفیاء: ۲۳۲) جیسی بلند پایہ شخصیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تمام حضرات عالم اسلام کی ممتاز اور عظیم المرتبت ہستیوں میں شمار ہوتے تھے۔ شریعت و طریقت علم ظاہر اور علم باطن میں کمال دسترس رکھتے تھے۔ حضرت ابوالعباس بن محمد الشوکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر کیا ہے کہ ''مجھے ان سے قریبی ربط تھا اور وہ مجھ سے بے لوث محبت فرمایا کرتے تھے۔ میں نے بعض علوم انہی سے سیکھے اور پوری زندگی میں اپنے گروہ میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ شریعت کے احکام کا احترام کرتا ہو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنفی المذہب تھے اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور آپ کو سلسلہ عالیہ جنیدیہ کے حصول پر بھی فخر ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد کامل کا بھی یہی سلسلہ عالیہ ہے۔

بلاد اسلامیہ کا سفر اور مختلف مشاہدات

امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارباب طریقت' پیشوائے اہل حقیقت' واقف

81527

Marfat.com

رموز شریعت حضرت شیخ علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیرو فی الارض کے ارشاد ربانی کے مطابق عمر عزیز کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں بسر کیا۔ (خزینۃ الاصفیاء: ۲۳۲)

آپ نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ علمی روحانی اغراض سے سیر و سیاحت میں گزارا۔ اکابرین امت کی زیارت سے مستفید و مستیز ہوئے۔ آپ نے عراق، شام، بغداد شریف، قہستان، آذربائیجان، طبرستان، خوزستان، کرمان، طوس، ماوراء النہر، ترکستان اور حجاز مقدس کا سفر کیا۔ صرف خراسان میں ہی تین سو مشائخ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ شیخ ابوالحسن سالبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شیخ ابواسحاق شہریار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خواجہ احمد حمادی سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ احمد نجار سے بہت ہی روحانی فیض حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ سخت مجاہدات اور ریاضتوں میں گزارا۔ (کشف المحجوب شریف: ص ص ۴۰، ۵۵، ۷۷، ۱۱۶، ۲۰۹، ۲۸۷، ۳۰۱، ۳۱۳، ۳۳۴، ۴۷۶، ۴۷۸، ۵۲۴ طبع ایران)

آپ عبدالحیٔ الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ امام کے لفظ سے یاد فرماتے ہیں۔

''الشیخ الامام العالم الفقھیہ الزاہد ابوالحسن علی بن عثمان بن ابی علی الجلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... کان من الرجال المعروفین بالعلم والمعرفۃ''

(نزہتہ الخواطر: ۱، ۶۶، ۶۷)

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے بھی آپ کو امام ہجویری کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ (مقالہ ڈاکٹریٹ: تحلیل کشف المحجوب شریف وشرح احوال)

ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۵۰۴ آپ کا مشہور و معروف لقب ''داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ہے بعض محققین کی آراء کے مطابق آپ اس لقب سے پانچ سو سال بعد نویں صدی ہجری کے بعد مشہور

Marfat.com

ہوئے۔ (حکیم موسیٰ: مقدمہ کشف المحجوب شریف: ۱۲۴) اور بعض نے کشف الاسرار کے حوالے سے کہا ہے کہ زندگی میں ہی اس لقب سے معروف ہوئے۔ (ڈاکٹر مولوی محمد شفیع: مقالات دینی، علمی: ۲۲۲) لیکن صحیح یہ ہے کہ برصغیر میں آمد کے ساتھ ہی آپ اس لقب سے ملقب ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حین حیات (۴۰۰-۵۰۰ ہجری) میں بغداد شریف میں درج ذیل عباسی خلفاء فائز المرام تھے۔

۱۔ احمد قادر باللہ ۳۸۱-۴۶۷ ہجری۔ ۲۔ ابو جعفر قائم بامراللہ ۴۲۲-۴۶۷ ہجری۔ ۳۔ ابوالقاسم مقتدی باللہ ۴۶۷-۴۸۷ ہجری۔ ۴۔ ابوالعباس مستنبصر باللہ ۴۸۷-۵۱۲ ہجری۔

مصر میں قادر باللہ کے دور میں فاطمی حکمران تھے۔ جبکہ بنو بویہ کا تسلط عراق میں تھا جو شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ عراق میں سلاجقہ کی حکومت سلطان سلجوقی (م ۴۵۵ ہجری) کی حکومت تھی جنہوں نے عملاً بنو بویہ کو ختم کر دیا تھا۔ سلجوقی اہل سنت والجماعت تھے۔ ان کے دور میں خلیفہ کا احترام اور اسلامی دور دورہ تھا۔

اس وقت (۴۰۰-۵۰۰ ہجری) درج ذیل حکمران سلاجقہ تھے۔

۱۔ طغرل بک (۴۲۹-۴۵۵ ہجری) ۲۔ الپ ارسلان (۴۵۵-۴۶۵ ہجری) ۳۔ ملک شاہ (۴۶۵-۴۸۵ ہجری) ۴۔ ناصر الدین محمود (۴۸۵-۴۸۷ ہجری) ۵۔ برکیاروق (۴۹۸-۴۹۸ ہجری) ۶۔ ملک شاہ ثانی (۴۹۸-۵۱۱ ہجری)

بغداد شریف میں مدرسہ نظامیہ الپ ارسلان کے وزیر نظام الملک طوسی کے دور میں ۴۵۸ ہجری میں قائم ہوا۔ وہاں ابو اسحاق شیرازی رحمتہ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ جیسے جید علماء کرام مسند نشین تھے۔ اسی دور میں حسن بن

Marfat.com

صباح بانی فرقہ باطنیہ، خواجہ ابوالحسن خرقانی، شیخ ابوالقاسم گورگانی، شیخ ابوالقاسم قشیری، خواجہ عبداللہ انصاری اور شیخ ابوسعید ابی الخیر رحمتہ اللہ علیہم اجمعین جیسی عظیم ہستیاں موجود تھیں۔

تمام بلاد اسلامیہ بنو بویہ، فاطمیوں اور قرامطہ کے فتنوں کے علاوہ عالم اسلام کے جید علماء اور صوفیاء عظام کی برکتوں کا امین تھا۔ صرف اور صرف خراسان میں حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو مشائخ عظام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں درج ذیل غزنوی سلاطین تھے۔

۱۔ سلطان محمود غزنوی۔ ۲۔ مسعود مودود۔ ۳۔ مسعود ثانی۔ ۴۔ علی۔ ۵۔ عبدالرشید۔ ۶۔ طغرل۔ ۷۔ فرخ زاد۔ ۸۔ ابراہیم۔ عروس البلاد لاہور میں اس وقت ایاز الیاروق اور احمد نیال تگین گورنر کے عہدہ پر فائز المرام تھے۔ قاضی ابوالحسن علی شیرازی قاضی القضاۃ کے عہدہ پر متمکن تھے۔ (سید ہاشمی فرید آبادی: مآثر لاہور ص ۱۷۱ باب دوم، سوم)

حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم فروخت نہیں کیا اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو کسی دربار سے بھی منسوب نہیں کیا۔ حقیقتاً وہ دانائے راز تھے۔ شناور معرفت تھے۔ آفتاب حقیقت تھے اور علمی خزانوں کو عوام الناس میں انہوں نے لٹایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر خاص و عام آپ کو آج گنج بخش کے القاب سے یاد کرتا ہے۔ پھر آپ کے گنج بخش ہونے میں کسی بد بخت کو ہی اعتراض ہوگا۔ جب ان کے فیض سے سائلین کی نگاہوں سے حجابات ہی دور ہو جائیں تو پھر مظہر نور خدا اور ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے راہنما ان کے سوا کون ہوسکتا ہے جبکہ تصوّف Knowledge of Mistries حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے مکہ مکرمہ کی جانب عازم سفر ہوئے اور پھر

Marfat.com

روضۃ الرسول ﷺ میں حاضری دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دمشق میں حضرت بلال حبشی مؤذن رسول اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس پر چلہ کشی کے دوران ایک روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے سرہانے سو گیا۔ عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ مکہ معظّمہ میں حاضر ہوں اور سرکار دو عالم ﷺ باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لا رہے ہیں۔ جس طرح کوئی از راہ شفقت کسی بچے کو گود میں لے لے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی آغوش مقدس میں ایک سفید ریش بزرگ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جس طرح کوئی شخص از راہ شفقت کسی بچے کو آغوش میں اٹھائے ہوئے ہو۔ میں نے فوراً آپ ﷺ کے پائے اقدس پر بوسہ دیا۔ دل میں گمان پیدا ہوا کہ یہ کون سی ہستی ہے؟ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص تیرا اور تیری قوم کے امام ابو حنیفہ ہیں۔ اس مقام پر حضرت داتا صاحب رضی اللہ عنہ نے جس عظیم الشان حقیقت کا استنباط فرمایا ہے وہ حیرت انگیز اور قابل تحسین تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کو آغوش رسالت مآب ﷺ میں دیکھ کر میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ اپنی صفات بشریہ سے فانی ہو کر حضور ختمی مرتبت ﷺ کی صفات سے باقی ہو چکے ہیں۔ لہٰذا مسائل فقہ میں آپ کی اقتدار ناگزیر ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اس مشاہدے کے بعد میری روح کے رگ و پے میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی اقتدا کا جذبہ قوی پیدا ہوا کیونکہ آپ نے کتاب و سنت کی روشنی میں جو مسائل اخذ کئے ہیں وہ حق و صواب ہیں۔

حضرت سیّد محمد ذوقی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے؟ (بحوالہ وانا من الحسین رضی اللہ عنہ قاضی منظور احمد شاہ) ''ائمہ اہل بیت امت کے پیشوا ہیں۔ آئمہ جمع ہے امام کی اور اہل بیت کا مطلب ہے سرور کائنات ﷺ کے گھر والے ہیں۔ یہ حضرات روحانیت اور دیگر مذہبی امور میں امت کے پیشوا ہیں

Marfat.com

اور صوفیاء و اولیاء اور فقراء کے تمام سلاسل ان کے دامن سے وابستہ ہیں۔ جس صوفی سے پوچھو وہ اپنا سلسلہ روحانیت ان حضرات کے ذریعے پیغمبر اسلام ﷺ تک بتائے گا۔ آنحضرت ﷺ بمنزلہ دریا کے ہیں۔ ''حضرت علی علیہ الف الف صلوٰۃ والتسلیمات منبع ہیں اور آئمہ بیت نہروں کی مانند ہیں۔ جن کے ذریعے دریا کا پانی پیاسوں تک پہنچتا ہے۔''

وکلهم من الرسول الله ملتمس غرفا من البحر اور شفا من الديم

(قصیدہ بردہ شریف)

حضرت غزالی زماں رازئ دوراں مفکر اسلام علاّمہ محمد احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔ ''خلافت میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں اور امامت و محبت میں حضرت سیدنا امام المشارق والمغارب حضرت سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں۔

کعبہ جائے ولادت ہیں علی کی ہے — علی امام من است و منم غلام علی
مسجد میں اللہ اللہ شہادت علی کی ہے — ہزار جان گرامی فدا بنام علی

حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ طریقت

دوران سیاحت حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوالفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس دور کے جلیل القدر بزرگ اور جن کی حیات طیبہ فقر و استغناء کا دل نشین مرقع تھی' کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کشف المحجوب میں رقم طراز ہیں:

''میں نے طریقت میں ان سے رہنمائی حاصل کی۔ تفسیر و حدیث کے زبردست عالم تھے اور تصوف میں حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کا مذہب رکھتے تھے۔ شیخ (ابوالحسن) حصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید

Marfat.com

تھے۔ سروانی کے مصاحب اور ابو عمر قزولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوالحسن سالم کے ہم عصر تھے۔ ساٹھ سال تک پہاڑوں میں مکمل طور پر گوشہ نشیں رہے اور اپنا نام مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اکثر جبل لگام میں رہا کرتے بہت عمر پائی' آیات و براہین کے مالک تھے۔ لیکن متصوفین کا لباس اور رسوم اختیار نہ کئے بلکہ رسم پرستوں کے ساتھ سختی سے پیش آتے۔ میں نے ان سے زیادہ پر ہیبت شخص نہیں دیکھا۔''

حضرت مخدوم الامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شیخ کامل و اکمل کے بارے میں فرماتے ہیں:

''طریقت میں میری پیروی و اقتداء ان سے ہے۔ وہ علم تفسیر اور حدیث کے جید عالم تھے اور طریقت میں شیخ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک رکھتے تھے۔ شیخ ختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' شیخ ابو عمرو قزوینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ ابوالحسن سالبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر تھے۔ شیخ ختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساٹھ سال عزلت و گوشہ نشینی میں گزارے تھے۔ لہٰذا مخلوق خدا کے لئے گمنام ہو چکے تھے۔ صوفیانہ لباس اور رسم و رواج نہیں رکھتے تھے اور رسمی چیزوں کے سخت خلاف تھے۔ میں نے اس مرد خدا سے بڑھ کر کسی کو بارعب نہیں دیکھا۔ فرمایا کرتے۔ الدنیا یوم ولنا فیھا صوم (دنیا تو ایک دن ہے اور ہم نے اس میں روزہ رکھا ہوا ہے) (کشف المحجوب ۸:۲) یعنی اس سے کوئی حصہ نہیں لیتے اور نہ ہی اس کی قید میں گرفتار ہیں کیونکہ ہم نے اس کی آفتیں دیکھی ہیں اور اس کے حجابات سے واقف ہو کر اس سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔''

حضرت ابوالفضل الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھبیس سال تک ایک ہی لباس زیب تن کیا۔ اسی کو بار بار پیوند لگا کر پہنا۔ حتیٰ کہ اصل کپڑے کا نام و نشان

Marfat.com

تک باقی نہ رہا۔ مرشد حقانی کا وصال مبارک دمشق کے نزدیک ایک گاؤں بیت الجن میں ہوا۔ حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان سے بڑی عقیدت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز مرشد پاک کے ہاتھ دھلوا رہا تھا۔ معاً خیال آیا کہ جب سب کام تقدیر اور قسمت پر ہی ہیں تو درویش اپنے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلام تصور کر کے خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد پاک نے معاً فرمایا کہ ہر حکم کے لئے ایک سبب ہوتا ہے۔ جب اللہ جل مجدہ کسی کو تخت و تاج سے نوازتے ہیں تو پہلے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا کرتے ہیں۔ وہی خدمت اس کی بزرگی کا سبب ہوتی ہے۔ فقیر کے لئے مرشد کی رضا طلبی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ فقیر پر لازم ہے کہ مرشد کی حضوری میں رہے۔ مرشد کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخری نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اے بیٹا تجھے ایمان و یقین کا راز بتاتا ہوں اگر تو اس پر عمل کرے گا تو ہر قسم کے رنج و غم سے آزاد رہے گا۔ خدا کی طرف سے جو آفت یا رحمت جس مقام پر اور جس حال میں پیش آئے اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا اور آئندہ کے لئے ملول خاطر نہ ہونا۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخ ابوالفضل الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر ملال (۴۶۰ ہجری) پر سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ جو بیت الجن میں ہوا جو دمشق اور بانیار کے درمیان ایک گھاٹی پر واقع ہے۔ (کشف المحجوب شریف: ۱۷۳) انتقال پر ملال کے وقت شیخ ختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر تھا۔ زندگی کے آخری لمحات میں شیخ طریقت نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وصیت فرمائی:

''اے بیٹے میں تجھے اعتقاد کا مسئلہ ذہن نشین کرتا ہوں۔ اگر تو خود کو

Marfat.com

اس کے مطابق ڈھال لے گا تو تجھے تمام پریشانیوں سے نجات حاصل ہو گی۔ یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر وقت اچھوں اور بروں کو پیدا کرتا ہے ان کے فعل اور حکم سے خصومت و عداوت اور دشمنی و اختلاف نہ کرنا چاہئے۔ دل میں کسی قسم کے رنج کو جگہ نہ دے کیونکہ یہ مشیت ایزدی کے خلاف ہے۔''

کشائش باطن کے بعض واقعات

دوران سلوک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے شمار سفر کئے۔ سیاحت کے زمانے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک نہایت تلخ واقعہ پیش آیا۔ جس کے باعث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرفان نفس کی دولت میسر ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''میں ایک مرتبہ شیخ ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر تین مہینے حاضر رہا۔ ہر روز غسل کرتا اور وضو کر کے بیٹھتا مگر وہ کشف حاصل نہ ہوا۔ جو ایک مرتبہ اسی جگہ حاصل ہو چکا تھا۔ آخر میں وہاں سے اٹھ کر خراسان کی طرف چلا گیا۔ ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں خانقاہ تھی' جہاں صوفیاء کی ایک جماعت نظر آئی۔ میں اس جماعت کی نگاہ میں بہت ہی حقیر معلوم ہوا۔ ان میں کچھ کہنے لگے۔ یہ ہم سے نہیں اور واقعی میں ان میں سے نہ تھا۔ انہوں نے مجھے ٹھہرنے کے لئے ایک تنگ حجرہ دیا اور خود اونچے چوبارے میں ٹھہرے' کھانے کے وقت مجھے سوکھی روٹی دی اور خود اچھا کھانا کھایا۔ جب کھانے سے فارغ ہو چلے تو از راہ تمسخر خربوزے کے چھلکے میرے سر پر پھینکتے تھے اور طنز و مذاق کی باتیں کرتے تھے۔ مگر اس وقت وہ جتنا زیادہ طنز کرتے اتنا ہی میرا دل ان سے خوش ہوتا۔ یہاں تک کہ ذلت سہتے سہتے مجھے وہ

Marfat.com

کشف حاصل ہو گیا جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوا تھا۔ اس وقت میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ مشائخ جاہلوں کو اپنے یہاں کیوں جگہ دیتے ہیں۔''

اسی طرح استاد محترم شیخ ابوالقاسم علی گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح تعلیم و تربیت دی۔ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ایک دن میں شیخ کی خدمت میں بیٹھا اپنے احوال اور ظاہریت میں گم ہو کر یہ بات سوچ رہا تھا کہ اپنا حال آپ پر کیسے ظاہر کروں۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقت کے ناقد تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری بات بڑی توجہ اور شفقت سے سنتے تھے۔ بچپن کی نخوت اور جوانی کی آگ نے مجھے شیخ سے کلام کرنے میں بے باک اور حریص کر رکھا تھا۔ بلکہ میری جسارت نے ایسی صورت پیدا کر دی کہ شاید شیخ کو اس کوچے میں اتنا گزر نہیں۔ اس لئے وہ اتنے انکسار سے کام لیتے تھے۔ شیخ باطنی بصیرت سے میرے غرور کو بھانپ گئے۔ فرمایا۔ اے بیٹا خوب سمجھ لے اور اچھی طرح جان لے کہ میرا یہ عجز و انکسار میرے اور تیرے احوال کے لئے نہیں۔ جب میں نے اپنے شیخ سے یہ بات سنی تو میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ میرے شیخ نے توجہ کی اور فرمایا۔ اے بیٹے انسان کو اس طریقت کے ساتھ اس سے زیادہ نسبت نہیں ہونی چاہئے کہ جب اس کو طریقت سے واپس لایا جائے تو وہ بددل ہو کر یہ دریافت کرے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ اور جب اسے حقیقت سے آگاہ کیا جائے تو وہ اس میں ہمہ تن محو ہو جائے۔ نفی اور اثبات فقدان و عدم فقدان دونوں خیالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی وقت بھی خیالات کی قید سے رہا نہیں ہوتا۔ بندے کو بندگی ہی لازم ہے۔ اسے باقی تمام نسبتوں سے اپنے آپ کو دور کر لینا چاہئے۔ اسے ایک نسبت سے

Marfat.com

کام رکھنا چاہئے اور وہ بندگی ہے یہی انسان کے لئے بہتر ہے۔''

دوران سیاحت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بزرگان دین کے مزارات مقدسہ پر اعتکاف کیا۔ جنگلوں اور بیابانوں میں ریاضت کی۔ کہیں راحت نصیب ہوئی کہیں رنج و علم کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں کشف المحجوب شریف کے اختتام پر فرماتے ہیں:

''میں کہ علی بن جلابی ہوں۔ میں نے اپنی سیاحت کے دوران بہت سے رنج و الم اٹھائے۔ بعض مقامات پر جاہل اور ناپاک لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک روا رکھا کہ وہ مجھے خواجہ کے مکان سے اٹھا کر کسی دہقان کے مکان پر چھوڑ آئے۔ میں ان کے اس طرز عمل کو بری طرح محسوس کرتا۔ ان سے بے حد نفرت کرتا۔ مگر اس سلوک کے بعد میں نے اپنے دل کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر میں کسی وقت مقیم ہوا تو میں مسافروں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کروں گا۔''

آخر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عزم صمیم کر لیا کہ جہاں بھی قیام کیا جائے گا وہاں طعام کا انتظام کیا جائے گا۔ چالیس برس تک سفر میں رہے۔ مگر کبھی نماز باجماعت میں ناغہ نہ ہوا۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے کسی قصبے میں قیام فرمایا کرتے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روحانی کسب کمال کے لئے بیشتر اسلامی ممالک مثلاً عراق، شام، پارس، بغداد شریف، آذربائیجان اور ترکستان وغیرہ کا سفر بھی کیا اور وہاں کے اولیائے کرام کی روح پرور صحبتوں سے بھی مستفیض ہوئے۔ خراسان میں آپ تین سو مشائخ سے ملے جن میں خواجہ علی ابن الحسین، شیخ ابو طاہر مکشوف، خواجہ ابو جعفر، محمد بن علی اور شیخ احمد بخار سمرقندی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ منازل سلوک کے طے کرنے میں جو مجاہدے کئے ان میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

جمال الدین کے نام اپنے ایک مکتوب میں آپ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ تلونیات کا چنداں اعتبار نہیں۔ ان میں گرفتار نہیں ہونا چاہئے کہ کیا آیا اور کیا گیا، کیا کہا اور کیا سنا۔ مقصود تو دوسری چیز ہے جو گفت وشنید اور دید وشہود سے منزہ اور مبرا ہے۔ انسان کی ہمت بلند ہونی چاہئے۔ کرنے والا کام تو دوسرا ہے۔ یہ سب خواب وخیال ہے۔ خواب میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بادشاہ دیکھے تو وہ نفس الامر میں بادشاہ نہیں ہے لیکن اس طرح کے خواب سے بلند مراتب کے حصول کی امیدواری مترشح ہوتی ہے۔

صرف خراسان میں آپ نے تین سو مشائخ سے ملاقات کی۔ شیخ ابوالحسن سالبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ ابواسحاق شہریار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خواجہ احمد حماد سرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ احمد نجار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ اکابرین علم وعرفان کی صحبت سے علم اور روحانیت کے اس درجۂ کمال کو پہنچے کہ اپنے زمانے کے امام اور آنے والے ادوار کے لئے مخدوم بن گئے۔ چنانچہ نزہتہ الخواطر میں عبدالحئی الحسینی آپ کو امام کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔

شیخ کامل کی درج بالا نصیحت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد متاثر ہوئے اور اس طرح سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

ازدواجی زندگی

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کی سنت کے مطابق شادی کی۔ لیکن جب پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا تب تجرد اختیار کر لیا۔ یہ سلسلہ تقریباً گیارہ سال تک قائم ودائم رہا۔ حتیٰ کہ دوسرے نکاح کا موقع خود بخود فراہم ہو گیا۔ (کشف المحجوب ژوکوفسکی ص ۴۷۶) جس کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح فرماتے ہیں:

''میں کہ علی بن عثمان جلابی ہوں۔ خداوند کریم نے مجھے گیارہ برس

Marfat.com

تک نکاح کی آفت سے بچایا ہوا تھا۔ مگر تقدیر نے آخر مجھے نکاح میں گرفتار کر دیا اور ارادہ و خواہش کے بغیر اس فتنے میں پھنس گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ میں ایک پری صفت کا بن دیکھے عاشق و شیفتہ ہو گیا۔ ایک سال اسی پریشانی اور اضطراب میں مبتلا رہا۔ چنانچہ نزدیک تھا کہ میرا دین و ایمان تباہ ہو جائے کہ حق تعالیٰ نے اپنی رحمت و اعانت سے مجھے اس فتنہ عظیم سے نجات دی۔'' (سوانح حیات علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۴۔۲۵)

اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح ثانی کیا لیکن جس فتنے کی نشاندہی کی ہے اس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچ گئے۔ تاہم آپ کی اولاد کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ محمد دین فوق نے بھی جو سوانح عمری تحریر کی ہے اس میں بھی ایسا ہی درج ہے۔ شیخ عطار اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

ہر کہ شد در عشق صورت مبتلا ہم ازاں صورت فتد در صد بلا

اسی باب میں متاہل ہونے کے آداب پر تبصرہ اس طرح کرتے ہیں:

''اپنے ظاہر و باطن کو ضائع نہ ہونے دے۔ اہل و عیال سے شفقت و محبت کرے۔ ان کے لئے رزق حلال مہیا کرنے۔ روزی کے لئے بادشاہوں کی خوشامد نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح سے حاصل کی ہوئی روزی جائز نہ ہو گی۔ حرام اور مشتبہ روزی کا اولاد پر برا اثر ہوتا ہے۔ یہ ان کی سیرت کو بگاڑ دیتی ہے اور قوت عمل پر بری طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔''

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''زوجہ کو شرعی تعلیمات کے مطابق رکھے۔ بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت بھی اسلام اور توحید کے بموجب کرے کیونکہ وہ روز حشر اپنی

Marfat.com

طرح اپنے اہل و عیال کے متعلق اللہ تعالیٰ کے روبرو جواب دہ ہو گا۔"

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تجرد کی زندگی خلاف سنت ہے تاہم اگر سالک خلق سے دور رہنا چاہتا ہے تو مجرد رہنا اس کے لئے زینت ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ فرماتے:

"نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازہ کی چابی ہے۔"

سفینۃ الاولیاء نفحات الانس نزہتہ الخواطر مقالہ ڈاکٹریٹ محمد حسین تسبیحی اورخزینۃ الاصفیاء میں آپ کی شادی کا ذکر نہیں ہے۔

عبدالماجد دریا آبادی نے "تصوف اسلام" صفحہ نمبر ۷۴ طبع اعظم گڑھ میں بھی یہی مؤقف اختیار کیا ہے۔ ڈاکٹر ظہور الدین احمد نے پاکستان میں فارسی ادب: ۱: ۱۲۴ طبع لاہور' میں تجرد پن کا ذکر کیا ہے۔ مولانا سید متین ہاشمی نے سید ہجویر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۲۰۶۔۲۰۷ پر یہی رائے دی ہے۔ لیکن محمد دین فوق نے اس سے اتفاق نہیں کیا اس کا حوالہ سوانح حیات علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۲۴۔۲۵ پر ہے لیکن کشف المحجوب ژوکوفسکی ص ۲۷۶ پر واضح تحریر ہے کہ آپ کی شادی ہوئی۔ اس کے علاوہ کنیت ابوالحسن بھی ایک اشارہ فراہم کرتی ہے۔

لاہور میں نزول اجلال

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرشد کامل حضرت ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایماء پر ۴۳۸ ہجری بمطابق ۱۰۴۷ء لاہور کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا اور راوی کے کنارے بھاٹی دروازے کے باہر مسکن کا انتخاب فرمایا۔ اس وقت ہر طرف انتشار اور افراتفری کا عالم تھا۔ اسی عروس البلاد پر سبکتگین اور مابعد محمود غزنوی نے مسلسل کئی حملے کئے۔

Marfat.com

سلطان محمود غزنوی کے بعد اس کا فرزند ارجمند مسعود غزنوی لاہور کا حکمران ہوا لیکن انند پال نے جو راجہ جے پال کا بیٹا تھا' حملہ کر کے اسے شکست دی اور اس کے نتیجے میں اسے حکومت چھوڑنا پڑی۔ انند پال نے جس طرح یہاں پر قتل عام کروایا' وہ درندگی کی ایک خونریز داستان ہے۔ یہ سب کچھ محمود کے حملوں کے نتیجے میں جوش انتقام کے تحت رونما ہوا۔ ہندو اسلام کو سرے سے نیست و نابود کرنا چاہتے تھے۔ بغض' حسد' کینہ توزی عروج پر تھی۔ برصغیر پاک و ہند میں ہندوؤں کو مسلمانوں کا وجود تک گوارا نہ تھا۔ یہ وہ دور تھا جب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور میں تبلیغ اسلام کے لئے مامور تھے۔ اس دور کے بارے میں یہ تصور کرنا بعید از قیاس نہ ہوگا کہ یہ عہد مصائب' رنج و آلام اور صعوبتوں سے بھرپور تھا لیکن قدرت کاملہ ایسے ہی وقت اپنے حق گو' حق آگاہ کاملین کو تبلیغ اسلام کا کام تفویض کرتی ہے۔ یہاں پر حاضر ہونے کے بعد نشر و اشاعت اسلام کے سلسلہ میں حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کہا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے دور میں اور اب کے دور میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت مخدوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کا زمانہ غزنی کی تاریخ کا سنہری دور تھا۔ یہ شہر علماء' فضلاء' ادیب' شاعر' مؤرخ اور ماہرین علوم و فنون کا مرکز تھا۔ مدارس بیت العلوم اور بیت الحکمت جگہ جگہ قائم ہو چکے تھے۔ طول و عریض سفر طے کر کے لوگ علمی تشنگی بجھانے کے لئے یہاں حاضری دیتے تھے۔ مزید برآں یہاں پر کئی ایک روحانی مراکز کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا تھا۔ جہاں بڑے بڑے امراء' وزراء' سلاطین اور سپہ سالار حاضری دینا باعث سعادت تصور کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ سلطان محمود غزنوی شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ عالیہ پر دامن عقیدت پھیلائے حاضر ہو۔ اجس پر شیخ

Marfat.com

کامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعائیہ کلمات سے نوازا۔ ''الٰہی عاقبت محمود بادا۔'' غزنی اس دور میں نہایت ہی عظیم الشان شہر تھا لیکن جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور تشریف فرما ہوئے' اس وقت لاہور اور غزنی میں سیاسی ابتری اور انتشار تھا۔ اس عہد کا ذکر کشف المحجوب شریف میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انداز میں بیان کیا ہے:

''اللہ عزوجل نے مجھے ایسے زمانے میں پیدا فرمایا ہے کہ جس کے رہنے والوں نے خواہشات نفسانی کا نام شریعت رکھ لیا ہے اور مرتبہ و عزت کی طلب اور تکبر کا نام عزت و حلم قرار دیا ہے اور دکھلاوے کی عبادت کا نام خوف خدا رکھا ہے اور اپنے دل میں کینہ کو پوشیدہ رکھنے کا نام حلم رکھا ہے اور مجادلہ کو مناظرہ اور محاربت و کمینگی کا نام عظمت اور نفاق کا نام زہد اور طبیعت کے بکواس کرنے کا نام معرفت اور دل کی حرکتوں اور نفس کی من گھڑت باتوں کا نام محبت اور الحاد کا نام فقر اور راہ راست سے منکر ہو جانے کا نام صفوت اور زندیق ہو جانے کا نام فنا اور جناب نبی اکرم ﷺ کی شریعت کو ترک کر دینے کا نام طریقت مقرر کیا ہے۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورود مسعود کی تحقیق

فوائد الفوائد میں روایت ہے کہ حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاہور آنے سے قبل اپنے مرشد کامل سے عرض کی کہ میرے پیر بھائی شیخ حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہلے ہی تشریف فرما ہیں۔ مرشد کامل نے فرمایا کہ حکم کی تعمیل کرو۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کٹھن منازل طے کر کے لاہور وارد ہوئے۔ رات ہو گئی تھی قلعہ کے دروازے بند ہو گئے تھے لہٰذا رات باہر گزاری۔ صبح اٹھے تو دیکھا کہ اس وقت حضرت میراں حسین زنجانی رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کا جنازہ لے جایا جا رہا تھا۔ چنانچہ اس حکم میں جو حکمت پوشیدہ تھی وہ عیاں ہو گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازے میں شرکت کی اور چاہ میراں لاہور مشرقی جانب انہیں دفن کیا گیا۔ (خواجہ حسن سنجری : فوائد الفواد ص ۵۷ طبع لاہور ۱۹۶۶ء) یہ یہ روایت ثمرات القدس میں بھی ہے لیکن فوائد الفوائد کی اس روایت سے ڈاکٹر پیر محمد حسن اور پروفیسر محمد اسلم : (تاریخی مقالات : ۲۸ طبع لاہور ۱۹۷۰ء) متفق نہیں۔ اسی طرح ابوالفضل آئین اکبری میں شیخ حسن زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کا ذکر ہے۔

ابوالفضل آئین اکبری ص ۲۰۷ سیر العارفین مخطوط سر سید ایڈیشن ۱۲۷۲ ہجری میں ان دونوں بزرگوں کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''شیخ حسن (حسین) زنجانی فراواں آگہی داشت' خواجہ معین الدین در لاہور بہ صحبت او رسید و خواب گاہ او در انجاست۔''

اسی طرح اذکار ابرار ترجمہ گلزار ابرار از مولانا محمد غوث شطاری بسال ۱۰۲۲ ہجری طبع آگرہ ص ۲۵' ۶ میں رقم طراز ہیں:

> ''جب خواجہ معین الاولیاء چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہند کو تشریف لائے تو اس وقت چند روز لاہور میں پیر زنجانی کی مصاحبت میں بھی قیام فرمایا تھا۔ باہم رازداری اور خدا شناسی کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔''

اس کی تائید ملا محمد صالح کنبوہ نے بھی کی ہے۔ (محمد صالح کنبوہ : عمل صالح ا : ۵۰ طبع لاہور) عمل صالح (شاہ جہاں نامہ) طبع لاہور جلد اول صفحہ ۵۰ پر ملا محمد صالح کنبوہ بھی ان بیانات کی تائید کرتے ہیں:

> ''بالجملہ در لاہور بہ صحبت شیخ حسین زنجانی رسیدہ و زانجا توجہ جانب دہلی اختیار فرمود۔''

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے

Marfat.com

لاہور میں تشریف لانے والے حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے مختلف ہوں گے اور ہم نامی کی وجہ سے پہلے حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق روایت کو بعد والے حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ ویسے بھی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کشف المحجوب شریف میں معاصرین کا ذکر کرتے ہوئے شیخ حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں البتہ ایک اخی زنجانی کا ذکر ملتا ہے مگر وہ آذربائیجان شخصیت ہے نہ کہ لاہور کی۔

(کشف المحجوب شریف: ۱۳۵)

جس طرح جامی لاہوری کے قطعہ تاریخ وفات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا۔ لہٰذا اس کا قوی امکان ہے۔ درحقیقت حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے تقریباً بانوے سال بعد یعنی ۵۵۷ ہجری میں حضرت میراں حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سید یعقوب صدر دیوان زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سید اسحاق زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام علی الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زنجان سے لاہور تشریف فرما ہوئے۔ یہ چاروں کاملین آپس میں رشتہ دار بھی تھے۔ حضرت میراں سید حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصال کی تاریخ خزینۃ الاصفیاء جلد دوم ص ۲۵۲ میں ۶۰۰ ہجری ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء ۲: ۲۵۲ تحقیقات چشتی: ۱۲۵ طبع لاہور ۱۹۶۴ء جب کہ مولوی نور احمد چشتی نے یہ سال ۶۰۴ ہجری دیا ہے) اور ان کی ملاقاتوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ (سیر العارفین مخطوط پروفیسر محمد اسلم: تاریخی مقالات ۲۸ طبع لاہور ۱۹۷۰ء محمد صالح کنبوہ عمل صالح ۱: ۵۰ طبع لاہور)

حضرت سیّد یعقوب صدر دیوان زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کا مزار اقدس لیڈی ایچی سن ہسپتال کے عقب میں ہے) کا وصال ۶۰۴ ہجری میں ہوا۔

Marfat.com

حضرت سید محمد معصوم شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ م ۳۸۸ ہجری ساکن چک سادہ شریف (گجرات) نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میں نے شیخ زنجانی کے مزار پر وہ پتھر نصب دیکھا ہے جس پر ان کا سن وصال ۶۰۰ ہجری کندہ تھا جو مزار کی مرمت کے وقت اتار دیا گیا مقدمہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری ص ۵۷ کشف المحجوب شریف ترجمہ از سید محمد فاروق لاہور ۱۹۹۸ء۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت میراں حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنین وصال مین ۱۳۱ سال کا فرق ہے جسے کوئی بھی مؤرخ نظر انداز نہیں کرسکتا۔ یاد رہے کہ حضرت میراں حسین زنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت یعقوب صدر دیوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری ثم سنجری کے ہم عصر ہیں اور ان کی ملاقاتوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ ''تحقیقات چشتی'' ''آب کوثر'' ''سیرت گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ''اولیائے لاہور'' ''انوار الاولیاء'' اور بہت سی کتابیں اس روایت سے اتفاق نہیں کرتیں۔

لہٰذا حضرت نظام الدین اولیاء زری زر بخش رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت مذکور ہوئی ہے۔ الحاقی ہے اور درست ہی نہیں۔

جدید آرائیں درج ذیل ہیں:

اولاً محمود غزنوی کے ساتھ آئے (سبحان رائے: خلاصۃ التواریخ اردو ص ۱۰۶)

ثانیاً مسعود غزنوی کے حملہ ہانسی کے وقت ۴۲۹ ہجری میں اس کے ساتھ آئے۔ (ہاشمی فرید آبادی: مآثر لاہور ص ۱۸۶)

ثالثاً مسعود غزنوی کی ترکمانوں سے شکست کے بعد ۴۳۱ ہجری میں آئے۔ (محمد حسین تسبیحی: مقالہ ڈاکٹریٹ کشف المحجوب ص ۱۵، ۱۶۱)

اس آراء میں درست ۴۳۱ ہجری ہے۔

Marfat.com

گنبد مزار پر انوار

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

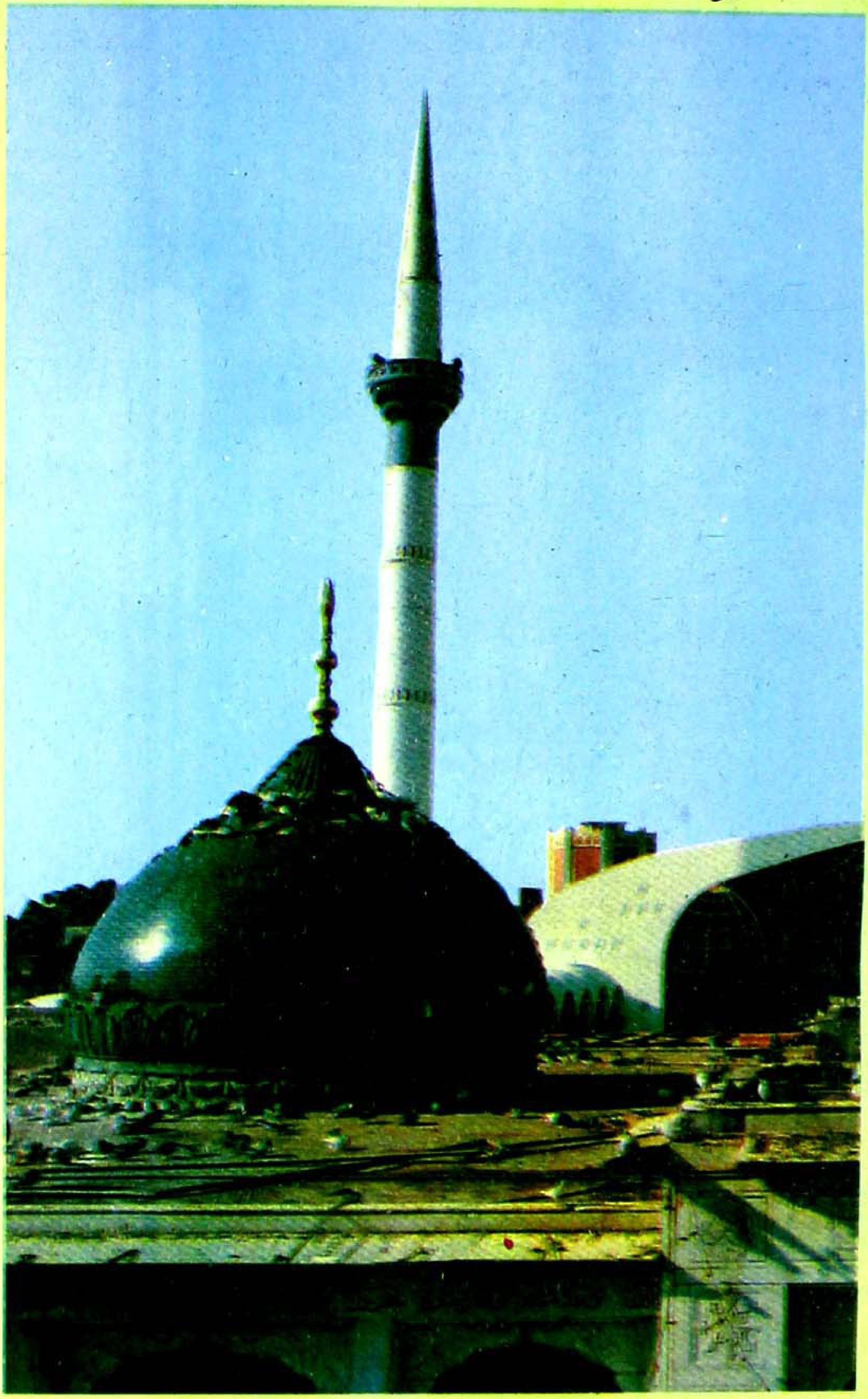

Marfat.com

چشمہ فیض حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جہاں پہلے وَن کا درخت تھا۔

Marfat.com

ان ایام میں سلطان مسعود غزنوی غزنی کا حکمران تھا اور سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے غزنی پر حملہ کر کے اسے شکست فاش دے دی تھی اور وہ لاہور آتے ہوئے جہلم کے کنارے گرفتار ہوا اور مارا گیا۔

ابوالفضل آئین اکبری میں ان دونوں بزرگوں کی ملاقات کا ذکر کرتے ہیں۔

ملا محمد صالح کنبوہ بھی تائید مزید کرتے ہیں:

''بالجملہ در لاہور بہ صحبت شیخ حسین زنجانی رسیدہ وزانجا توجہ جانب دہلی اختیار فرمود۔''

اسی طرح داراشکوہ اس طرح رطب اللسان ہے:

''......شیخ حسین زنجانی رادر لاہور دیدہ اند۔''

مولوی نور احمد تحقیقات چشتی صفحہ ۱۳۹ طبع لاہور پر رقم طراز ہیں:

''جن بزرگ کی قبر پر چلہ بیٹھتے ہیں اس بزرگ کی روح سے استمداد کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار کے جنوب رویہ اندرون چار دیواری مکان چلہ (حجرہ اعتکاف) حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کا اب تک موجود ہے۔''

مزید صفحہ ۲۳۸ پر فرماتے ہیں:

''حضرت حسین زنجانی حضرت یعقوب زنجانی اور حضرت اسحاق زنجانی ۵۵۷ ہجری میں لاہور وارد ہوئے۔''

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر کے غربی جانب ایک مندر کے قریب اسلامی علم نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز یہ جھنڈا قیامت تک سایہ فگن رہے گا۔ یہاں پہلے ایک ون کا درخت تھا۔ لیکن اب وہاں سنگ مرمر کا حوض بنا ہوا ہے جس میں اہل عقیدت کے لئے تبرکاً پانی بھرا جاتا ہے۔

یہاں پر ایک خانقاہ تعمیر کروائی گئی اور مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ اسی

Marfat.com

وجہ سے مختلف اولیائے کرام کے تذکرات میں اسے کعبۂ پنجاب و ہند کا نام دیا گیا ہے۔ تاریخ اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ جب آپؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تشریف لائے تو لاہور بدھ مت کے پرستاروں کا مرکز تھا عوام کے قلوب میں خیر کی چنگاری موجود تو تھی لیکن برہمنی سامراج اس کوشش میں تھے کہ مہاتما بدھ کو ایک معبود کی شکل دے دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مہاتما بدھ کی وفات کے بعد بھی کئی سال تک بدھ مت ہندو دھرم کے فرقے کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ہندو دھرم ایک ذیلی فرقے کی حیثیت سے بدھ مت کی صورت میں رواج پا چکا تھا۔ مہاتما بدھ کی مورتیوں کی پوجا کی جا رہی تھی۔

کشف المحجوب شریف سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی دفعہ جب لاہور تشریف فرما ہوئے تو اس وقت قیام نہایت ہی قلیل تھا۔ یہ عرصہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ و اشاعت اسلام میں گزارا لیکن دوسری مرتبہ قیام مستقل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی و روحانی فیض چونتیس سال تک جاری رہا جو بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اسے علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ''گنج بخش'' مشہور ہو گیا۔ قیام لاہور کے دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مراسم شیخ حسام الدین لاہوری سے نہایت اچھے تھے۔ موصوف نہایت ہی جید عالم اور صوفی منش درویش تھے۔ ۷۸ سال کی عمر میں ان کا انتقال پر ملال ہو گیا۔ ان کے آخری وقت حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی۔

> ''میری جان دعا کرو کہ میرا خاتمہ ایمان اور اسلام پر ہو۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری سانس کے وقت ان کی زبان سے یہ سنا۔ الٰہی! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔''

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نصیحت کے لئے عرض کی تو انہوں نے فرمایا:

''اے ابوالحسن! ہر وقت لوگوں کی دل جوئی کرنا۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ کسی کو رنج نہ پہنچانا۔ ان سب نیکیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کو اپنا یارومددگار جاننا۔ اپنا علم برباد نہ کرنا۔ مال و دولت کو فتنہ سمجھنا۔ میری طرف دیکھ میں نے جو کچھ کیا' وہی میرے سامنے ہے اور وہی میرے ساتھ جائے گا۔ وہی آگے چل کر میرے کام آئے گا۔ پس تجھے بھی ایسے ہی کام کرنے چاہئیں جو تیرے کام آئیں۔''

سلسلۂ تبلیغ

اس خطے کی خوش نصیبی تھی کہ خدائے عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کو یہاں مامور فرمایا۔ جہاں نہ صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات میں لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوتے رہے بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک کے بعد بھی اس مرجع خلائق مزار پر ولی' غوث' قطب' ابدال اور قلندر حاضر ہوتے اور اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرتے رہے ہیں۔ سب سے پہلے جس غیر مسلم کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حلقہ بگوش اسلام کیا وہ والئ کابل و غزنی کی طرف سے پنجاب کا نائب حاکم رائے راجو تھا۔ جو ہندو تھا۔ جس کا تعلق سورج بنسی کشتری راجپوت خاندان سے تھا۔ خاندانی حرب وضرب کے فضائل کے علاوہ علم نجوم' ریاضی اور مذہبی علوم میں ایک ممتاز مقام رکھتا تھا اور عبادت و ریاضت کے سبب استدراجی قوت کا مالک تھا۔ ان تمام اوصاف کے ہوتے ہوئے توحید سے نا آشنا تھا۔ مجاورین کے جد امجد شیخ ہندی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ان کے فرزند ارجمند شیخ لطفی اور ان کے پسر عنایت اللہ تھے۔ آپ کے بیٹے شیخ بقر اللہ ان کے صاحبزادے شیخ حبیب اللہ اور ان کے بیٹے شیخ قدرت اللہ ان کے پسر شیخ

Marfat.com

ظہور اللہ اور ان کے صاحبزادے شیخ عزیز اللہ ان کے بیٹے شیخ مراد اللہ آپ کے فرزند ارجمند شیخ لطیف اللہ اس طرح بارہ پشتوں تک ایک ایک ہی بیٹا تولد ہوا۔ مابعد شیخ لطیف اللہ کے دو صاحبزادے ہوئے ایک کا نام نامی اسم گرامی شیخ سلیمان، دوسرے شیخ عثمان۔ شیخ سلیمان کے ایک صاحبزادے شیخ علاؤ الدین اور شیخ علاؤ الدین کے فرزند ارجمند شیخ محمد اس کے پسر شیخ بدر الدین اور ان کے دو بیٹے شیخ امام الدین اور دوسرے شیخ نظام الدین۔ شیخ امام الدین کے دو صاحبزادگان، شیخ رحمت اللہ اور شیخ کمال اللہ۔ شیخ رحمت اللہ کے صاحبزادے عزیز اللہ اور شیخ پیر بخش اور اس کے شیخ صدر الدین لاولد اور شیخ کمال الدین ابن امام الدین بھی لاولد تھے۔ اسی طرح شیخ رحمت اللہ کے پسر شیخ مظفر اللہ اور شیخ امام علی وہ بھی لاولد ہی اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ لیکن شیخ نظام الدین بن بدر الدین کے دو بیٹے ہوئے۔ ایک شیخ محمد جمال، دوسرے شیخ نور الدین۔ اسی طرح شیخ نور الدین کے ایک بیٹا شیخ ضیاؤ الدین ہوا جو لاولد ہی فوت ہو گیا۔ لیکن شیخ محمد جمال کے ہاں ایک صاحبزادہ محمد اشرف ہوا لیکن شیخ محمد اشرف کے دو صاحبزادے ایک پیر محمد اور دوسرے محمد ابراہیم لاولد۔ لیکن پیر محمد کے ہاں ایک بیٹا محمد سلطان ہوا اور محمد سلطان کے ہاں دو صاحبزادے شیخ ظفر اللہ اور شیخ جان محمد اور شیخ جان محمد کے ہاں ایک صاحبزادہ حبیب اللہ ہوا اور اس کا صاحبزادہ شیخ برخوردار اور اس کا پسر شیخ محمد عثمان لاولد لیکن شیخ ظفر اللہ بن محمد سلیمان کے صاحبزادے ایک محمد عظیم اور دوسرے شیخ فیض بخش لاولد لیکن شیخ محمد عظیم کے تین صاحبزادے ایک شیخ احمد لاولد، دوسرے محمد شیخ، تیسرے شیخ حاجی۔ شیخ حاجی کے تین پسران، ایک شیخ شادی لاولد، دوسرے شیخ شمس الدین اور تیسرے مقیم الدین۔ اسی طرح شیخ شمس الدین کے دو صاحبزادے شیخ محمد الدین اور دوسرے شیخ احمد الدین۔ شیخ محمد عظیم کے ایک ہی صاحبزادہ شیخ قطب الدین ہوا۔ اس کے چار فرزندان، شیخ حسن دین، شیخ امام

Marfat.com

الدین، شیخ نظام الدین اور شیخ اللہ دین۔ اب شیخ امام الدین کے صاحبزادے مہتاب دین اور شیخ نظام الدین کے پسر علم الدین موجود ہیں۔ اب یہاں شیخ سلیمان بن شیخ لطیف اللہ کی اولاد امجاد کا ذکر ہے۔

دوسرے صاحبزادے شیخ لطیف اللہ کے جو شیخ عثمان تھے ان کے دو صاحبزادگان ایک عبدالملک اور دوسرے شیر محمد ہوئے۔ عبدالملک کا ایک صاحبزادہ قاسم علی لاولد فوت ہو گیا لیکن جناب شیر محمد صاحب کے تین فرزند ارجمند علی محمد، سلیمان اور شیخ محمد ہوئے۔ شیخ سلیمان کا ایک بیٹا محمد مراد تھا اور محمد مراد کے تین فرزندان ایک صدر الدین لاولد، دوسرا بدر الدین بھی لاولد تیسرا شیخ عابد جس کے دو صاحبزادے ایک فتح الدین لاولد اور دوسرے شیخ نضیر الدین۔ آپ کے دو صاحبزادے شیخ صادق لاولد اور دوسرے شیخ ہاشم، موصوف کے تین صاحبزادے، شیخ بڈھا جس کے صاحبزادے شیخ علی محمد لاولد دوسرے علاء الدین جن کے امیر دین ہیں۔ دوسرے شیخ دنیا۔ اس کے فرزندان چراغ دین، محمد علی اور احمد علی موجود ہیں۔ تیسرے شیخ بابو جس کا بیٹا صدر الدین ہے لیکن شیخ عابد بن نصیر الدین کے ہاں ایک بیٹا محمد غوث تولد ہوا۔ جس کے دو صاحبزادگان شیخ الٰہی و شیخ فیمو تھے۔ اسی طرح الٰہی بخش کے صاحبزادے جھنڈو اور اس کے دو فرزندان ایک غلام حسین، دوسرے غلام حسن۔ لیکن شیخ فیمو کے دو صاحبزادگان ایک شیخ غلام نبی، دوسرے ولی محمد لاولد۔ لیکن شیخ غلام نبی کے دو فرزندان شیخ غلام محمد اور شیخ عابد موجود ہیں۔ شیخ شیر محمد کے ہاں ایک بیٹا عبدالشکور ہوا اس کا صاحبزادہ شیخ ضیاء الدین ان کے دو صاحبزادے ایک محبّ علی دوسرے شیخ حسن لاولد۔ محبّ علی کا صاحبزادہ نور اللہ ان کے تین بیٹے شیخ یعقوب لاولد، شیخ کبیر لاولد اور تیسرے شیخ جہانگیر۔ ان کے چار بیٹے مراد بخش لاولد، شیخ دیدار بخش لاولد، شیخ قادر بخش ان کا بیٹا پیر بخش لاولد نور محمد کا بیٹا فضل دین لاولد۔ خدا بخش کے دو بیٹے شیخ گھٹیا لاولد،

Marfat.com

شیخ امیر الدین کے دو بیٹے فتح الدین اور کریم بخش موجود ہیں۔

گورنر پنجاب رائے راجو ایک مشہور و معروف شخصیت کا حامل تھا۔ روایت ہے کہ ایک روز ایک دودھ فروخت کرنے والی عورت دودھ کا مٹکا سر پر اٹھائے حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزری۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا کہ دودھ کی ہمیں ضرورت ہے اس لئے دودھ ہمیں دے دو اور اس کی قیمت لے لو۔ اس عورت نے جواباً عرض کیا کہ دودھ ہمیں رائے راجو ہی کو دینا ہے۔ کیونکہ اگر ہم انہیں نہ دیں تو ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عجیب و غریب توہم پرستی پر تعجب ہوا اور متبسم ہو کر فرمایا کہ اگر دودھ آج ہمیں دے دیا گیا تو تھنوں سے خون نہیں آئے گا۔ بلکہ جانور دودھ بہت زیادہ دیں گے۔ اس عورت نے حسب الحکم تعمیل کی اور جب شام کو جانوروں کو دوہنے لگی تو دودھ ختم ہونے کو نہ آتا تھا۔ یہ خبر فی الفور شہر میں پھیل گئی اور گوالے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دودھ پیش کرنے لگ گئے جس سے ان کے جانور بھی دودھ زیادہ دینے لگ گئے۔ پانچویں صدی کی اس کرامت کا اثر یہ ہوا کہ گوالوں نے رائے راجو کا رخ چھوڑ دیا۔ جس سے وہ پریشان ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارا دودھ بند کر دیا ہے۔ اب کسی بے مثال کمال کا مظاہرہ بھی ہونا چاہئے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کی شعبدہ بازی کا طلسم توڑنے کے لئے کہا تھا۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے کہ جادوگروں نے کہا:

''یا موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں' کہا تم ہی ڈالو جب انہوں نے ڈالا' لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور ڈرایا اور بڑا جادو لائے۔ ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی

Marfat.com

بناوٹوں کو نگلنے لگا تو حق ثابت ہوا۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کام جادوگروں کا ہے ہمارا نہیں۔ اگر تمہیں اس کا کچھ علم ہے تو مظاہرہ کرو۔ رائے راجو نے فضا میں پرواز شروع کر دی۔ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نعلین مبارک اوپر پھینک دیئے۔ چنانچہ وہ اس کے سر پر لگنے شروع ہو گئے اور چشم خلائق نے جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ . اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. کی تفسیر کو عملی صورت میں مشاہدہ کیا۔ بالآخر وہ قدم بوس ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا اور مابعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے شیخ ہندی کے لقب سے نوازا اور اس کی روحانی تربیت فرمائی۔ اس کی نسل صدیوں تک مزار اقدس کی متولی رہی۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت کا پہلو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ عصا سے کم نہیں اور حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ حقیقتاً حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علماء حق کی صف اول میں واضح طور پر نظر آتے ہیں جن کی طرف حضور سرور دو عالم ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ یہی محاسن و کمالات بنی اسرائیل کے انبیاء کرام میں تھے۔ جو حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہستی کامل میں تھے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ماحول میں جنم لیا جہاں رشد و ہدایت' پند و نصائح اور تبلیغ اسلام کا دوردورہ تھا۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی اوڑھنا اس خاندان کا طرّۂ امتیاز تھا۔ اس خانوادے کو اللہ جل مجدہ اور رسالت مآب ﷺ سے صحیح معنوں میں وابستگی اور شریعت مطہرہ کی اتباع کامل طور پر نصیب تھی۔ اس دور میں فقہاء' محدثین' مفسرین' اہل زہد و تقویٰ اور داعیان توحید و رسالت بھی پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت اسی نور و عرفان کی فضا میں ہوئی۔

Marfat.com

بچپن ہی سے روح کا رجحان عبادت الٰہی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف تھا۔ شروع سے ہی ذہن پاکیزہ، مزاج اور طبیعت قبول انعام کا مرقع تھی۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک سابق جسٹس امیر علی رقم طراز ہیں: جب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تو ہندو راجہ جے سنگھ کے سپاہی گئے اور شکایت کی کہ سیّد علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک زبردست سیاسی شخصیت بنتے جا رہے ہیں آپ ان کی طرف توجہ دیں۔ چنانچہ راجہ جے سنگھ نے سلطان مسعود غزنوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے یہ بات سن کر ٹال دی اور کہا کہ آپ ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ ان کی طرف سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مسلمانوں نے بھاٹی دروازہ کو ہجویری دروازہ کہنا شروع کر دیا۔ بھٹی راجپوتوں نے اس کا برا منایا اور انہوں نے بھاٹی دروازے کا نام جے سنگھ دروازہ رکھ دیا۔ جب حضرت علی ہجویری رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے دونوں قوموں کے عمائدین کو بلایا اور کہا کہ نام بدلنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک دلوں میں انقلاب نہ آئے۔ پھر کہا۔ جو لوگ نام رکھیں گے ہمیں منظور ہوگا۔ اگر بھاٹی دروازہ ہی نام رہے تو اچھا ہے راجہ جے سنگھ آپ کے اس فیصلے سے بہت متاثر ہوا۔ (محمد دین کلیم قادری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوری بک ڈپو لاہور ۱۹۷۹ء ص ۴۵)

جے سنگھ (بھٹی راجپوتوں کا سردار یہ لوگ بھاٹی دروازہ کے قریب آباد تھے) اپنے قبیلے سمیت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس سے یہ بات عیاں ہے کہ وہ کام جو سبکتگین کے حملے اور محمود غزنوی کی شمشیر نہ کر سکی اسے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ فیض بخش نے انجام دیا اور لاکھوں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء

Marfat.com

میں اس طرح تحریر کیا ہے:

''علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور میں دن کے وقت تعلیم دیتے اور رات کو طالبان حق کو ہدایت دیا کرتے۔ ان کی تبلیغ سے ہزاروں جاہل عالم بن گئے۔ کافروں نے اسلام قبول کیا۔ گمراہوں نے ہدایت کی راہ پائی' دیوانے ہوش مند ہو گئے' جن کا علم ناقص تھا کامل ہو گئے' فاسق و فاجر پارسا بن گئے۔ لاہور ان علماء کا مرکز تھا جنہوں نے علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض پایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی جدوجہد مساعی جمیلہ اور روحانی توجہات سے لاہور ایک بار پھر اسلام سے سرفراز ہو گیا۔''

پروفیسر شیخ عبدالرشید حیات و تعلیمات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعات علاقائی ثقافت' ادارہ معاہدہ استنبول ۱۹۶۷ء ص ص ۷۶۔۷۷ میں درج بالا مؤقف کی تصدیق کرتے ہیں۔

درحقیقت آپ کی حیثیت برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ دین اور دعوت و ارشاد کے باب میں مقدمتہ الجیش کی ہے۔ عروس البلاد لاہور کی شناخت پورے پاکستان میں داتا کی نگری کے طور پر ہے۔

بلندی نگاہ

ایک نوجوان مرو سے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دشمنوں کے نرغے میں محصور ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نادان! اس سے اچھا ماحول تجھے کہاں مل سکتا ہے؟ اپنی خودی کو پہچان اور مستقل مزاجی سے کام لے اس طرح کٹھن سے کٹھن منزل بھی طے ہو جائے گی۔ علامہ اقبال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''اسرار خودی'' میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے۔

Marfat.com

گفت محصور صف اعداستم درمیان سنگ بابینا ستم
گفت اے نامحرم از راز حیات غافل از انجام و آغاز حیات
تا کجا خود را شماری ما وطین از گل خود شعلۂ طور آفرین
سنگ رہ آب است اگر ہمت قوی است سیل را پست و بلند جادہ چیست
گرفنا خواہی نہ خود آزاد شو گر بقا خواہی بخود آباد شو
چیست مردن از خودی غافل شدن تو چہ پنداری فراق جان و تن

اس نظم کے آغاز میں حکیم الامت شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس طرح نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے:

سید ہجویر مخدوم امم مرقد او پیر سنجر را حرم
بند ہای کوہسار آساں گیسخت در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروق از جمالش تازہ شد حق زحرف او بلند آوازہ شد
پاسبان عزت ام الکتاب از نگاہش خانۂ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت صبح ما از مہر او تابندہ گشت
عاشق وہم قاصد طیار عشق از جبینش آشکار اسرار عشق
پیر دانائے کہ در ذاتش جمال بستہ پیمان محبّت با جلال

ترجمہ: حضرت سید ہجویری رضی اللہ عنہ امتوں کے مخدوم ہیں۔ آپ کا روضہ پیر حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کا حرم ہے آپ نے حصول حق کی راہ میں حائل پہاڑوں کو پارہ پارہ کر دیا اور ہندوستان میں سجدہ (یعنی اسلام) کی تخم ریزی کی۔ آپ ہی کی خوبیوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور تازہ ہوا اور آپ ہی کی تعلیم سے حق کی آواز بلند ہوئی۔ وہ قرآن پاک کی عزت کے پاسبان تھے اور آپ کی نگاہ سے باطل کا زور ٹوٹ گیا۔ پنجاب کی سرزمین کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی وجہ سے نئی زندگی ملی اور میری صبح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے

Marfat.com

سورج (روشنی) سے روشن ہو گئی اور خود بھی اللہ رب العزت کے عاشق تھے اور محبت کرنے والوں کے رہبر بھی تھے اور آپ کے ماتھے سے عشق کے اسرار و رموز ظاہر ہوئے۔

جو بھی اس بارگاہ عالیہ میں آ جاتے ایمان کی جلوہ پاشیوں کے مظہر ہوتے۔ ذکر و فکر کی محفلیں گرما دیتے۔ قیصر و کسریٰ کے محلات متزلزل کر دیتے اور ایمان کی قندیلیں روشن کر دیتے۔ ان کی تعلیمات و ارشادات طالبان راہ خدا کے لئے مرشد طریق کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہر مرتبہ و استعداد کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور ظرف کے مطابق ان سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔ انہی کاملین و اکملین نے برصغیر میں اسلام کا بول بالا کیا اور حضور سرور دو عالم ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ہند سے مجھے خوشبو کی مہک آ رہی ہے۔ ان کا تذکرہ ہمارا اولین فرض ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

(مَنْ لَمْ يَشْكُرُ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهِ.)

(جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ خدا کا شکریہ ادا کرنے کا اہل نہیں ہو سکتا۔)

برّصغیر پاک و ہند میں دین متین کی تلقین و تدریس اور تبلیغ و ارشاد کے تناور شجر کی روحانی آب ذلال سے آبیاری اولیائے عظام کا خاصہ ہے۔ اگر ہم اپنے ان محسنین صوفیائے کرام کا شکر و ذکر کرنے میں بخل کریں گے تو اللہ ذات سبحانہ کا شکریہ ادا کرنے کی صلاحیت کہاں سے حاصل کریں گے؟ جن کی تقریر و تحریر سے جلوۂ کبریائی اور جلوۂ مصطفائی نظر آتا جو بنی نوع انسان کے سچے خیر خواہ، مخلص، ہمدرد اور حسن و اخلاق کے پیکر عظیم تھے۔ آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنی روحانی قوت اور نظیر کیمیا اثر سے ایمان کی غیر فانی شمعیں روشن کر کے تاریک دلوں میں نور عرفان کے فانوس روشن کر دیئے۔ آپ کی ذات مختلف اداروں کا

Marfat.com

مجموعہ تھی۔ آپ کی خانقاہ نہ صرف ظاہری علوم کی یونیورسٹی تھی بلکہ تہذیب' اخلاق اور تزکیۂ نفس کی تربیت گاہ بھی تھی۔

ہر قسم کے جرائم میں ملوث اور اخلاقی کوتاہیوں کے مرتکب جب آپ کی خدمت اقدس میں آ جاتے تو نگاہ کیمیا اثر سے ان کی کیفیت بدل جاتی' دل بیدار ہو جاتے اور کایا پلٹ جاتی۔ ان کے دکھوں کا مداوا ہو جاتا اور ان کے دلوں کی خلش دور ہو جاتی اور ظاہری و باطنی سکون سے مالا مال ہو جاتے۔ بلاشبہ آپ کا یہ عمل تاریخ ساز اور انقلاب انگیز ہے کیونکہ رسالت مآب ﷺ کے بعد وصال مبارک' صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین کے بعد اصلاح امت کا بیڑا ایسی ہی ہستیوں نے اٹھایا۔

اسلاف کے احسانات کا بیان درحقیقت اللہ جل مجدہ کے شکر کی ہی ایک صورت ہے۔ جب عوام الناس کے عام قسم کے احسانات پر ان کا شکر ادا کرنا نور مجسم سید الخلق علی الاطلاق کے عظیم ترین اور ان گنت احسانات کا شکریہ ادا کرنا لازوم وملزوم ٹھہرا اور احسانات کا شکریہ ادا نہ کرنے والا ادائیگی شکر سے محروم ہے تو محسن خلائق اور محبوب باری تعالیٰ کا بلاشبہ خرمان نصیب ہوگا اور آپ ﷺ کے شکریہ کی بہترین صورتوں میں سے درود وسلام ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا لازم وملزوم ہے۔ آپ ﷺ ہی نخل مراد ومقصود کے پھل ہیں۔ آپ معلول اول واجب تعالیٰ کے ہیں۔ آپ ﷺ تامہ ممکنات ہیں۔ آپ ﷺ حسن احد کے خال احمد ہیں۔ آپ ﷺ جمال ذات کے محور ہیں۔ آپ مرکز وجوب کے دائرہ اولیٰ ہیں۔ آپ ﷺ دائرہ امکان کے قطب اعلیٰ ہو۔

آفریدۂ حق ترا از نورذات تاشناسم ذاتِ او را از صفات
یا صاحب الجمال ویا سید البشر من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حافظ محمد افضل فقیر مرحوم و مغفور رحمہ اللہ کا ایمان افروز نذرانۂ عقیدت

اے آبروئے ملت بیضا کے پاسباں
لاہور تیرے دم سے عروس البلاد ہے
دیتا ہے زیب تجھ کو لقب گنج بخشؒ کا
باب کرم کی ہاتھ سے تیرے کشاد ہے
آباد تیرے فیض سے ہے سرزمین پاک
ہر فرد تیری چشم عنایت سے شاد ہے
رک جائے جس سے یورش آلام روزگار
وہ تیرا نام پاک ہے وہ تیری یاد ہے
اسرار معرفت ہوئے تجھ پر عیاں کہ تو
شہباز فقر سیّد عالی نہاد ہے
مسلک تیرا ریاضت باطن کی راہ میں
طاغوت کے خلاف سراپا جہاد ہے
تیرا پیام دیدہ و دل کے لئے حیات
ہر گوشہ تیرے نور سے مینو سواد ہے
اجمیر کا امام ہے اس در سے فیض یاب
یہ حضرت فریدؒ کا باب مراد ہے
لایا تجھے حضور ﷺ کی امت کا غم یہاں
روشن تری ضیاء سے قندیل عارفاں

حضور مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرتے ہوئے اس طرح بھی رطب اللسان ہیں

اے سید مخلصین احرار
بادل شدگاں ز لطف غمخوار
کردی ہجرت ز شہر غزنی
در پیروی رسول مختار ﷺ
شد پست بہ پیش عزم پاکت
دشت درود سنگلاخ و کہسار
حق دادہ ترا بہ خدمت دیں
در پیشگہ مقربیں بار
جانت بہ وجود ذات باقی
شد فوز عظیم را سزاوار
در شیوۂ طاعت الٰہی
بردی سبق از کرام اخیار
لاہور ز مقدمت بگردید
کوثر بکنار و جنت آثار

Marfat.com

ہم پاکپتن ز فیض پاکت
مثل اجمیر شد ضیا بار
بخت خوابیدۂ جہاں شد
ز انفاس مکارمِ تو بیدار
جانم چو بہ دامنت در آویخت
گردید رہا ز بند ہر عار
ہر زائر درگہِ تو باشد
از دل کرم ترا طلب گار
دارد پس مژدۂ حضوری
بر طالعِ خود ھزار افتخار

ایں گفتم و جلوہ ہائے مخدوم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
برمن بکشاد باب اسرار

ناگاہ زدست من ربودہ
سر مستی ہا زمام گفتار
مثل اسفار صبح گردید
روشن ہمہ گوشہ ہائے افکار
و آندم سر رشتہ سخن را
بگرفت لطافتم دگر بار
آں روز کہ برجہد ہمہ خلق
از سینۂ خاک تیرہ و تار
حضرت سید علی ہجویر
قسمت کن فیض حق در ابرار
گوید بہ جناب مالک الملک
اے غافر ذوالجلال و ستار
بر اھل ارادتم بگرداں
امروز حرام شدت نار
جنید ابروئے سرور دیں
ریزد ز قبول ایزد انوار
از منت گنج بخش ہیسند
رنگ فردوس و آب انہار

آں گونہ کرم کہ بر فزاید
درگاہ نبی ﷺ و شان دیدار

التماس فیض کے لئے بارگاہ ہجویری رضی اللہ عنہ میں اس طرح بھی عرض رساں ہیں

اے شہنشاہ اولیائے کرام
نام کو تیرے ہے نصیب دوام

Marfat.com

بہ کمالات فقر خاک نشیں — تاجدار سپہر نیلی فام
تجھ کو بخشی گئی بروز ازل — سرور انبیا ﷺ سے نسبت تام
ہے تری ذات کو مزید برآں — نسبت حیدری سے استکرام
تو ہے مخدوم سارے عالم کا — اور مخلوق سر بسر خدّام
ترے میخانۂ عنایت کے — چشت اہل بہشت درد آشام
ترے فیضان سے خطۂ لاہور — روکش روضہ ہائے خلد مقام
اور لاہور پر نہیں موقوف — ترے لطف وکرم کی بارش عام
قاف تا قاف تیرا پرتو نور — شرق سے غرب تک ترا پیغام
جالیوں سے گزر کے روح مری — جو پہنچ جائے تیرے پاس اک شام
بارگاہ کرم میں عرض کرے — شرح روداد کاہش آلام
بیکسی ہے محیط دیدہ و دل — تیز کتنی ہے یاس کی صمصام
ابتدائے حیات سے تا حال — مرے سر پر تھے صد ہزار انعام
اب مجھے کس طرح ہو یہ تسلیم — اور تسلیم سے یہ ہو افہام
کہ خداوند لم یزل مجھ پر — بند کر دے گا باب رحمت عام

سَبَقَتْ رَحْمَتِی عَلٰی غَضَبِیْ
عاصیوں کو ہے مغفرت کا پیام

بلب جاں نواز پیغمبرؐ — سرور کائنات‘ خیر انام
چار سوئے زمیں جدھر دیکھا — شورش نغمہ ہائے بے ہنگام
شکر للہ اس کشاکش میں — یہ طلب گاہ ذات ہے اقدام
اک بیاباں ہے‘ سر بسر وحشت — راہرو جس میں کر سکے نہ قیام
ہمدم جاں شکستہ پائی ہے — وجرأت آموز لغزش ہر گام
ہے ترے آستاں کا شکر گزار — بے بضاعت‘ نیاز مند‘ غلام
نارسائی کے داغ سے مدہوش — خاک منزل روان تیز خرام

Marfat.com

مرے داتا' مرے کرم فرما
ترے گنبد پہ صدر ہزار سلام

گہر نور ذات گر نہ ملا — اور لوٹ آئے ہم یونہی ناکام
النا من محیص در آفاق — مالنا من قرار در اسلام
کیا سرانجام دے وہ خدمت دیں — جس کے خود فقر کا نہ ہوا تمام
مترشح ہے پختگی سے عروج — خامکاری کی ہر جسارت خام
زیر لب ہے قلندرانہ سخن — نہ زباں پر ہے شاعرانہ کلام
ذوق کو اپنے میں کہاں لے جاؤں — زخم جاں کس طرح سے ہو ملتام
کہ بجز ذات سید جیلاںؒ — روح کو لمحہ بھر نہیں آرام

غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعظم
کہ نام پاکش ہست
آب رحمت بر آتش آثام

جس کے نور جبیں سے تابندہ — آبروئے صحیفۂ ایام
نقشبندؒ اس کے لطف سے خوشدل — سہروردؒ اس کے فیض سے خوش کام
حضرت شیخ ؒ احمد سرہند — کاشف وحیٔ واقف الہام
اس کی چشم کرم سے واصلِ ذات — اس کے دم سے بنا امام ہُمام
جرعہ ہائے شراب سب الواں — معرفت سے لبالب اس کا جام
ہر رگ جاں میں ذکر ہے اس کا — ہے بس اس کی تلاش دل کو مدام
تری چشم کرم سے ہو جائے — اس تگ و تاز کا بخیر انجام

کرے ترویج دین پاک فقیر
بہ دوام حدود نور و ظلام

Marfat.com

ایک شہرۂ آفاق کرامت

آپ مجسّمہ کرامت تھے۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو علماء نے جہت قبلہ نادرست قرار دی۔ جب یہ مسجد پایہ تکمیل کو پہنچ گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے کرام کو بلا کر امامت کے فرائض انجام دیئے اور اپنے روحانی تصرّف سے مقتدیوں کی آنکھوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے اور انہیں کعبۃ اللہ نظر آنے لگا۔ فرمایا دیکھو بیت اللہ شریف کس طرف ہے؟ دیکھا تو حجابات اٹھ گئے اور کعبہ شریف محراب کی سیدھ میں نمودار ہو گیا۔ ان کا مزار بھی ان کی مسجد کی سمت کیمطابق ہے۔ (سفینۃ الاولیاء دارا شکوہ طبع فارسی کانپور ص ۱۶۴) سب نے یہ کرامت دیکھ کر سلمنا کہا اور اپنے اعتراض سے نادم ہوئے اور شہرۂ کرامت حضرت کا مشہور ہونے لگا اور آپ قطب الاقطاب مشہور ہوئے۔ یہ مسجد صدیوں تک قائم رہی۔ اس مسجد کی تعمیر میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مزدوروں کے ساتھ خود بنفس نفیس حصہ بھی لیا۔ اس کا تذکرہ دارا شکوہ نے اپنی مشہور کتاب ''سفینۃ الاولیاء'' میں بھی کیا ہے۔ جب ۱۰۰۳ء میں جلوس عالمگیری میں دریائے راوی میں زبردست سیلاب آیا۔ تو شہر کے مغربی نشیبی علاقہ کی دیگر عمارتوں کی طرح اسے بھی سخت نقصان پہنچا۔ اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حین حیات لاہور میں مسلمان کافی آباد ہو چکے تھے اور مسجدوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ جن میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری و ساری تھا۔ آج بھی مابعد تعمیر شدہ مساجد میں درس و تدریس اور رشد و ہدایت کا سلسلہ اسی طرح جاری و ساری ہے۔

رعایت حقوق العباد کی ایک زرّیں مثال

روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑوس میں ایک ہندو میلا رام

Marfat.com

سکونت پذیر تھا۔ اس کے دونوں بیٹے ایک مہلک مرض کے باعث کشمکش موت و حیات میں مبتلا ہو گئے۔ علاج معالجہ کروایا گیا لیکن کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ اس نے رات کے وقت دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ کامل اس کے فرزندوں کے سرہانے باری باری دم کر رہے ہیں۔ استفسار پر فرمایا کہ میں گنج بخش ہوں۔ مجھ پر تمہارا حق ہے۔ جسے ادا کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ صبح دونوں بیٹوں پر بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ سبحان اللہ۔

از چنیں درگاہ عالی ہیچ کس محروم نیست

آپ قرآن و حدیث کی تدریس میں مصروف رہتے تھے اور غیر مسلم بھی رہنمائی کے لئے آپ سے رجوع فرماتے تھے اور آپ ان سے شفقت سے پیش آتے تھے اور وہ آپ کے حسن اخلاق سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تبلیغ سے ان گنت غیر مسلم اسلام لائے۔ ہزاروں جاہل عالم بن گئے اور فسق و فجور میں مبتلا لاتعداد لوگ کامل انسان بن گئے۔

زندۂ جاوید تصنیف منیف کشف المحجوب شریف

(Encyclopedia of Tasawwuf)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف کشف المحجوب شریف تصوف میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ تصوف کے موضوع پر برّصغیر میں فارسی زبان میں لکھی جانے والی پہلی اہم کتاب ہے اور اس حقیقت آشنا عارف کامل کی تراوش فکر ہے۔ ہر دور کے محققین اس تصنیف کی عظمت کے معترف ہیں۔ کئی زبانوں میں اس شہرۂ آفاق تصنیف کے تراجم ہو چکے ہیں۔ یہ لاتعداد بھٹکے ہوئے انسانوں کو حقیقت کا راستہ دکھا چکی ہے۔ اس کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ ابوسعید ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فرمائش پر لکھا تھا۔ مشہور مستشرق نکلسن نے

Marfat.com

انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ کشف المحجوب درس توحید کی بھی ایک مثالی کتاب ہے۔ کتاب کی کوئی فصل اس سے خالی نہیں۔ کیوں نہ ہو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہمیشہ نغمہ توحید سے مسرور رہی اور لوگوں کو اسلامی اخوت' مساوات اور محبت کا پیغام دیا۔

حضرت جنید قدس سرہ کا قول ہے۔ توحید رسوم کو فنا کر دیتی ہے علوم کو درج کر دیتی ہے اور کمالات نازل کرتی ہے اور اس توحید کا منشا مشاہدہ ہے اور توحید علمی کا مراقبہ نور ہے۔

کتاب کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش ؒ بنفس نفیس فرماتے ہیں:

"یہ جو میں نے کہا ہے کہ اس کتاب کو کشف المحجوب کے نام سے موسوم کیا ہے اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ کتاب کا نام ہی اس کے موضوع اور مطالب کو عیاں کر دے اور اہل بصیرت اس کا نام سنتے ہی جان لیں کہ اس میں کیا ہے؟ اور یہ واضح رہے کہ اولیاء اللہ اور عزیزان بارگاہ خداوندی کے سوا تمام عالم رموز و اسرار خداوندی کے حقائق کو سمجھنے سے محجوب و مستور ہیں۔ چونکہ یہ کتاب سیدھی راہ بتانے اور عارفانہ کلمات کی تشریح و توضیح اور بشریت کے حجاب رفع کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ لہٰذا اسے کسی اور نام سے موسوم کرنا مناسب نہیں سمجھا اور حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حجاب کا اٹھنا محجوب (پوشیدہ) کی موت ہوتا ہے اسی طرح حجاب کا آنا مکاشف (ظاہر شدہ) کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔" بحوالہ ژوکوفسکی

یہ کتاب حضرت شیخ ابوسعید ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان گیارہ سوالات کے جواب میں تحریر کی گئی ہے جو انہوں نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقت اور منازل طریقت کے سلسلے میں کیئے تھے۔ یاد رہے کہ یہ وہی شیخ ابوسعید ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت داتا گنج بخش رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک ہزار سال قبل غزنی (افغانستان) سے عروس البلاد لاہور تک سفر کیا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت حماد سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ (محمد دین فوق: سوانح حضرت علی بن عثمان ہجویری ص ۳۷/ مولانا سید محمد متین ہاشمی: سید ہجویرؒ ص ۱۷۵) اس کتاب کے بارے میں حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں:

> ''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اولیائے کرام و عظام اور مقربین حق تعالیٰ کے سوا باقی سب دنیا والے امر خداوندی کے لطیف اسرار و رموز سے حجاب میں رہتے ہیں۔''

یہ کتاب طالبان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔ اسرار الٰہی اور اوشادات باری تعالیٰ کی توضیح و تشریح اس میں موجود ہے۔ مزید برآں وہ حجابات جو اثنائے سلوک دیدہ و دل پر طاری ہو جاتے ہیں۔ ان کا انکشاف کرتی ہے۔ لہٰذا یہی نام اس کے لئے مناسب و موزوں ہے۔ داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں حضرت خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں، شیخ عطار نے تذکرۃ الاولیاء میں، حضرت مولانا جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نفحات الانس میں اس شہرۂ آفاق کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں ہر مسئلہ بیان کرتے وقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی کسی آیت کریمہ سے آغاز کیا ہے۔ پھر حدیث شریف سے حوالہ پیش کرنے کے بعد اولیاء کرام کے احوال و آثار سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مبسوط کتاب برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تصوف کے موضوع پر نہایت ہی جامع اور مدلل کتاب ہے۔ جس میں طریقت کے سربستہ اسرار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: زن و فرزند کے معاملے کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے۔ اگر وہ اللہ رب العزت کے دوست ہیں تو اللہ ذات برہانہٗ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو تجھے

Marfat.com

اس کے دشمنوں سے کیا غرض؟

ڈاکٹر محمد باقر صاحب سابق پرنسپل اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ''احوال وتعلیمات شیخ ابوالحسن ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ میں کشف المحجوب شریف (تہران) کے حوالے سے وہ سوالات نقل کئے ہیں۔ جن کے جواب میں یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔ سوالات درج ذیل ہیں۔

۱۔ تحقیقات طریقت تصوف۔ ۲۔ صوفیہ کے مقامات کی کیفیت۔ ۳۔ صوفیہ کے مذاہب۔ ۴۔ صوفیہ کے اقوال۔ ۵۔ ان کے رموز وارشادات۔ ۶۔ محبت الٰہی عزوجل کی کیفیت۔ ۷۔ اور دلوں میں اس کے اظہار کی کیفیت۔ ۸۔ کنبہ سے حجاب عقول کا سبب اور اس کی ماہیت۔ ۹۔ اور اس کی حقیقت سے عزت نفس۔ ۱۰۔ آرام روح اور اس کی صفات۔ ۱۱۔ متعلقہ معاملات۔

کشف المحجوب شریف فارسی طبع تہران صفحہ ''۱'' پر حضرت سید علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اے طالب راہ حقیقت اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کی سعادت مندی نصیب فرمائے۔ جب تم (ابوسعید ہجویری) نے مجھے اپنے سوال کے ذریعے اس کتاب کی درخواست کی تو میں نے استخارہ کیا اور خود کو قلبی واردات اور باطنی القا کے حوالے کر دیا۔ جب استخارہ میں اذن الٰہی حاصل ہو گیا تو میں نے تمہاری مقصد برآری کی خاطر اس کتاب کے لکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور اس نوشتہ کا نام کشف المحجوب رکھا۔ امید ہے ارباب فہم وبصیرت اس کتاب میں اپنے سوالات کا جواب اعلیٰ وجہ الکمال پائیں گے۔''

مزید صفحہ ۲۳۹ پر فرماتے ہیں۔ اس کتاب (کشف المحجوب شریف) سے مراد مقصد یہ ہے کہ جس کے پاس یہ کتاب ہو اسے دوسری کتابوں کی حاجت نہ رہے جیسا کہ اس کتاب کے مقدمہ میں اور تیسرے سوال کے جواب میں کہہ چکا ہوں۔ بہرحال یہ کتاب طالب طریقت کو کافی ہے۔

Marfat.com

Kashful Mahjoob thus remains a living movement to the greatness of his erudition, search for knowledge and truth, his inner light and a life devoted to the glorification of Din and Sunnah in the true Sufistic traditions of Islam.

خلفائے اربعہ کی شان میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کشف المحجوب شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اسی طرح فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز شب میں قرآن پاک کی تلاوت آہستہ کیوں کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں وہ اچھا سننے والا ہے۔

بقول حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابتداء سے انتہاء تک بجز تسلیم کسی چیز کو نہیں اپنایا۔ اہل تصوف تجرید تمکین اختیار فقر اور آرزوئے ترک ریاست میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں اور وہی عام مسلمانوں اور بالخصوص صوفیاء کے امام دین وطریقت ہیں۔

آں امن الناس بر مولائے ما　　　آں کلیم اوّل سینائے ما

جناب بشیر حسین ناظم صاحب ہدیہ عقیدت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اسی طرح پیش کرتے ہیں۔

سلام ثانی اسلام و غار و مرقد پر　　　مُدام مطلع ایثار پر ہزار سلام
شہید و کشتہ تیغ وحُسام حُب نبی صلی اللہ علیہ وسلم　　　رفیق سید ابرار پر ہزار سلام
خراب بادہ جام ولائے مصطفوی　　　سلام صاحب اسرار پر ہزار سلام
نقیب عزت دین مُحَمَّدِ عربی　　　صداقتوں کے علمدار پر ہزار سلام

Marfat.com

غرور و نخوت و عدوان و ریب و حرماں کے — بتوں سے برسر پیکار پر ہزار سلام
جنود عشق و رضا و خلوص و ہمت کے — امیر و سرور و سردار پر ہزار سلام
کلیم اوّل سینائے ما' بہار شیم — شمیم خلق کے گلزار پر ہزار سلام

نگار نور پہ ناظم کروڑ بار درود
دیار حسن کے دلدار پر ہزار سلام

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے حضور پاک ﷺ نے پوچھا کہ تم بلند آواز سے تلاوت کرتے ہو۔ آپ نے عرض کی۔ میں غفلت کی نیند سونے والوں کو بیدار کرتا ہوں اور شیطان ابلیس کو بھگاتا ہوں۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اشارہ مشاہدے کی جانب تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اشارہ مجاہدے کی غمازی کرتا ہے۔ لہٰذا مجاہدے اور مشاہدے میں فرق صرف اتنا ہے کہ مجاہدے کا مقام مشاہدے کے مقابل ایسا ہے جیسا قطرہ سمندر کے مقابلے میں۔

رسالب مآب ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ پہلی امتوں میں ایک نہ ایک محدث ہوگزرا ہے اگر میری امت میں ان جیسا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہے۔

محترم بشیر حسین ناظم صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مقام خطبہ سے یا ساریۃ الجبل کہنا — عیاں تھے جملہ احوال جہاں بر قلب نُورانی
غلاموں نے غلامی کے رسن سے مخلصی پائی — کیا فاروقؓ نے بالا مقام نوع انسانی
رہے خالی نہ ان کی بخششوں سے غیر مسلم بھی — وظائف ان کو بھی دیتے رہے تاحدِ امکانی
انہیں کے دور میں قانون کو حاصل تفوق تھا — نظام جورو استبداد و ایذاء ہو گیا فانی
گریزاں حضرت فاروقؓ کے سائے سے شیطاں تھا — زبان پاک پر رہتا تھا ناطق قول حقانی
حکومت بحرو بر پر تھی فقیر حق تعالیٰ کی — مگر پیروں تلے تھی شانِ کسرائی و خاقانی
زبان ترجمان حق سے جو کہتے وہی ہوتا — چلا فوراً دیا جو حکم رَود نیل کا پانی

Marfat.com

سلام اس ناظم ملک رضا و کانِ تقویٰ پر
بساطِ ارض تھی جس کے لئے تختِ سلیمانی

اگر ہم کشف المحجوب شریف کا بغائر مطالعہ کریں تو اس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ گوشہ نشینی کو بری صحبت کی نسبت باعث راحت قرار دیتے ہیں اور اہل تصوف تسلیم و رضا' مال و جان کی ایثار و قربانی اور خلوص عبادت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پیروی کو شعار بناتے ہیں۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اہل تصوف بذل جان و مال تسلیم امور اور خلوص عبادت آپ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ حقیقت اور شریعت میں بلاشبہ امام حق ہیں۔

جناب ناظم کی ارادت ملاحظہ فرمایئے

ہے پیش چشم' مدح و محمدت وہ شکل نورانی
ملی جس سے شبستان خلافت کو درخشانی

نسب کی رو سے تھے وہ ابن عم سید عالمؐ
نبیرہ تھے نبیؐ کے ماں کی جانب سے گردانی

سر عثمان کے لائق تھا ذوالنورین کا افسر
زہے یہ قربت روحانی و اعزاز عثمانی

فرشتے بھی حیا کرتے تھے اس احیاء امت سے
سلام اس پر کہ جس کی مدح خواں تھی خلق روحانی

جہاں میں حسن خوبی و صفا کے مہر روشن تھے
ملی جن سے نجوم غربت و عسرت کو تابانی

وہی مصداق تھے مما رزقناھم کی آیت کے
انہیں کے مال و دولت سے ہوئی دیں کی نگہبانی

شرافت میں نجابت میں سخاوت میں شہادت میں
بہ نفس صدق کہتا ہوں عثمان کا ثانی

انہیں کے دم سے ٹوٹی لا جرم باطل کی جمعیت
انہیں کے دم سے مستحکم ہوئی جمع مسلمانی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ زن و فرزند کے معاملے کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے۔ اگر وہ اللہ رب العزت کے دوست ہیں تو اللہ جل مجدہ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا غرض؟

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نصیحت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ دیکھ اہل و عیال کے معاملے کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کرتا۔ اگر دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟

محترمی جناب بشیر حسین ناظم کا ہدیۂ تبریک ملاحظہ ہو

شانِ عز و کرامت علی کا وجہ کریم ۔۔۔ دفعِ رنج و مصیبت علی کا اسم عظیم
علیؑ ولی و حبیب نبیؐ نگارِ امم ۔۔۔ علیؑ کے نام سے پائے حیات عظیم رمیم
علیؑ جہان رضاء و وفاء و علم و عمل ۔۔۔ علیؑ ہے طاقت دست خدا، وجیہہ و حکیم
علیؑ سپہر امامت کا آفتاب مبیں ۔۔۔ علیؑ ہے رونق کعبہ علی چراغ حطیم
علیؑ مدینہ علم و عمل کا باب حسیں ۔۔۔ علیؑ شمیم گل صفوت و کرم کی نسیم
علیؑ کا ذکر شب تار میں فروغ فواد ۔۔۔ علیؑ سے عشق و محبت عطائے رب رحیم
علیؑ کے سچے موالی پئیں گے جام طہور ۔۔۔ عدوئے شیر خدا کی غذا ہے آب حمیم
کتاب حب علیؑ خلوتوں میں پڑھ غافل ۔۔۔ ہوں تجھ پہ فاش رموز کتاب نور قدیم

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اہل طریقت عبارات کی حقیقتوں، اشارات کی باریکیوں، دنیا و مافیہا سے علیحدگی اور تقدیر میں حق پر نظر رکھتے ہیں۔ آپ ہی کی اقتداء کرتے ہیں اور آپ کے لطائف اس موضوع پر اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ شمار میں آسکیں۔

حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر و غنا نہ کر ۔۔۔ کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری
کوئی ایسی طرز طواف تو مجھے اے چراغ حرم بتا ۔۔۔ کہ تیرے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشت سمندری
گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہل حرم سے ہے ۔۔۔ کسی بت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

Marfat.com

یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ تصنیف کی قدر و منزلت اور معیار کا اندازہ صاحب تصنیف سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ جس تصنیف منیف کے مصنف مفکّر اسلام الشیخ ابوالحسن علی بن عثمان الہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بلند پایہ فقید المثال اور نامور محقق، مجتہد ہستی کامل و اکمل ہو۔ ان کی تصنیف لطیف کے بارے میں لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ ویسے بھی کوئی حال والا ہی ان کے حال کو جان سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوبات شریف میں فرمایا:

''لاہور سے انوار و تجلیات کی بارش پورے ہندوستان پر ہو رہی ہے۔''

مزید آپ فرماتے ہیں کہ فنا فی الشیخ ہونے کے بغیر فنا فی الرسول ﷺ اور فنا فی اللہ کا مقام حاصل نہیں ہوسکتا۔

زاں روے کہ چشم تست احوا معبود کہ پیر رہ مست اوّل
بے عنایات حق و خاصان جو گر ملک باشد سیاہ ستش ورق

جسے ہم برصغیر پاک و ہند کہتے ہیں۔ اس سے آپ کی مراد حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پرانوار ہے۔ کیونکہ آپ کی زبان مبارک کا ایک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے اور امت مسلمہ کے روحانی و باطنی فروغ کے لئے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمۂ معرفت کے لئے خزینۂ رشد و ہدایت ہے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی زری زربخش رحمتہ اللہ علیہ (م ۷۲۵ ہجری/ ۱۳۲۵ء) نے اپنے ملفوظات میں فرمایا کہ کشف المحجوب کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت تک آنے والے لوگ خلائق کے اس آئینہ سے آگہی کی

Marfat.com

دولت پائیں گے اور یہ حقیقت ہے کہ اس عہد آفرین تصنیف نے زمانے اور وقت کی قیود کو اٹھا کر ایسی راہبری عطا کی ہے کہ ہر قاری کی توجہ اس طرف ہوتی ہے۔

ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

دُرِّ نظامی مرتبہ شیخ محمود میں فرمایا کہ:

''اگر کسے را پرے نہ باشد چوں ایں کتاب را مطالعہ کند اُورا پیدا شود۔''

''اگر کسی کا کوئی مرشد نہ ہو تو اس کتاب کے مطالعہ کا یہ اعجاز ہو گا کہ اسے مرشد مل جائے گا۔''

برّصغیر میں بزرگان چشت عوارف المعارف اور کشف المحجوب شریف کو نصاب تعلیم و تربیت کے طور پر اہتمام سے پڑھاتے رہے ہیں۔

اسی طرح آپ شیخ کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

''پیر چناں کہ باید کہ در احکام شریعت و طریقت و حقیقت عالم باشد و چوں ایں چنیں باشد او خود ہیچ نامشروع نہ فرماید۔'' (فوائد الفوائد)

''پیر ایسا ہونا چاہئے جو شریعت و طریقت اور حقیقت کے احکام کا عالم ہو۔ اگر وہ ایسا ہو گا تو خود کسی ناجائز امر کے بارے میں نہیں کہے گا۔''

شہزادہ دارا شکوہ م ۱۰۶۹ ہجری سفینۃ الاولیاء میں رقم طراز ہے:

''حضرت پیر علی ہجویری را تصانیف بسیار است اما کشف المحجوب مشہور و معروف ایست و ہیچ کس را براں سخن نیست و مرشدی ست کامل و در کتب تصوف بخوبی آں در زباں فارسی کتابے تصنیف نہ شدہ۔''

ترجمہ: حضرت پیر علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ لیکن کشف المحجوب زیادہ مشہور ہے اور کسی کو اس کتاب پر کلام نہیں اور یہ کتاب

Marfat.com

مرشد کامل ہے۔ فارسی میں تصوف پر اس پایہ کی کتاب نہیں لکھی گئی۔ ''قدیم ترین کتاب بزبان فارسی است در تصوف۔'' یہ فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر قدیم ترین کتاب ہے۔ بحوالہ محمد لوی عباسی مقدمہ کشف المحجوب ژوکوفسکی' ''مستواں آں رامکی از کتب طراز اول شمیرد' اسے درجہ اول کی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے بحوالہ ملک الشعراء محمد تقی بہار۔ سبک شناسی ۲ : ۱۹۷ ''از کتب مشہورہ و معتبرہ دریں فن است'' یہ کتاب اس فن کی مشہور و معتبر کتابوں میں ہے۔

(نفحات الانس)

حضرت مخدوم ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک محققانہ' مجتہدانہ انداز سے ذاتی تجربات' مکاشفات' واردات' مجاہدات وغیرہ بھی قلمبند کرتے جاتے ہیں اور مباحث سلوک پر رد و قدح نہیں بھی تامل نہیں کرتے۔ اس لئے ان کی کتاب کی حیثیت محض ایک مجموعۂ روایات و حکایات نہیں بلکہ ایک محققانہ تصنیف ہے۔

اسی طرح شیخ محمد نور بخش القہتانی قدس سرہ م ۸۶۹ ہجری نفحات الانس میں اس کی جامعیت پر رطب اللسان ہیں۔

حضرت خواجہ محمد پارسا نور اللہ مرقدہ م ۸۲۲ ہجری نے اپنی مایہ ناز تصنیف فصل الخطاب لوصل الاحباب کے مختلف مقامات پر کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات درج کیے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی ۸۸۳ ہجری نے نفحات الانس میں کشف المحجوب شریف سے چند کاملین و اکملین کے حالات پیش کیے ہیں۔ جیسے شیخ ختلی قدس سرہ العزیز۔ ویسے بھی موصوف فرماتے ہیں:

''اگر صد ہزار خرق عادت برایشاں ظاہر شو وچوں نہ ظاہر ایشاں موافق احکام شریعت است نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت

Marfat.com

باشد آں از قبیل مکر و استدراج خواہد بود۔''

اگر صد ہزار خارق عادات ایسے شخص سے صادر ہوں جس کا نہ ظاہر احکام شریعت کے مطابق ہو اور نہ باطن آداب طریقت کے موافق ہو، مکر ہے۔ استدراج ہے، کرامت نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمسانی رحمتہ اللہ علیہ م ۸۲۵ ہجری کے مجموعہ ملفوظات لطائف مرتبہ، نظام غریب یمنی میں کافی مقامات پر کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات موجود ہیں، آپ لطائف اشرفیہ میں رقم طراز ہیں:

''خارق عادات اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر گردد کرامت گویند و اگر از مخالف شریعت صادر شد استدراج۔''

اگر خرق عادت ولی سے ظاہر ہو جو اوصاف ولایت سے موصوف ہو، اس کو کرامت کہتے ہیں اور اگر مخالف شریعت سے وہ چیز ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

حضرت شیخ عطار رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۶۲۷ ھ اپنے مکاتیب شریفہ میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات کو بطور سند تحریر کیا ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی مایہ ناز اور بے مثل تصانیف میں کشف المحجوب کے ریفرنسز پیش کئے ہیں۔ اسی طرح ژوکوفسکی اور شیخ محمد اکرم صابری نے مآخذ و منابع میں کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات سے بطور سند درج کئے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ لوئی ماسینیوں اور دوسرے دانشوروں نے ثابت کیا ہے تصوف کی ہر چیز اور صوفیاء کا ہر فعل قرآن پر مبنی ہے اور قرآن ہی پر شریعت کا مدار ہے۔

میاں طفیل محمد مترجم کشف المحجوب شریف فرماتے ہیں کہ انہوں نے مولانا

Marfat.com

مودودی صاحب سے سنا تھا کہ اہل طریقت میں حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف به حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ ایک صحیح الخیال اور بلند مرتبہ بزرگ تھے۔ جنہیں اس کوچہ کے تمام لوگ مقتداء تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تصنیف کشف المحجوب شریف اس فن میں سند کا درجہ رکھتی ہے۔

فرانس کے برگ ہارڈ نے اس عظیم تصنیف منیف کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ برطانیہ کے اے۔ جی براؤن' اے۔ جی آربری اور ڈی ایم میتھسن نے اس محققانہ تصنیف سے خاصا استفادہ کیا ہے اور اکثر و بیشتر اپنی تحریروں میں اس کے ریفرنسز دیئے ہیں۔ اسی طرح مارگریٹ سمتھ نے ریڈنگ فرام دی مسٹکس آف اسلام میں اسے محققانہ تصنیف اور علم کے پردوں کو چاک کرنے والی قرار دیا ہے۔ اے۔ جی آربری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "Creative Thinkers in Sufism" اور "The Theorists in Sufism" کے القابات سے یاد کرتا ہے۔

آر۔ اے نکلسن کی رائے کے مطابق کشف المحجوب شریف "The oldest Persian Treatise of Sufism" ہے۔

صاحب سفینۃ الاولیاء اسے مرشد کامل قرار دیتے ہیں' نفحات الانس میں اسے معتبر و مشہور قرار دیا گیا۔

محمد لوی عباسی: مقدمہ کشف المحجوب شریف ژوکوفسکی ص ہیژہ فرماتے ہیں:

''قدیم ترین کتاب بزبان فارسی است در تصوف''

یہ فارسی کتاب زبان میں تصوف کے موضوع پر قدیم ترین کتاب ہے۔

ملک الشعراء محمد تقی بہار سبک شناسی: ۲:۱۹۷ فرماتے ہیں۔

''میتوان را یکی از کتب طراز اول شمرد''

Marfat.com

اسے درجہ اول کی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بزرگان چشت اہل بہشت عوارف المعارف اور کشف المحجوب شریف کو نصاب تعلیم و تربیت کے طور پر پڑھاتے ہیں۔

اسی طرح کشف المحجوب شریف کے سلسلے میں پروفیسر آر۔ اے نکلسن مزید فرماتے ہیں:

"The biographical section of the work is largely expository. Before stating his own view the author generally examines the current opinion on the same topics and refutes them if necessary. The discussion of mystical problems and controversies is enlivened by many illustrations drawn from his personal experience. In this respect the Kashf-al-Mahjub is more intersting than the Risalay of Qusharyri, which is so valuable as a collection of saying, anecdotes and definitions, but which follows a somewhat formal and academic method on the orthodox lines. No one can read the present work without detecting behind the scholastic terminology, a truly persian flavour of philosophical speculation."

Hadhart Shahidullah lennard Faridi has pointed out in his (Nicholson`s) translation of KASHFUL MAHJUB.

Marfat.com

"one of the conspicuous qualities of this part [i.e. uncovering of eleven veils] of the book is the illustration by Hujweri of the spiritual core of the outward observances of Islam... The aim is to lay stress on the point that outward observance are of no value, unless they have spiritual content. Nicholson has made the unworthy remark that the author`s view as to the worthlessness of outward forms of Religion is expressed by striking boldness in his chapter on pilgrimage. Anyone, who has the least perspicuity into the mind of Hujweri can perceive the falsity of this remark. From the beginning to the end of the book, he vehemently insists that TASAWWUF is not a contradictory element of the Islamic Code (Shariat), Nicholson has been merely obtuse in taking the observation that mere RITUAL without spirituality is valueless. What Hujweri is teaching is that, you must perform your RITUAL spiritually not blindly In sum, it can be said that Hujweri`s view are notable for balance and maturity.

ولیم سٹوڈرٹ کی رائے کے مطابق ''دراصل شریعت ظہور ہے حقیقت کا'

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ صوفیاء ہمیشہ شریعت کی حمایت میں کمر بستہ رہے ہیں۔ مزید وہ کہتے ہیں کہ تصوف شریعت سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔''

حضرت سیّد علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شریعت کا پہلا رکن کتاب اللہ قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ جیسا کہ اللہ جل مجدہ فرماتا ہے۔ قرآن میں آیات محکمات ہیں جو اصل کتاب ہیں۔ دوسرا رکن سنت نبی اکرم ﷺ ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ''جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ عطا فرمائیں ان پر عمل کرو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ اسی طرح تیسرا رکن اجماع امت ہے۔ اسی لئے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ بڑے گروہ کے ساتھ رہو۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تصوّف عین دین ہے۔ آپ نے منطق و فلسفہ کی وجہ سے جو الجھنیں انسانی ذہن میں کتاب و سنت کی عملی صورت میں پیدا ہو سکتی تھیں، انہیں دور کرنے کی سعی فرمائی۔ یہ الجھنیں تمدنی ترقی کے ظہور اور مختلف مذاہب فکر کے میل جول کا نتیجہ تھیں۔ آپ نے اس گردو غبار میں اٹکی ہوئی توحید خالص کو نکھار کر پیش کیا اور متذبذب لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کرایا۔

اِنرز ڈائی مینشنز آف اسلامک ورشپ (Inners Dimensions of Islamic Worship) میں الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

The leading Sufis were pillars of fiqh like Hasan Basri, Sufyan Thuri, Daud Tai, Abdullah ibn Mubarik. "The Law without the Truth" says Hujwiri, is ostentation and the truth without the law is hypocri

Marfat.com

their mutual relation may be compared to that of body and spirit, when the spirit departs from the body, the living body becomes a corpse, and the spirit vanishes like wind. The Muslim profession of faith includes both. The words there is no God but Allah are the truth and words Muhammad is the apostle of Allah are the Law, anyone, who denies the truth is an infidel and anyone who rejects the law is an heretic.

Hazrat Hajwiri further beautifully explains, the heart without life is a good as dead, but life cannot exist unless it has a heart and the heart needs a body. So they are interdependent, one cannot be affirmed and asserted to a negation of the other. Secondly they interact. The "outers always has a deep impact on the "inner" and penetrates into the inner depth one can always see how certain words and deeds cause inner anguish or happiness. Similarly, the inner must pour out through the outer.

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کا آئینہ تھی۔ شریعت اور طریقت ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ اگر شریعت

Marfat.com

جسم ہے تو یقینی طور پر طریقت اس کی روح ہے۔ جسم اور روح علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ شریعت اگر ظاہر ہے تو طریقت کی مثال باطن کی ہے۔ شریعت اگر قانون ہے تو طریقت اس قانون کی روح ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے نزدیک شریعت مطہرہ کی پابندی کے بغیر طریقت جہالت اور کفر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے اللہ جل مجدہ کی وحدانیت انبیائے سابقین، تمام کتب سماویہ، حشر ونشر، جزائے اعمال پر ایمان لانے کے بعد اخلاص عمل کے ساتھ پیروی شریعت کی تلقین فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ صوفی خواہ کتنے ہی بلند مقامات کا حصول کر لے، پھر بھی اس پر شریعت مطہرہ کی پابندی لازمی ہے۔

اگرچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی لائبیرری نہ تھی لیکن جو حوالہ جات آیات مقدسہ، احادیث مبارکہ، علم تصوف، تفاسیر، علم وفنون تاریخ کے دیئے گئے ہیں۔ ان سے تبحر علمی، حافظہ، قادر الکلامی کی غمازی ہوتی ہے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف میں کافی مقامات پر کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات موجود ہیں۔ لیکن اصل لطف اندوزی تو وہی حاصل کر سکتا ہے جو بحر ذخار میں غوطہ زن ہو کر اپنے دامن کو علمی رفعتوں سے مالا مال کرے۔

حقیقت حال تو یہ ہے کہ کشف المحجوب شریف درس توحید کی ایک مثالی کتاب ہے۔ یہ مبسوط کتاب برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تصوف کے موضوع پر نہایت ہی جامع اور مدلل کتاب ہے جس میں طریقت، معرفت اور حقیقت کے سربستہ اسرار و رموز پر نہایت ہی باریک بینی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ بات اس امر کا زندہ و تابندہ ثبوت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہمیشہ نغمۂ توحید سے مسرور رہی اور عوام الناس کو اسلامی اخوت، مساوات اور محبت کا پیغام دیا۔

Marfat.com

تجزیہ (Analysis)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تصنیف منیف کی قدر و منزلت اور معیار کا اندازہ مصنف سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ جس تصنیف کے مصنف امام اولیاء سلطان العارفین سند الواصلین عارف کامل سید ہجویر ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ عنہ جیسی بلند پایہ، فقید المثال اور نامور محقق ہستی ہو، ان کی تصنیف لطیف کے بارے میں لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ آپؒ کی زبان مبارک کا ایک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے اور امت مسلمہ کے روحانی و باطنی فروغ کے لئے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمہ معرفت کے لئے خزینہ رشد و ہدایت ہے۔ آپ کی اس محققانہ تصنیف میں منقول عربی اشعار اور مشائخ عظام کے اقوال زرّیں کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ ایک سو چونتیس احادیث نبی اکرم ﷺ اور تین چوتھائی قرآن مجید، فرقان حمید کی سورتوں سے دو سو چونتیس آیات کریمہ کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۱۶۵ اصطلاحات اور فہرست مندرجات اور تراکیب ۹۰ فیصد کے قریب عربی میں ہیں۔ اس میں اٹھائیس کتب کے حوالہ جات ہیں۔ جو اس عارف کامل و اکمل کے حیرت انگیز، وسیع اور مستحضر علم کی زندہ و تابندہ مثال ہے۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ علماء اپنی زبان سے تبلیغ کرتے ہیں لیکن آپ نے اپنی گفتار اور کردار سے جو اخلاق کی تہذیب کا کام کیا ہے اس سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض تصنیفات لوگوں نے سرقہ کر لیں اور نہایت ہی دیدہ دلیری سے انہیں اپنی طرف منسوب کر لیا جس کا ذکر کشف المحجوب شریف جو نادر روزگار ہے، میں موجود ہے۔

Marfat.com

In the preface R.A. Nicholson has rightly by pointed out "In the introduction to the Kash-al-Mahjub-al-Hajwiri complains that two of his former works had been given to the public by persons who erased his name from the title page and pretended that they themselves were the authors. In order to guard against the repetition of this fraud, he had inserted his own name in many passages of the present book.

کشف المحجوب شریف کے بارے میں حضرت کی رائے

کتاب کے بارے میں حضرت داتا گنج بخشؒ بنفس نفیس فرماتے ہیں :

"یہ جو میں نے کہا ہے کہ اس کتاب کو کشف المحجوب کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ کتاب کا نام ہی اس کے موضوع اور مطالب کو عیاں کر دے اور اہل بصیرت اس کا نام سنتے ہی جان لیں کہ اس میں کیا ہے؟ اور یہ واضح رہے کہ اولیاء اللہ اور عزیزان بارگاہ خداوندی کے سوا تمام عالم رموز اسرار خداوندی کے حقائق کو سمجھنے سے محجوب ومستور ہیں۔ چونکہ یہ کتاب سیدھی راہ بتانے اور عارفانہ کلمات کی تشریح وتوضیح اور بشریت کے حجاب رفع کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ لہٰذا اسے کسی اور نام سے موسوم کرنا مناسب نہیں سمجھا اور حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حجاب کا اٹھنا محجوب (پوشیدہ) کی موت ہوتا ہے۔ اسی طرح حجاب کا آنا مکاشف (ظاہر

Marfat.com

شدہ) کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔''

اسلوب نگارش کا کمال

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ شعر سننا حلال ہے یا حرام۔ فرمایا جس مضمون کا سننا نثر میں حلال ہے اس کا شعر سننا بھی حلال ہے اور جس مضمون و معانی کا نثر میں سننا حرام ہے اس کا شعر میں سننا بھی حرام ہے۔ ویسے بھی آپ کا انداز تحریر مناظرانہ اور مجادلانہ نہیں بلکہ طریق محبت کا داعی ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ کشف المحجوب شریف شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے اور اولیاء کبار کے حالات بابرکات کی مقدس حیات و تعلیمات کا بہترین خزینہ ہے۔ اسے ہر دور کے کاملین نے اسے تصوف کی بے مثل کتاب قرار دیا ہے۔ یہ کاملین کے لئے رہنمائی فراہم کرتی ہے اور عوام کے لئے یقیناً پیر کامل سے کم نہیں۔ بلا شبہ اس کے مطالعہ سے دولت عرفان و ایقان میسر آتی ہے۔ ویسے بھی آپ کی تبلیغ نفرت' تعصب' ضد اور ہٹ دھرمی کی بجائے پیار' محبت' دلجوئی' اور درگزری کی تبلیغ ہے۔

کشف المحجوب شریف کے مختلف زبانوں میں تراجم

کشف المحجوب شریف کا پہلا عربی ترجمہ شیخ تاج الدین سنبھلی نے دور جہانگیری میں کیا تھا جبکہ دوسرے عربی ترجمہ کا اعزاز جناب ڈاکٹر اسماء الہادی قندیل کو حاصل ہوا۔ جو مکتبہ الاہرام التجاریہ کی طرف سے ۱۹۷۴ء میں طبع ہوا اور ۱۹۹۴ء میں اس کی ابتداء ۱۸۸ صفحات کا مقدمہ لکھا ہوا ہے اس کے پہلے باب میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے دور کے سیاسی' ثقافتی اور دینی ماحول کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اسعاد قندیل فرماتی ہیں کشف المحجوب شریف صوفیاء کے اصول و عقائد اور مشائخ کے حالات پر مشتمل ہے اس سلسلے میں شیخ ہجویری رضی

Marfat.com

اللہ عنہ اپنے معاصر شیخ قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے طریقے پر ہیں لیکن ان کا مخصوص وصف یہ ہے کہ انہوں نے ایک استاد کا طریقہ اختیار کیا ہے اور ہر مسئلے پر تفصیلاً بحث فرمائی ہے یہاں پر مشائخ کرام کے حالات پر بھی رائے زنی کی ہے جو کہ ذاتی علم، شخصی تجربے کی بناء پر قائم کی ہے۔ اس اعتبار سے وہ مورخ اور راوی کی بجائے استاذ اور معلم زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر اسعاد قندیل کہتی ہیں کہ ہماری رائے یہ ہے کہ کشف المحجوب شریف کی اہمیت رسالہ قشیریہ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کی اہمیت اس بناء پر ہے کہ وہ اقوال، تعریفات، حکایات اور امثلہ کا قیمتی مجموعہ ہے اسی وجہ سے کشف المحجوب شریف کتاب اللمع اور طبقات الصوفیہ سے بھی برتر ہے کیونکہ آپ مسائل پر تحقیقی اور تنقیدی گفتگو کرتے ہیں اور ہر بحث مین ان کی شخصیت واضح نظر آ رہی ہے۔ اسی لیے آپ کے افکار عالیہ اور اسعاد عبد الہادی قندیل' ڈاکٹر کشف المحجوب شریف الہجویری مقدمہ صفحات ۱۸۲ تا ۱۸۴ آپ کا پیغام عرب کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ کشف المحجوب شریف کا عربی ترجمہ ایک نامور عالم سید محمود احمد ماضی ابوالعزائم رحمتہ اللہ علیہ نے کیا اور استاذ اسماعیل ماضی ابوالعزائم رحمتہ اللہ علیہ نے اس پر نظر ثانی کی۔ ڈاکٹر ابراہیم دسوقی شتا نے اصل فارسی نسخے سے عربی ترجمہ کیا اور اس پر مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ موصوف نے نکلسن کے انگریزی ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ا۔ نکلسن کے پاس ژوکوفسکی کا مستند نسخہ کشف المحجوب شریف نہیں تھا اس نے ان نسخوں پر اعتماد کیا ہے جو اسے برطانیہ سے دستیاب ہوئے ہیں۔ ۲۔ بعض فقروں کا ترجمہ بھی ندارد۔ ۳۔ نکلسن نے اصل فارسی کے کافی الفاظ بغیر ترجمہ کے چھوڑ دیئے ہیں۔ ۴۔ یہ بات امر مسلمہ ہے کہ ترجمہ کافی محنت سے کیا گیا ہے۔ ۵۔ نکلسن نے رسالت مآب ﷺ کے بعض واقعات دانستہ طور پر حذف کئے ہیں جن کے بارے میں حضرت علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا

Marfat.com

ہے جو بہت بڑی کوتاہی ہے۔ اسی طرح جو مختلف واقعات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے ہیں ان کو بھی حذف کر دیا گیا ہے اسی لئے عبارت کا تسلسل برقرار نہیں ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ کشف المحجوب شریف سے میرا مقصد یہ ہے کہ جس کے پاس یہ کتاب ہو اسے دوسری کتابوں کی حاجت نہ رہے۔ یہ کتاب طالب حقیقت کے لئے کافی ہے۔

کشف المحجوب شریف کے قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات مختلف ممالک کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ موجودہ کشف المحجوب شریف کا جو سمرقندی نسخہ ہے وہ مغربی دانشور ایل۔ ایس ڈگن کو افغانستان سے ملا تھا اس کو سید عبدالمجید مفتی نے ۱۳۳۰ ہجری میں شائع کیا تھا۔

نکلسن نے اس کا انگریزی ترجمہ اس وقت کیا جب ژوکوفسکی بھی اس پر کام کر رہا تھا اس کے پاس ۱۹۰۳ء کا چھپا ہوا نسخہ کشف المحجوب شریف کا تھا اس کے علاوہ دو قلمی نسخہ جات ایک ہندوستان اور دوسرا برطانیہ والا تھا۔ نکلسن نے اس پر آٹھ صفحے بھی تحریر کیا ہے جو ۱۹۱۱ء میں چھپا۔

ایل۔ ایس ڈگن نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ کشف المحجوب شریف کے قلمی نسخہ جات برٹش میوزیم، انڈیا آفس لنڈن، لینن گراڈ یونیورسٹی، تاشقند پبلک لائبریری، رائل ایشاٹک سوسائٹی آف بنگال، برلن، وی آنا، پیرس اور عروس البلاد لاہور کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے کتب خانہ میں تقریباً نو سو سال پرانا نسخہ موجود ہے۔ جس پر ۱۲۶۵ء درج ہے۔ اسی طرح پنجاب پبلک لائبریری میں اورنگ زیب عالمگیر کے دور کا ایک قلمی نسخہ بھی موجود ہے۔

کشف المحجوب شریف کے مطبوعہ نسخہ جات کی تعداد پچیس سے زائد ہے۔

Marfat.com

کشف المحجوب شریف کا وہ قلمی نسخہ

جسے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحریر فرمایا۔

مملوکہ میاں خوشی محمد ہجویری
سجادہ نشین
دربار عالیہ مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

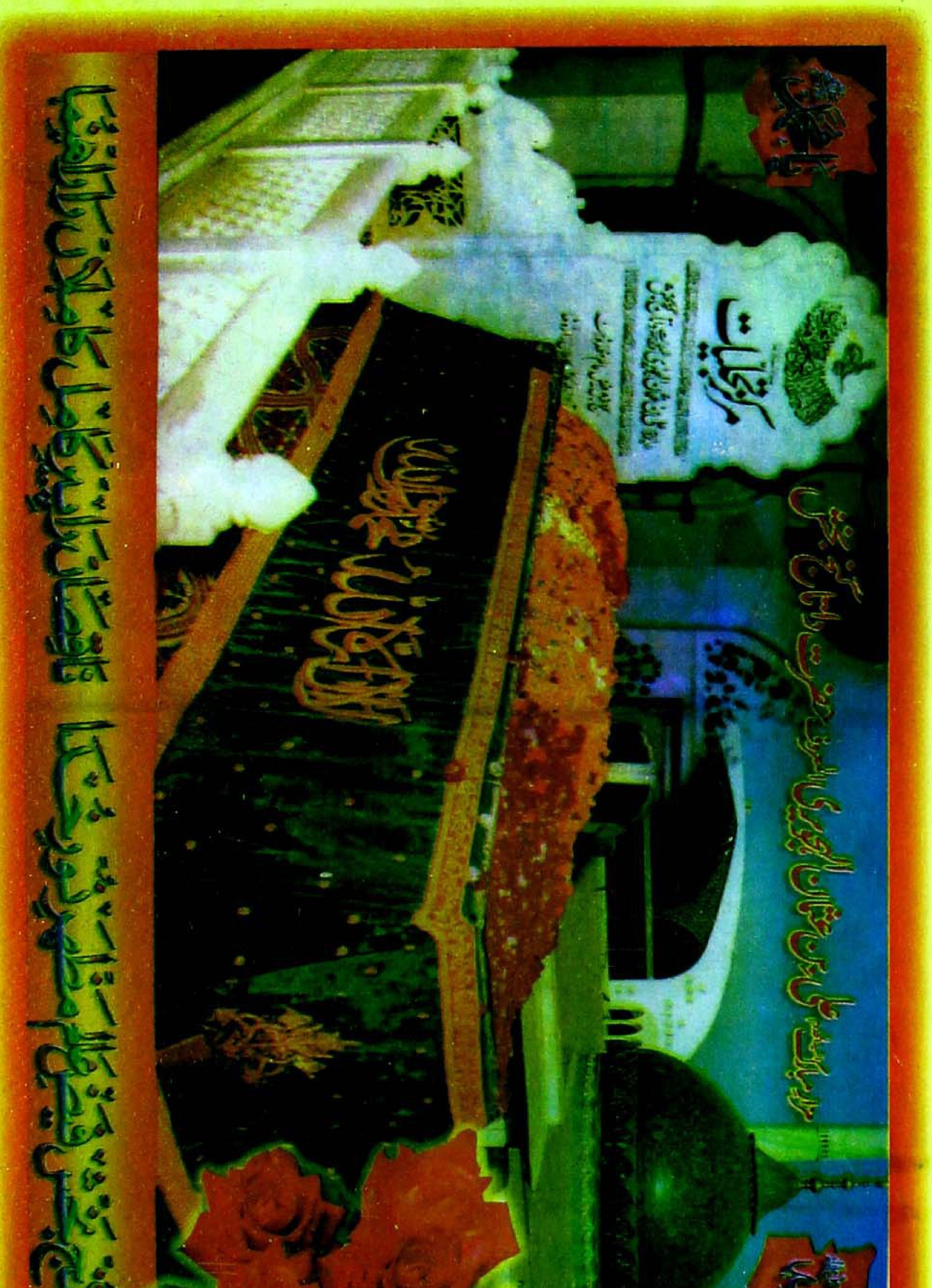

مزارِ پُر انوار کا اندرونی حصہ، گنبد مبارک، اور نئی مسجد

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کشف المحجوب شریف کا ایک قدیمی قلمی نسخہ میاں محمد صدیق سابق سجادہ نشین درگاہ علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ یہ فارسی کا وہ قدیم ترین نسخہ ہے جس کی نقل سب سے پہلے نول کشور لکھنوی نے دربار عالیہ میں رکھوائی تھی۔ روس کے اسلامی علوم کے ماہر پروفیسر ژوکوفسکی کے مطابق انہوں نے ایک ایسے نسخے کا مطالعہ کیا جو گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں تحریر کیا گیا۔ مزید برآں پروفیسر موصوف نے تاشقند کی لائبریری میں گیارہویں صدی میں شائع ہونے والے ایک اور نسخے سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اسی نسخے کے مطابق ایران کے محمد عباسی نے تہران سے کشف المحجوب کا خوبصورت دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ ایڈیشن شائع کیا۔ اس ایڈیشن میں مختلف حوالہ جات موجود ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۲۶ء میں لینن گراڈ سے شائع ہوئی۔ اس کے ساتھ مقدمہ ہے اور آٹھ فہرستیں بھی ہیں۔

۱۔ نسخہ تاشقند۔ ۲۔ نسخہ ہندوستان۔ ۳۔ نسخہ تحریر شدہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۴۔ نسخہ ایرانی۔ ۵۔ نسخہ جناب الحاج میاں خوشی محمد صاحب سجادہ نشین جو کہ حضرت شیخ ہندی نور اللہ مرقدہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ بقول موصوف ممدوح یہ نسخہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا تحریر شدہ ہے جس کی زیارت کا شرف خاکسار کو حاصل ہو چکا ہے۔ اور آخری صفحہ جہاں پر حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی تحریر ہے۔ بطور ثبوت اس کی فوٹو کاپی لف ہے۔ ۶۔ نسخہ سمرقند۔ ۷۔ نسخہ نامی پریس لاہور۔ ۸۔ نسخہ تہران۔ ۹۔ نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال۔

کشف المحجوب شریف کا انگریزی ترجمہ چار مرتبہ چھپ چکا ہے۔ اس کے مترجم برطانوی مفکر پروفیسر آر۔ اے نکلسن تھے۔ پہلی مرتبہ اس ترجمہ کو شائع کرنے کی سعادت گب میموریل لندن کو ۱۹۱۱ء میں حاصل ہوئی۔ دوسری مرتبہ

Marfat.com

ترمیم شدہ ایڈیشن ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ تیسری مرتبہ ۱۹۵۹ء اور چوتھی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔

ژوکوفسکی اور شیخ محمد اکرم صابری نے ماخذ و منابع میں کشف المحجوب شریف کے حوالہ جات بطور سند پیش کئے ہیں۔ لیکن اصل لطف اندوزی تو وہی حاصل کرسکتا ہے جو بحر ذخار میں غوطہ زن ہوکر اپنے دامن کو علمی رفعتوں سے مالا مال کرے۔

مشہور مستشرق رینالڈ اے نکلسن ری پرنٹ ایڈیشن مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۱۹۷۶ء بمعہ مقدمہ شہید اللہ فریدی۔ جو کتاب کی مقبولیت کا بین ثبوت ہے۔ بیس سے زائد مستند اردو تراجم چھپ کر بار بار شائع ہو چکے ہیں۔

حقیقت حال تو یہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی بلند پایہ معیار کے مصنف اور مجتہد تھے۔ پہلے ہی باب میں جو علم کی فضیلت نہایت ہی استدلال سے بیان کی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ فرماتے ہیں کہ علم کے لئے عمل اور فہم و ادراک نہایت ہی ضروری ہے۔ ویسے بھی آپ کی عمر عزیز کا خاصا حصہ سفر میں گزرا۔ جس کا واحد مقصد علم و عرفان کی دولت کا حصول تھا۔ اگر حقیقت نفس، حقیقت معرفت، حقیقت ایثار، حقیقت رضا، فنا و بقا، سکر و صحول کی حالت کے بارے میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

جتھاں (جہاں) خود قرب ہے دوری   اتھاں (وہاں) کیا وصل و مہجوری
انانیت ہوئی پوری   ہے انسانوں و رحمانوں

یعنی اب میری وہ حالت ہے کہ میرے لئے قرب بھی بعد بن گیا ہے اور اب ہجر و وصل کا فرق اٹھ گیا ہے۔ اب عاشق و معشوق دونوں کی انانیت قائم ہے حالانکہ مقام فنا میں عاشق کی انانیت ختم ہو جاتی ہے اور حق کی انانیت اسی طرح رہ جاتی رہ جاتی ہے:

Marfat.com

مقام وحال، جمع وتفرقہ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مباحث علمی کا بغائر مطالعہ کیا جائے تو تراجم کی تفصیل درج ذیل ہے

ا۔ اردو ترجمہ از محمد الدین منشی میراں بخش رنگوی لاہوری مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۲ء کل صفحات ۴۷۶ جس کا حوالہ قرآن حکیم اور تصوف از عبدالحمید رانا ص ۲۸ پر ملتا ہے۔

۲۔ ظہر المطلوب اردو ترجمہ ظہیر احمد ظہیری سہوانی مطبوعہ شیخ چراغ دین، سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور، ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹۲۵ء (ایڈیشن دوم) کل صفحات ۵۴۴ اب اس کا ترجمہ ظہیر الدین بدایونی کے عنوان سے دوسری مرتبہ شائع ہوا ہے اور کل صفحات ۵۲۶ ہیں۔

۳۔ اردو ترجمہ از مولانا شمس الہند ایزدی صوفی منعوی مطبوعہ شیخ الٰہی بخش وجلال الدین کشمیری بازار لاہور ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹۲۷ء کل صفحات ۴۸۰ قرآن حکیم اور تصوف رانا عبدالحمید میں بھی اس کا حوالہ ملتا ہے۔ اسی طرح احوال وتعلیمات از ڈاکٹر محمد باقر صفحہ ۷۵ میں بھی اس کا حوالہ موجود ہے۔

۴۔ اردو ترجمہ بیان المطلوب از مولوی فیروز الدین مطبوعہ عبدالحمید خاں فیروز پرنٹنگ پریس ۳۶۵ سرکلر روڈ لاہور، ۱۹۴۸ء کل صفحات ۳۹۶۔ یہ ترجمہ مختلف تبدیلیوں کے بعد کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔

۵۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد حسین ناظر گوندلانوالہ، گوجرانوالہ مطبوعہ ملک محمد دین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار، لاہور ۱۹۵۰ء، ۱۹۶۵ء کل صفحات ۵۲۴۔ نسخہ ہذا مولانا غلام دستگیر نامی مرحوم ومغفور درستگی واضافہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

۶۔ اردو ترجمہ صحیفہ محبوب زبدۃ الاطباء حکیم اللہ رکھا قریشی لاہور مطبوعہ غلام حسین اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اردو بازار لاہور سن ندارد کل صفحات ۴۸۰ نسخہ ہذا کا حوالہ مؤلف ترجمہ ہائی متون فارسی بزبان ہائی پاکستانی از اختر راہی مطبوعہ ایران/ پاکستان ص ۱۰۷ پر ملتا ہے۔

۷۔ اردو ترجمہ از عبدالرحمٰن طارق بی۔اے مطبوعہ مدنی کتب خانہ گنپت روڈ لاہور اردو پریس لاہور ۱۹۵۷ء کل صفحات ۳۴۸ ترجمہ محمدی کتب خانہ اردو بازار لاہور نے ۱۹۷۹ء میں دوبارہ شائع کیا ہے۔

۸۔ انوار القلوب اردو ترجمہ از ابو نعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۲ء کل صفحات ۴۰۶ یہ ترجمہ متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔

۹۔ اردو ترجمہ از میاں طفیل محمد مطبوعہ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹیڈ لاہور ۱۹۶۶ء کل صفحات ۴۳۵ فاضل مصنف نے دیباچے میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ فلسفیانہ بحثوں اور مسائل کی صوفیانہ توجہات کو چھوڑ دیا ہے بعض آیات' احادیث اور اقوال کا بھی اضافہ ہے لہٰذا اس کو مستند ترجمہ نہیں تصور کیا جا سکتا۔

۱۰۔ گنج المطلوب اردو ترجمہ از پروفیسر محمد عبدالحمید یزدانی مطبوعہ ناشران قرآن لمیٹیڈ اردو بازار لاہور سال ندارد کل صفحات ۶۸۳ یہ ترجمہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ایک دو سال اشاعت کے مراحل سے بھی گزرا ہو گا۔ دیباچہ مفصل ہے۔

۱۱۔ اردو ترجمہ از فضل دین گوہر (ایف۔ ڈی۔ گوہر) مطبوعہ احمد رّبانی ایم۔اے مزدور پرنٹنگ پریس رائل پارک لاہور ۱۹۷۲ء/۱۹۷۳ء کل صفحات ۴۰۳ یہ ترجمہ اگست ۱۹۸۹ء حضرت پیر طریقت جناب جسٹس کرم شاہ الازہری مرحوم و مغفور کے مقدمہ کے ساتھ دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ اردو ترجمہ کلام المرغوب از مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری مطبوعہ المعارف گنج بخش روڈ لاہور ۱۳۹۳ ہجری کل صفحات ۶۳۲۔ مترجم نے تاریخی نام کلام المرغوب نکالا ہے یعنی ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۰ء میں ترجمہ ہذا مکمل ہوا لیکن سن اشاعت ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء میں ہوا۔ حضرت محمد موسیٰ امرتسری مرحوم و مغفور ۱۹۹۹ء کے مفصل و مدلل پیش لفظ کے ساتھ شائع ہوا۔ مترجم کا مزار مبارک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے احاطے میں ہے۔ یہ ترجمہ نہایت ہی سلیس اور عام فہم ہے موصوف اور ان کے خانوادے کی خدمات تحریک پاکستان کے سلسلے میں نہایت ہی نمایاں اور اپنی مثال آپ ہیں۔

۱۳۔ اردو ترجمہ الطریق المحبوب از مفتی غلام معین الدین نعیمی مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور ۱۹۷۸ء کل صفحات ۵۴۴ ترجمہ ہذا جناب شمس بریلوی کے مفصل دیباچہ کے ساتھ مابعد مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی سے بھی شائع ہوا۔

۱۴۔ اردو ترجمہ از سید فاروق القادری ایم۔ اے مطبوعہ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ۱۹۸۹ء کل صفحات ۶۵۷ حضرت صاحبزادہ میاں سلیم حماد کے مفصل دیباچہ کے ساتھ شائع ہوا۔ جناب حماد صاحب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین اور مؤلف تذکرہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہی ترجمہ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں المعارف گنج بخش روڈ لاہور پاکستان نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ لیکن اب صفحات ۶۱۳ ہیں۔ پیش لفظ حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ م ۱۹۹۹ کے ہیں۔

۱۵۔ اردو ترجمہ از محمد الطاف نیروی مطبوعہ کارواں پریس دربار مارکیٹ لاہور ۱۹۹۲ء کل صفحات ۹۲۰ ہیں۔ شروع میں عرض مترجم اور مختلف علمائے کرام کی تقاریظ ہیں۔ مترجم حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی مسجد مبارک میں نائب خطیب ہیں۔ موصوف ایک عالم باعمل اور نوجوان محقق ہیں۔ آپ کا ترجمہ نہایت ہی

Marfat.com

آسان، سلیس، شگفتہ اور مناسب و صحیح ہے۔ انہیں ہمہ وقت مسجد دربار مقدس حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی سعادت ربع صدی سے حاصل ہے۔

۱۶۔ اردو ترجمہ کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری مرحوم و مغفور لیاقت آباد مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران اردو بازار لاہور ۱۹۹۵ء کل صفحات ۹۷۶ مقدمہ تفصیلی ہے شارح نے خود دیباچے میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ شرح کشف المحجوب شریف جیسی تصنیف منیف کے شایان شان نہیں۔ احقر اس عظیم تصنیف کے حقائق و معارف سمجھنے سے قاصر ہے۔ موصوف نامور محقق اور کئی کتابوں کے مصنّف تھے۔

۱۷۔ اردو ترجمہ از محمد علی چراغ مطبوعہ نذیر سنز پبلشرز اردو بازار لاہور ۱۹۹۵ء کل صفحات ۲۸۰ حقیقتاً یہ ترجمہ نہیں بلکہ تلخیص ہے۔

۱۸۔ اردو ترجمہ از عبدالرؤف فاروقی مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور سن ندارد کل صفحات ۶۱۹ نہ ہی مقدمہ اور نہ ہی دیباچہ وغیرہ موجود ہے۔

۱۹۔ اردو ترجمہ (مفتاح القلوب) از خیال امروہوی مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سال ندارد۔ ترجمہ نایاب ہی ہے اس کا حوالہ ترجمہ ہائی متون فارسی بزبان ہائی پاکستانی از اختر راہی مطبوعہ ایران/ پاکستان ص ۱۰۷ پر ملتا ہے۔

۲۰۔ اردو ترجمہ از صوفی شیخ محمد اقبال ناشر' سال اشاعت' کل صفحات ندارد صرف اور صرف اس کا حوالہ ترجمہ ہائی متون فارسی بزبان ہائی پاکستانی از اختر راہی مطبوعہ ایران/ پاکستان ص ۱۰۸ پر ہے۔

۱۹۸۵ء میں محمد حسین تسبیحی جن کا تعلق ایران سے ہے کشف المحجوب شریف پر ایک پر مغز مقالہ تحریر کر کے پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر موصوف نے حضرت ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری الغزنوی لاہور رضی اللہ عنہ (م ۴۶۵ تا ۵۰۰ ہجری) کے حضور ہجویری نامہ پیش کرتے ہوئے یوں فرمایا:

پیر عارفاں و طریقت علی ہجویریؒ — پیکر مہر و محبت علی ہجویریؒ
مرشد کامل مردم بود و نور افشان — سید رحمت و شفقت علی ہجویریؒ
ہادی و رہبر عشق طریقت گشتہ — سرو گلزار شفاعت علی ہجویریؒ
اولین عارف اسلام بہ ملک اسلام — سیرت و خوی نبوت علی ہجویریؒ
منبع علم تصوف بہ جہان عرفان — کشف محجوب حقیقت علی ہجویریؒ
حامی اہل طریقت سخن از حق گوید — لوح پاکی و شرافت علی ہجویریؒ
آنکہ ارباب سخن را بہ سخن باز آرد — خوشہ سلم و سلامت علی ہجویریؒ
ہر کہ جوید رہ و رسم ادب عرفانی — کاشف علم و علامت علی ہجویریؒ
ہر کہ پویای حقیقت بہ جہان اسلام — عارف درگہ رحمت علی ہجویریؒ
آن کو جویای تصوف ہمہ جا را دیدہ — شعلہ طور کرامت علی ہجویریؒ
سر بہ سر پیکر عفت بہ کلامش ستوار — ماہر علم بلاغت علی ہجویریؒ
سخن از پیر حقائق برساند جان را — شارح امر امامت علی ہجویریؒ
آن کہ از دشت بلا نالۂ دل بیرون کرد — شاہد شہد شہادت علی ہجویریؒ
صدق گفتار و بیانش بنشیند بر دل — محرم سر صداقت علی ہجویریؒ
اولیا را بود او ذاکر و گویای جلی — گوہر دُرج ولایت علی ہجویریؒ
در روایات و رسوم متصوف اول — مشعل کاخ ثقافت علی ہجویریؒ
منطق عقل و شعور از سخن او پیدا — خواجہ باغ درایت علی ہجویریؒ
وقت اثبات شریعت نبود مانندش — پیک ایمان و شریعت علی ہجویریؒ
او بود مُنتقد اہل ضلالت ہر دم — ماحی شرکت و بدعت علی ہجویریؒ

Marfat.com

قلب پاکش سخن از قدس و شرافت گوید — بلبل باغ قداست علی ہجویریؒ
جاہلان راہ بہ سخن در رہ ایمان آزد — دشمن جہل و ضلالت علی ہجویریؒ
صحبت و یاری او وقت سفر شالیستہ — مرشد و ہادی صحبت علی ہجویریؒ
زہد و تقویٰ بود اور را عمل حقانی — آیت عفت و عصمت علی ہجویریؒ
چرخ گردوں بہ مرادش ہمہ جامی گردد — رہبر ملک سعادت علی ہجویریؒ
درس علم و ادب و فقہ و حدیثش اول — شاہ تو شیخ فصاحت علی ہجویریؒ
نور اسلام عزیز از قلمش گستردہ — شیوہ حفظ قرأت علی ہجویریؒ
جرأتش وقت بیان از شرف و عز و ادب — ماخذ پیر صلابت علی ہجویریؒ
گوہر نحو قلوبش بہ کمال عرفان — منہجش گشتہ دیانت علی ہجویریؒ
روضہ اش جایگہ پیر و جوان اسلام — در گہش، درگہ جنت علی ہجویریؒ
خرقۂ مہر و محبت اگرت می باید — مقصد تست زیارت علی ہجویریؒ
از بیان اہل عیان گشتہ نمایان امروز — سرد محبوب عنایت علی ہجویریؒ
راہ ایمان بہ کلامش شدہ ستوار و سترگ — صفدر پیک شجاعت علی ہجویریؒ
نقد آثار بزرگاں ز کتابش پیدا — صحت فکر و لطافت علی ہجویریؒ
لنگرش حاتم طای بہ جہان عرفان — مہد اطعام و سخاوت علی ہجویریؒ
مکتبش جایگہ اہل کتاب و دانش — روشنی بخش کتاب علی ہجویریؒ
سکر و صحوش ہمہ جا مایۂ فکر عارف — ذاکر راہ فتوت علی ہجویریؒ
عشق پاکش بہ خدا مایہ تسلیم و رضا — گلشن فکر رضایت علی ہجویریؒ
ہر کسی از جہتی ہمرہ و ہمراز علی — بری از تہمت و غفلت علی ہجویریؒ
یاد او در ہمہ دل ہا بہ کمال خوبی — تابع آیت رحمت علی ہجویریؒ
اہل غزنین و خراسان بہ کلامش مایل — ساقی چشمۂ وحدت علی ہجویریؒ
مردم از خرد و کلاں زایر دربار علی — منجی امر سکونت علی ہجویریؒ

Marfat.com

استعاذت کند از جهل و خرافات و ستم   واعظ درگه عزت علی هجویریؒ
در مناجات و دعا خبل در یدش گویان   زاهد اہل بصیرت علی ہجویریؒ
در صلوٰۃ و صلوات آیت قرآن شریف   متکلم بہ دلالت علی ہجویریؒ
چون بہ تعبیر تصوف سخن حق جویی   حصن ارباب بصارت علی ہجویریؒ
در حکایات و لطائف نبود مانندش   چہرہ لطف و ظرافت علی ہجویریؒ
از فنا گشتہ بقا دولت اقبال علی   آیت حق و شہامت علی ہجویریؒ
فیض درگاہ علی، فیض خدای بیچون   قاطع ظلم و شقاوت علی ہجویریؒ
کسب و تدبیر و صلاح ہمگان را خواہد   مبتدی راشدہ حاجت علی ہجویریؒ
حرص و آزاز سخنش محو ابدی باشد   دور باشد ز خساست علی ہجویریؒ
استعانت طلب امر خدا در ہر کار   رشحہ حق و عدالت علی ہجویریؒ
استخارت طلب خیر بود از قرآن   حفظ آداب عبادت علی ہجویریؒ
آں کہ حماد سرخسی بودش یار و انیس   سروِ ایثار و سیادت علی ہجویریؒ
بوسعید آن گل خوشبوی سخندان ادب   سخنش کردہ اجابت علی ہجویریؒ
ختلی شیخ بزرگش بہ تمام احوال   پیرو او بہ طریقت علی ہجویریؒ
شیخ ہندی شدہ عاشق بہ بیان داتا   بہترین مرد رفاقت علی ہجویریؒ
احمد خوش گہر از شہر سرخش آمدہ بود   ہمرہش در ہمہ صنعت علی ہجویریؒ
یک دل و یک سخن آمد بہ حقیقت گویی   شد حُدی خوان سماعت علی ہجویریؒ
در جوانمردی او شبہہ نباشد ہرگز   بنیت کاخ مروت علی ہجویریؒ
او جنیدی بود و فکر جنیدی دارد   جہد او جہد رسالت علی ہجویریؒ
گر مقامات و کرامات بزرگان خواہی   بحر مواج بشارت علی ہجویریؒ
اہل عرفان سخنش را دل و جان می دانند   نکند ہیچ طوالت علی ہجویریؒ
شرح الفاظ تصوف بہ کتابش مشہور   جلسہ اش اوج صدارت علی ہجویریؒ

Marfat.com

از صفات بشریت بودش خلق عظیم — گنج سلطان نصیحت علی ہجویریؒ
منبع و ماخذ آداب و علوم دینی — شیخ دانای فقاہت علی ہجویریؒ
طینت پاک علی آب نبوت دارد — اہل اخلاق و نجابت علی ہجویریؒ
اولیاء از قلمش گشتہ شہیر دوران — کشتی نوح سیاحت علی ہجویریؒ
در کرامات و اشارات و لطائف شہرہ — حاکم ملک فراست علی ہجویریؒ
عاصیان را بہ رہ توبہ ہدایت فرمود — عابد درگہ توبت علی ہجویریؒ
سائلان جملہ بہ درگاہ علی پویندہ — حضرتش لنگر نعمت علی ہجویریؒ
مشرب صحبت او عشق الٰہی باشد — بری از آفت و ذلت علی ہجویریؒ
اہل تحقیق اگر دل بہ کلامش دارند — ماہر حسن روایت علی ہجویریؒ
مقتدای ہمہ اہل تصوف آمد — معنی ہمت و رویت علی ہجویریؒ
اہل بیت نبویؐ پایہ ایمان علی — پیر و اہل طہارت علی ہجویریؒ
صفہ پاک رسالت بہ کتابش مذکور — حافظ قول امانت علی ہجویریؒ
باب علم و علماء باقلمش مستحکم — اہل تدبیر و کفایت علی ہجویریؒ
نور ایمان بہ دلش کردہ تجلی آری — دادہ پیغام رشادت علی ہجویریؒ
حفظ اسرار سرایر بہ ضمایر باشد — طاقت حمل ریاضت علی ہجویریؒ
صدق احوال علی اہل سخن می دانند — نکند ظلم و خصومت علی ہجویریؒ
معصیت راہ ندارد بہ دل پاک علی — خوشہ خرمن عفت علی ہجویریؒ
عصمت او چو ملایک ہمہ جا گستردہ — نرود راہ جہالت علی ہجویریؒ
ز مقالات و مقامات و مذاہب گوید — نکتہ و رمز و اشارت علی ہجویریؒ
بحث و تدریس علی جلوہ گر اسلامی — حلقہ درس و دراست علی ہجویریؒ
صیقل فکر و عمل باسخناں حلاج — شاہد حکم نظامت علی ہجویریؒ
گرچہ از اہل ملامت سخن حق گوید — نرود راہ ملامت علی ہجویریؒ

Marfat.com

جملہ ارباب خرد عاشق [illegible] ید ‏ ‏ ‏ ‏ شہ رحمت و صفوت علی ہجویریؒ
فارسی گشتہ زبان [illegible] جلابی ‏ ‏ ‏ ‏ بہ سخن دادہ سلاست علی ہجویریؒ
ہمہ آثار علی مظہر پ[illegible] اسلام ‏ ‏ ‏ ‏ راہ اوُ راہ دیانت علی ہجویریؒ
دشت پنجاب و ہمہ مملکت پاکستان ‏ ‏ ‏ ‏ مزرع سبز سقایت علی ہجویریؒ
ملک ایران و ہمہ کشور افغانستان ‏ ‏ ‏ ‏ جادہ ربط و سفارت علی ہجویریؒ
روح داتا ہمہ جا سایہ فگن می باشد ‏ ‏ ‏ ‏ نفحۂ گلشن رفعت علی ہجویریؒ
رفعت کشور پاک از سخن جلابی ‏ ‏ ‏ ‏ برہمہ دادہ ریاست علی ہجویریؒ
عرش پاکش چو رسد، پیرو جوان، خرد و کلان ‏ ‏ ‏ ‏ نعرہ زن بھر زیارت علی ہجویریؒ
مردمان جملہ بہ دربار علی می آیند ‏ ‏ ‏ ‏ پرچم صلح و قیادت علی ہجویریؒ
وقت نوشیدن شیر، از طرف مردم پاک ‏ ‏ ‏ ‏ بہترین نذر عقیدت علی ہجویریؒ
ہر کسی خادم درگاہ علی جلابی ‏ ‏ ‏ ‏ قاضی عدل و قضاوت علی ہجویریؒ
کرسی حضرت ہجویر و مقام عرفان ‏ ‏ ‏ ‏ کردہ تاسیس بہ سطوت علی ہجویریؒ
ایں ''رھا'' تشنہ فیض و کرم داتایی ‏ ‏ ‏ ‏ مرکز فیض و کرامت علی ہجویریؒ

محکمہ اوقاف پنجاب نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ چیر کے نام سے صاحب کتاب اور کتاب کے بارے میں علمی معارف اور تحقیق کا اہتمام کیا ہے۔ نیز کشف المحجوب شریف کا فارسی اور اردو ایڈیشن جو شائع ہوا ہے وہ حضرت بہاؤ الدین زکریا سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کا منقول نسخہ ہے۔

کشف المحجوب شریف کا ادبی اسلوب نگارش، سہل ممتنع کی حیثیت رکھتا ہے یہ رواں اور سبک ہے۔ ثقیل، نامانوس اور سوقیانہ الفاظ و عبارات سے پاک ہے۔ عام فہم، سادہ اور تقریباً ایک ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی پرکشش ہے۔

یہ کتاب برصغیر پاک و ہند میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے لیکن اس کا مستند

Marfat.com

اور بہترین ایڈیشن وہ ہے جو روسی مستشرق ژوکوفسکی (مطبوعہ تہران ۱۳۳۶ شمسی ر۱۹۵۷ء با مقدمہ محمد لوی عباسی پرنٹ ایڈیشن ہے جو ادارۂ اشتہارات امیر کبیر تہران نے محمد لوی عباسی کے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔اسی طرح نسخہ ژوکوفسکی، مطبوعہ تہران 1399ہجری 1979ء با مقدمہ قاسم انصاری ژوکوفسکی تصحیح شدہ نسخہ ماسکو کاری پرنٹ ایڈیشن نے جو کتابخانہ ظہور اس نے قاسم انصاری کے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے' بلند پایہ مقدمہ اور سات ضمیمہ جات کے ساتھ لینن گراڈ روس سے طبع ہوا اور ایرانی نے اس روسی زبان کے مقدمہ کو فارسی کے قالب میں ڈھالا۔ اب یہ کتاب برصغیر پاک و ہند میں بھی اس فارسی مقدمہ کے ساتھ دستیاب ہے۔ زیر بحث مقدمہ کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے۔اسی طرح دیگر نسخہ جات جن میں نسخہ سمرقند مطبوعہ مطبع نامی گرامی حرمت مند سلیانوف' سمرقند سن طباعت ۱۳۳۰ ہجری بمطابق ۱۹۱۲ء نسخہ بہاء الدین زکریا ملتانی مطبوعہ لاہور سن طباعت ۱۹۶۸ء بمعہ مقدمہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع نسخہ تہران تصحیح وتحشیہ علی قویم۔ یہ علی قویم کے تصحیح شدہ نسخہ مطبوعہ تہران کاری پرنٹ ایڈیشن ہے جسے اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔نسخہ اسلام آباد بہ سعی و تصحیح محمد حسین تسبیحی مطبوعہ اسلام آباد سن طباعت ۱۹۹۵ء شائع کردہ تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ہیں لیکن بقول عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ

ہر کسے از ظن خود شد یار من وز درون من نجست اسرار من

کشف المحجوب شریف تعریف و ستائش سے مستغنی کتاب ہے۔ یہ عقائد صوفیاء معروف و مشہور مشائخ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرون اولیٰ سے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے تک کے مشاہیر صوفیاء کا تذکرہ نہایت ہی احسن پیرائے میں کیا ہے۔ صوفیاء کے مختلف مذاہب اور ہر فرقہ کی خصوصیات کو کافی شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ کشف

Marfat.com

المجوب شریف پانچویں صدی ہجری میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی بے نظیر و بے عدیل کتاب ہے۔ جسے تصوف میں آئین کی حیثیت حاصل ہے۔

جس کا عربی ترجمہ از دکتورہ اسعاد عبدالہادی قندیل مطبوعہ مطابع الاھرام التجاریہ مصر سن ۱۳۹۴ ہجری/ ۱۹۷۴ء ہے۔ اب اس کا پنجابی ترجمہ از محمد شریف صابر مطبوعہ لاہور سن طباعت ۱۹۹۶ء نے کیا۔

کشف المجوب شریف صفحہ ۴۴ مترجم رینالڈ اے نکلسن مطبوعہ ۱۹۱۱ء پر۔

حضرت ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانہ میں یہ نام موجود نہ تھا لیکن اس کی حقیقت ہر شخص میں جلوہ گر تھی۔''

اگرچہ متاخرین میں ہمیشہ بے شمار مقدس نفوس قدسیہ مختلف اقطار و عالم میں موجود رہے ہیں لیکن تقدس میں اتنی ہمہ گیریت نہ تھی جتنا کہ اسلام کے قرن اول میں۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی شائبہ نہیں کہ تاریخی اعتبار سے تصوف کی جڑیں رسالت مآب ﷺ کی گوشہ گیری کے اس عمل میں پائی جاتی ہیں جو پہلی نزول وحی سے قبل پہلے ماہ رمضان المبارک میں غار حرا میں فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا یہ عمل جس پر حضور سرور دو عالم ﷺ مدینہ عالیہ میں اپنی زندگی کے آخری سالوں میں تواتر سے کاربند رہے اور بعض صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس کی پیروی کی۔ گویا ابراہیمی تصوف اور اسلامی تصوف کے درمیان ایک رشتہ اتصال موجود ہے۔ لہٰذا مقام تعجب نہیں کہ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہیں صوفیائے عظام رسالت مآب ﷺ کے بعد اپنا روحانی رہنما اور بزرگ و برتر تسلیم کرتے ہیں وہی تھے جنہوں نے اوائل ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ خصوصاً چہار خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین، عشرہ مبشرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت امام

Marfat.com

حسن، حضرت امام حسین سَیِّدَ شَبابِ اَھلَ الْجَنَّۃِ رضی اللہ عنہما کے علاوہ مجاہد بن زبیر المخزومی عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن خثیم کوفی، حضرت حسن بصری، حضرت مالک بن دینار، ثابت البنانی، حبیب العجمی جن میں سے ہر ایک کے معتقدین، متبعین کا اپنا اپنا حلقہ تھا۔

کاملین سے تعلق

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ خدمت خلق کو اپنا شعار بنایا کیونکہ کاملین کو ہمیشہ خدمت خلق کا فرض ہی سونپا جاتا ہے۔ جو انسان صرف اپنی ذات کی وحدت اور اس کے ثمر سے مطمئن ہو گیا، وہ کامل نہیں۔ کامل کی نشانی یہی ہے کہ جہاں وہ خود پہنچا ہے، وہاں تک دوسروں کو پہنچانے کی خواہش اور کوشش کرتا ہے۔ باقی مرضی تو اللہ جل مجدہ کی ہوتی ہے کہ دوسروں کو اس کامل کے توسط سے کہاں تک پہنچاتا ہے۔ کامل کا یہ عمل اس کی اگلی منازل وعروج طے کرواتا رہتا ہے۔ کامل و اکمل فخر دو عالم نور مجسم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر لمحہ لگاتار عروج ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ جس کی حقیقت کو ہم نہیں پا سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہر بلندی و تقرب میں انسان کو نہیں بھلایا اور اس کی بھلائی کے لئے کوشاں رہے۔ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام جن کا تذکرہ اس سے قبل کیا گیا ہے، ان کی زندگی کا بھی یہی مشن تھا۔ اس مشن کی تکمیل ذکر الٰہی ہے۔ ذکر بولنا، ذکر پڑھنا، ذکر کرنا، ذکر کروانا اور ذکر قائم رکھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم بھی ایک ذکر ہے۔ افضل ترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ یہ زبان میں گویائی ہے۔ آنکھ میں بینائی ہے۔ کان میں شنوائی ہے۔ ہاتھ میں فرمانروائی ہے اور عبدہ میں خدائی ہے مصطفائی ہے۔ درحقیقت ذکر کا تعلق ''تعلق'' سے ہے اور تعلق حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ تعلق والے قائم کرایا کرتے ہیں۔ عباد الرحمٰن اہل خیمہ

Marfat.com

اہل نظر، صاحبان بصیرت، اللہ جل مجدہ کے مقبول بندے، محبوب بندے تعلق قائم کرواتے ہیں اور یہ تعلق ہی ہے کہ عوام الناس کشاں کشاں ایک ہزار سال سے یہاں حاضری دے رہے ہیں۔ یہاں قرآن خوانی، نوافل کی ادائیگی، ذکر خدا، ذکر محبوب خدا ﷺ Round the Clock ہوتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے اس مقدس مقام کا مرتبہ انوار الٰہی کی جلوہ گاہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سے تعلق ہو اس سے محبت ہوتی ہے اور جس سے محبت ہو اس کا تذکرہ ہوتا ہے جیسا تعلق ویسی محبت اور اتنا ہی ذکر، ایمان والوں کی پہچان کی یہی کسوٹی ہے۔ ایسے ہی کاملین و اکملین ایمان والوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مستقیم اور مضبوط ہوتا ہے۔ محبت کی شدت کاملین کے لئے ذکر کثیر کی علامت ہے۔ اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے اور ہر لمحہ ذکر الٰہی میں مشغول و مسرور رہتے ہیں۔ غافل دم کو کافر سمجھتے ہیں۔ ذکر محبوب کے نام کا بھی کیا جاتا ہے۔ کام کا بھی۔ رضا و مرضی کا خیال رکھا جاتا ہے اور پسند و ناپسند کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

سیّد مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ اگر ایک طرف روحانی بلندیوں اور عظمتوں پر فائز المرام ہیں تو دوسری طرف علم و عرفان کے اوج ثریا پر ہیں۔ آپ کو علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، تاریخ، علم ادیان، فلسفہ، تصوف، منطق، کلام، عربی، فارسی زبان و ادب اور مختلف علوم و فنون پر اس حد تک مہارت و دسترس ہے کہ آپ کی معرکتہ الآراء تصنیف منیف کشف المحجوب شریف ہے جسے تصوف میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے کا مطالعہ کرنے والا آپ کی علمی عظمتوں کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے رضا کا جو نظریہ اصطفاء کے حوالہ سے ہے، نہایت قیمتی اور نادر ہے کیونکہ اس سے پہلے اعلیٰ نے قوت القلوب میں ابونصر سراج

Marfat.com

نے کتاب اللمع میں، الکلاباذی نے التعرف میں اور القشیری نے رسالہ قشیریہ میں اس کا مطلق ذکر نہیں کیا ہے۔ نہ ہی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آنے والے محققین نے الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور السہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا کوئی ذکر کیا ہے۔ لیکن مجدد دین و ملت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسے شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ان دونوں حضرات کا مسئلہ رضا میں نکتہ عروج پر ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اصطفائی رضا کا نکتہ عروج وہ ہستی مبارک ہے جس کی صفت میں حدیث لولاک آئی ہے اور فیلسوف اسلام حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کو مرد منتظر اور عبدہ کہتے ہوئے یوں رطب اللسان ہو۔

عبد دیگر عبدہ چیزے دگر   ما سراپا انتظار او منتظر

پھر فیلسوف اسلام حضرت علامہ اقبال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

چوں فنا اندر قضائے حق شود

اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ مخدوم امم کو تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ تاریخ، عربی، زبان و ادب، تصوف اور شریعت مطہرہ کے اسرار و رموز پر کس حد تک گہری اور باریک بین دسترس تھی۔

اثبات ولایت کے سلسلے میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کشف المحجوب شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

''ولایت واؤ کے زیر کے ساتھ تصرف و ملکیت'' کے معنی میں آتا ہے اور واؤ کے زبر کے ساتھ امارت کے معنی میں۔ ولی کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ مرید ہوگا یا مراد۔ یعنی یا تو وہ خود اللہ تعالیٰ کا طالب ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ اس کا طالب ہوگا یعنی مراد۔ جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے لیے۔

قرآن مجید سے استدلال

اللہ تعالیٰ جل مجدہ اپنے محبوبین کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ ((اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ)). اچھی طرح سن لو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد بہت قریب ہے اور کافروں کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔

((وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ. (اَیْ لَا نَاصِرَ لَھُمْ))

یعنی کافروں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کا مددگار اور معین نہیں تو لازماً مومنوں کا مددگار ہوگا اور بدرجہ اولیٰ اپنے دوستوں کا حامی و ناصر۔ لہٰذا ہم اس سے یہ مستنبط کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دوست ولی کامل ہی ہوتے ہیں اور قرآن وسنت سے بھی یہ ثابت ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

((اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.))

''اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم۔''

ایک اور دوسری جگہ فرمایا:

((نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ.))

''ہم ہیں تمہارے دوست دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔''

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اٰذٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِیْ.))

''جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دی۔ اس نے میرے لئے جنگ

Marfat.com

جائز کر لی۔''

اس لئے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔

بعض لوگ اب بھی اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ تصوف ایک علیحدہ چیز ہے جس کا دین متین سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن یہ مغالطہ کج فہمی، قلت معلومات اور لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ تصوف کلیتہً اسلام ہے۔ اسلام کی روح ہے۔ اسلام کا کمال ہے۔ اسلام اور دین متین کا حسن و جمال ہے۔

اَلا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ کی تصدیق ہے۔

اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ کی تفسیر ہے

وَتَبَتَّل اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا کی تعمیل ہے۔

اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَهٰهَا کو صوفی ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا سے حوصلہ افزائی پاتا ہے۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا سے عبرت پکڑتا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی لا فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاوٰی سے متاثر ہو کر ہوائے نفس کی گردن پر مجاہدہ کی چھری پھیرتا ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ کی بشارت سے ازخود رفتہ ہو کر آگے بڑھتا ہے اور

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے آب حیات میں غوطہ لگاتا ہے۔

صِبْغَتَهَ اللّٰهِ کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے اور

Marfat.com

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کے حصار میں محفوظ اور متمکن ہو کر تاج مقبولیت سے سربلند ہوتا ہے۔

ابوعبداللہ سنجری علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ مفید چیز نیکوں کی صحبت ہے اور افعال واقوال میں ان کی پیروی اور اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ کی زیارت اور حاضری ہے۔

خواجہ خواجگان فخر کون و مکاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا نیکی کرنے سے زیادہ بہتر اور مفید ہے اسی طرح بروں کی صحبت میں بیٹھنا گناہ کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

مولانا روم علیہ الرحمتہ اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کسی کو پاؤ کہ اس میں ایمان ہے اور اولیاء اللہ سے خلوص وعقیدت رکھتا ہے تو اس سے دعا کی درخواست کیا کرو۔

علامہ اقبال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قدم در جستجوئے آدمے زن خدا ہستم در تلاش آدمے ہست

حضرت ابوعبداللہ مغربی قدس سرہ کا قول ہے کہ درویش مخلوق خدا کی رحمت الٰہی ہیں۔ ان کی برکت سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

خاصان خدا' خدا نہ باشند لیکن از خدا جدا نہ باشند

کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے۔ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ یعنی شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے اپنی امت میں اور آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ یعنی جس کا کوئی شیخ نہ ہو وہ بے دین ہے۔ نیز مزید فرمایا من لَا شَیْخَ لَہٗ فَیْشُخَہٗ اِبْلِیْسُ یعنی جس کا کوئی شیخ نہ

Marfat.com

ہو اس کا مرشد شیطان ہے۔

ذکر پیراں تازہ ایمانش کنک قصہ آں جلوہ برجانش کند

''علاوہ اس بات کے کہ تصوف کی ہر چیز کی جڑ قرآن و سنت ہے اور تاوقتیکہ قرآن و سنت کو نہ سمجھا جائے تصوف کو ہم نہیں سمجھ سکتے یہاں ایک اور بات کا اعتراف کرتا ہوں وہ بات جسے عام طور پر شک کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے یا اس کی تردید کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر ہیں اور ان کی وحی بالکل سچی ہے اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس حقیقت پر ساری اسلامی دنیا متفق ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس عقیدے کے بغیر اسلام کی ساری تاریخ اس قدر شاندار نہ ہوتی جیسی کہ اب ہے۔''

تصوّف حقیقتاً تمام دنیا کے مسلمانوں کے تزکیہ نفس اور مجاہدہ نفس کا راستہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان دنیا میں کامیاب و کامران زندگی گزار سکتے ہیں اور آخرت میں بھی فلاح اور مقامات خاص حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ تصوف صرف اور صرف برصغیر پاک و ہند میں رائج ہے یہ کرہ ارض کے تمام مسلمانوں کے لئے ہے اور اسی میں ان کی فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے۔

حقیقت، فضائل علم اور فقر

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ پہلے باب میں علم کے فضائل اور اقسام کے سلسلے میں اسی طرح رقم طراز ہیں:

''دنیا کے تمام علوم میں سے میں نے چار چیزوں کا علم حاصل کر لیا اور باقی علوم سے بے نیاز ہو گیا۔ اول یہ کہ رزق کی ایک مقدار لکھ دی گئی ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اضافہ کی طلب گاری سے

Marfat.com

نجات پا گیا۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے اوپر جو حق ہیں ان کی بجا آوری میرے اوپر فرض ہے پس میں ان کی ادائی میں مشغول ہو گیا۔

تیسرے یہ کہ موت میرے تعاقب میں ہے جس سے گریز کسی طور پر ممکن نہیں۔ اس لئے میں اس سے ملنے کی تیاری میں رہتا ہوں۔

اور چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ میرے حال کو دیکھتا رہتا ہے۔ اس لئے اس سے شرم کرتا ہوں اور ممنوعات سے بچتا رہتا ہوں۔''

فقر کے سلسلے میں کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں:

''فقر کا ایک ظاہری طریق ہے اور اس طریق کی اساس مفلسی اور بے چارگی ہے۔ دوسرا پہلو حقیقت کا ہے جو اقبال و اختیار پر مبنی ہے۔ جس نے ظاہری طریق پر اکتفا کیا۔ اسے کوئی نفع نہ ملا اور جس نے حقیقت حاصل کر لی وہ موجودات سے روگرداں ہوا اور تمام ماسوا کی نفی کرتا ہوا دیدار کلی سے سرفراز ہوا۔''

علم حقیقت کے تین ارکان ہیں۔

۱۔ علم ذات حق: یہ توحید ذاتی کا علم ہے اور وحدانیت کا اقرار اور مشابہت شرک سے اجتناب ہے۔

۲۔ علم صفات حق: یہ توحید فی الصفات کا علم ہے کہ اس کی ہر صفت کو بے مثل اور بے کیف مانا جائے۔ صفات اس کی ذات کے ساتھ موجود ہیں۔ مگر اس طرح کہ نہ یہ ذات کا حصہ ہیں اور ذات کا اصل ہیں۔ مگر ہمیشہ سے ذات کے ساتھ موجود نہیں۔

۳۔ علم افعال حق: توحید فی الافعال پر ایمان ہے کہ انسان افعال الٰہیہ کی حکمتوں اور عظمتوں کو تسلیم کر لے پس یہ یقین ہوا کہ وہی خالق و معبود ہے۔

Marfat.com

علم شریعت کے بھی تین ارکان ہیں۔ ۱۔علم کتاب : قرآن مجید وحی الٰہی کی صورت میں حضور سرور دو عالم ﷺ پر نازل ہوا۔ جس میں ہدایت کا پیغام اور ضابطہ حیات کا واضح منشور موجود ہے۔ اس کی آیات ہر قسم کی تحریف و تصحیف سے محفوظ ہیں۔

۲۔علم سنّت : رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اسوہ حسنہ جو کتاب کی عملی تعبیر اور رہنمائی کا معیار ہے۔

۳۔علم اجماع : امت مسلمہ کا مجموعی فیصلہ اور تعامل حجت قرار پایا گیا ہے۔

The Holy Prophet (Peace be upon Himi) has explained : "My people shall not unanimously agree to a wrong course, so it is necessary for You to follow the opinion of the great majority."

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ حضرت محمد بن فضل بلخی علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ علم معرفت ہے کہ اس سے حق کی شناخت ہوتی ہے۔ مگر یہ سراپا توفیق ہے استحقاق نہیں علم من اللہ ہے یعنی اللہ رب العزت تک رسائی کا علم ہے اور اس میں ہر جویائے حق کا اپنا مرتبہ و مقام ہے۔ حضرت ابو علی تقنحی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ علم جہالت سے نجات کی بناء پر دل کی زندگی ہے اور ظلمت سے رہائی کے سبب آنکھ کا نور ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے علم سے صرف کلام کو کافی سمجھا اور زہد اختیار نہ کیا وہ زندیق یعنی بے دین ہوا اور جس نے تقویٰ کے بغیر فقہ پر اکتفا کیا وہ فسق فجور میں مبتلا ہو۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کامیاب مومن اور موحد وہ ہے جو قول کے اعتبار سے جہری ہو مگر فعل و عمل

Marfat.com

کے حوالے سے قدری۔

مسائل تصوّف

تصوف کے مسائل و مضامین کی تدوین کے سلسلے میں کشف المحجوب شریف کو ہی اولین اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ مابعد بہت سی کتب تحریر کی گئیں جیسے کتاب الرعایہ' حقوق اللہ' کتاب اللمع' التعرف لمذہب' اہل التصوف قوت القلوب' الرسالۃ القشیریہ' طبقات الصوفیہ للسلمی پہلے لکھی گئی ہیں جبکہ مابعد درج ذیل کتب تحریر ہوئیں۔

۱۔فتوح الغیب۔۲۔الغنیہ۔۳۔صفۃ الصفوۃ۔۴۔گلشن راز۔۵۔مثنوی معنوی۔۶۔فصوص الحکم۔

کشف المحجوب شریف حقیقت میں علوم تصوّف کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں سیّد ہجویر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسن علم بھی ہے۔حسن عمل کی تابانیاں بھی' صدق و صفا بھی ہے۔ لطف و کرم بھی۔حسن خلق بھی ہے اور حسن ادا بھی۔''اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَة'' کے حکم کی عملی تفسیر بھی۔ اس میں قرآن مجید فرقان حمید کے پھول بھی ہیں۔ احادیث مبارکہ کی کلیاں بھی۔ آثار صحابہ کی جگمگاہٹ بھی اور روایات کی چاشنی بھی۔آپ کے مباحث کریمہ کے آخر میں جب ''من علی بن عثمان جلابی میگویم'' کے الفاظ کہہ کر دُر ہائے بے بہا لٹاتے ہیں تو قاری کو دل کو سرور اور نظروں کو جلا حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایک محققانہ انداز ہے کیوں نہ ہو آپ کو اپنی علمیت پر مکمل اعتماد ہے۔ استدلال کی قوت اپنی مثال آپ ہے اسلوب کا وقار ہے۔علم کا جاہ و جلال ہے اور زبان و بیان کی شان وشوکت ہے۔کسی قاری کو سوال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی بلکہ سوال سے قبل ہی جواب مل رہا ہے کیوں نہ ہو کیونکہ آپ ایک طرف دنیائے روحانیت کے

Marfat.com

اوج کمال پر ہیں اور دوسری طرف علمی رفعتوں اور عظمتوں کا مخزن بھی۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا کہ میری اور اس کی خواب موافقت بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے حضور بلا لیا اور رنج و دنیا سے نجات دے کر نعمت عقبیٰ سے سرفراز فرمایا یعنی وفات پا گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ وہ بولا اس نے مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کہ کس خوبی کی بناء پر۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھڑا کر کے فرمایا۔ اے میرے بندے تو نے کمینوں اور بخیلوں کے ہاتھوں بڑی ذلت اٹھائی اور بڑی تکالیف برداشت کیں اور ان کے سامنے دست سوال دراز کرنے پر مجبور رہا۔ لیکن ان تمام مصیبت اور ابتلاء کے باوجود تو صابر رہا پس میں نے تجھے اس صبر و رضا کے بدلے بخش دیا۔ یہی صدق و صفا اور صبر رضا تصوف ہے۔

حکایات و ملفوظات

حضرت شیخ علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش کی ملاقات ایک بادشاہ سے ہوئی۔ بادشاہ نے کہا کچھ طلب کریں۔ درویش نے فرمایا۔ ''میں اپنے غلاموں سے کوئی حاجت روائی نہیں چاہتا۔ بادشاہ نے کہا'' یہ کس طرح۔ درویش نے جواباً فرمایا'' میرے دو غلام ہیں اور وہ دونوں تیرے مالک اور آقا ہیں۔ ایک حرص دنیا دوسرا طول عمل۔ یعنی امیر ''غیر متناہی'' اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اَلفَقرُ مَنُ وَلَا هلِه فقر اہل فقر کے لئے موجب عزت ہے۔ اس لئے جو چیز اس کے اہل کے حق میں عزت ہوتی ہے وہ اس کے نا اہل کے لئے موجب ذلت ہے اور فقیر کی عزت یہی ہے کہ وہ محفوظ الجوارح ہو۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس نے نبوت

Marfat.com

کی برہان کو باقی رہنے والا بنایا ہے اور اولیاء اللہ کو اس کے اظہار کا ذریعہ بنایا تاکہ ہمیشہ حق کی نشانیاں اور صدق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ظاہر کرے۔ اولیاء اللہ کو دنیا کا والی بنایا ہے وہ ہر سنت کے پیروکار ہیں اور نفس کو تابع کیا ہے۔ کافروں پر مسلمانوں کی فتح ان کی ہمت کے باعث ہوتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ان کے تصرّف سے ہو اور ان کو علم ہونا بھی ضروری نہیں۔ یہ چار ہزار نفوس ہیں جو مخلوق کی نظر سے پوشیدہ ہیں۔ ایک دوسرے کو بھی نہیں پہچانتے اور اپنے مقام کا بھی پتہ نہیں ہوتا اور تمام احوال میں خود سے اور مخلوق سے چھپے ہوئے ہیں ان کی تفصیل موجود ہے۔ اولیاء کاملین بھی بتاتے ہیں۔ آپ کی ذات اقدس پر ان کے معانی ظاہر ہو چکے ہیں کہ اولیاء کرام وعظام مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے حق تعالیٰ کے لشکری ہیں۔ ان کے علاوہ تین سو اخیار ہیں اور چالیس ابدال ہیں اور سات ایسے ہیں جنہیں ابرار کہتے ہیں اور چار اوتاد ہیں۔ جن کا شمال جنوب' مغرب مشرق سے ایک میں ان کا مقام ہے اور ان کی سمتوں کی تقسیم کعبۃ اللہ کی سمتوں سے ہے ان کی برکتوں سے دنیا کی سمتیں قائم ہیں اسی وجہ سے ان کو اوتاد کہتے ہیں۔ جس طرح خیمہ میخوں سے قائم ہوتا ہے اسی طرح ان سے دنیا قائم ہے۔

ان کے علاوہ نُقباء ہیں اور ایک وہ جسے قطب وغوث کہتے ہیں اور یہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور حکم دینے میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہیں۔ اس پر نبوی خبریں ہیں اور اہل حقیقت کا ان کی صحت پر اجماع ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہیں۔ "بعض اولیاء ایسے ہیں ان کو ظاہر پیر کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ ان کو حضور پرنور شافع یوم النشور رسالت مآب ﷺ بغیر کسی واسطے کے خود اپنے حجرہ میں پرورش کرتے ہیں جیسا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی تربیت فرمائی اور جناب رسول مقبول ﷺ کی متابعت میں بعض

Marfat.com

اولیاء طالبوں کو غائبانہ تربیت دیتے ہیں اور ان کا ظاہرہ پر نہیں ہوتا اور بہت سے بزرگ سلوک کے شروع میں اس قسم کے فیض سے مشرف یافتہ رہے ہیں۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میری گفتگو حضرت شیخ المشائخ گرگانی رحمتہ اللہ علیہ سے ہو رہی تھی۔ تو اس وقت ایک جماعت درویشوں کی ہمارے ساتھ وہاں حاضر تھی۔ جب ہم بارگاہ شیخ سے باہر آئے تو ہر ایک کلام شیخ میں تصرف کرنے لگ گیا۔ ایک گروہ کو بوجہ نادانی اس کے اندر اس قدر اختلاف کر بیٹھا کہ اس نے کہہ دیا کہ بس فقر یہی ہے۔ ایک نے کہا کہ فقر کے معنی ہی یہ ہیں کہ بہت سے ٹکڑے جمع کر کے خوبصورت طریقے سے سیئے اور زمین پر اچھی طرح پاؤں رکھ کر چلے۔

ہر ایک درویش کا گمان تھا کہ ہم طریقت کے معنوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ میرے دل کا رجحان اس ہستی پاک شیخ گرگانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف تھا۔ میں نے یہ بات پسند کی کہ اتنی بڑی ہستی کا فرمان اور اس طرح اختلافات میں مخلوط ہو کر رائیگاں جاتے۔ میں نے سب سے کہا کہ آؤ ہم سب کلام شیخ پر بحث کریں۔ ''چنانچہ سب نے میرے سامنے اپنی اپنی تقریر کی اور اپنا ما فی الضمیر بیان کیا۔'' بالآخر میں نے کہا۔

پیوند وہی ٹھیک ہے جو فقیر پر چسپاں کی جائے۔ نہ کہ وہ پیوند جو تن پر چسپاں ہو۔ جب تم پیوند فقر پر لگاؤ گے تو وہ اگر ٹھیک بھی نہ سیا گیا تب بھی ٹھیک رہے گا۔ صحیح بات یہ ہے کہ پیوند سے مراد وصولی کا وہ حال ہے جو بحال کیف و تواجد اس پر طاری ہو۔

بعض لوگوں نے میرا یہ بیان حضرت شیخ المشائخ نور اللہ مرقدہ کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ علی بن عثمان نے سچ کہا اور وہ میرے کلام کے مفہوم کو پہنچ گیا۔

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش ﷺ فرماتے ہیں کہ حارث محاسبی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق مروی ہے۔ آپ نے چالیس سال دیوار سے تکیہ نہ لگایا اور ہمیشہ دوزانو بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ حضور حق کے مشاہدے میں بندوں کی طرح بیٹھوں اور میں علی بن عثمان جلابی ہوں۔ میں خراسان کے ایک قصبہ میں پہنچا۔ جسے سمبر کہتے ہیں۔ وہاں ایک بزرگ تھے جنہیں ادیب کمندی کہتے تھے۔ یہ وہاں کے مشہور بزرگ تھے۔

کشف المحجوب شریف کے علاوہ آپ کی اور بھی گراں مایہ تصانیف کا سراغ ملتا ہے جیسے دیوان' کتاب فنا و بقاء' اسرار الخلق والمؤنات' کتاب البیان لاہل العیان' بحر القلوب الرعایتہ لحقوق اللہ' منہاج الدین' شرح کلام منصور الحلاج۔ آپ کی بعض تصنیفات لوگوں نے سرقہ کرلیں اور نہایت ہی دیدہ دلیری سے انہیں اپنی طرف منسوب کرلیا جس کا ذکر کشف المحجوب شریف جو نادر روزگار ہے' میں موجود ہے۔

جو بیس سال برابر قیام میں رہے۔ سوائے تشہد کے نماز میں کبھی نہ بیٹھے۔ ان سے میں نے سبب دریافت کیا۔ فرمایا ابھی میرا وہ درجہ نہیں ہے کہ حضور حق کا مشاہدہ بیٹھ کر کروں۔

حضرت فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر ایک گروہ کی چراگاہ میں پہنچے اور حبشی غلام کو دیکھا کہ بکریوں کی رکھوالی کررہا ہے۔ اتنے میں ایک کتا آیا اور اس حبشی کے آگے بیٹھ گیا اس نے روٹی نکالی اور کتے کے آگے ڈال دی۔ کتے نے پھر چاہی۔ حبشی نے دوسری روٹی ڈال دی اور پھر تیسری روٹی ڈال دی۔ عبداللہ فرماتے ہیں۔ میں اس کے پاس گیا اور کہا اے غلام تیری روزانہ کی خوراک کتنی ہے۔ جواب دیا اتنی ہی ہوتی ہے جو تم نے دیکھی۔ آپ نے فرمایا۔ پھر تو نے سب کتے کو کیوں ڈال دی۔ غلام نے عرض کیا کہ یہاں کتے نہیں ہیں اور یہ کہیں دور

Marfat.com

سے آیا ہے۔ مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ اس کی محنت ضائع کروں۔حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بے علم مدعی فقیر نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے۔آپ نے جواباً فرمایا۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں چھوڑی تھیں۔۱۔فقر۔۲۔علم۔۳۔شمشیر۔

شمشیر تو سلاطین نے لے لی مگر اس کے محل (اور موقع) پر اسے استعمال نہ کیا۔علم علماء نے اختیار کیا مگر اسے پڑھنے اور پڑھانے تک ختم کر دیا۔فقر کو فقراء نے اختیار کر لیا مگر اسے وسیلہ حصول مال بنا لیا۔میں نے ان تینوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کی۔

کاملین و اکملین اولیائے کرام و عظام کی شناخت کشف المحجوب شریف کے حوالے سے

اولیائے کرام کا آغاز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتا ہے' سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی عظیم تصنیف منیف' کشف المحجوب شریف میں اس طرح رقمطراز ہیں:

> ''اب ہم قدرے ان صحابہ کرام کے حالات بیان کرتے ہیں جو صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے آئمہ طریقت اور پیشوا سمجھے جاتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد مہاجرین و انصار میں سے صوفیاء کرام کے قائد' معاملات میں ان کے شیوخ اور احوال میں ان کے امام و رہنما ہوئے ہیں۔۔۔۔''

(کشف المحجوب شریف اردو ترجمہ از سیّد محمد فاروق القادری ص ۱۸۰)

Marfat.com

اس کی تفصیل حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان میں شیخ الاسلام بعد از انبیاء افضل انام' خلیفہ پیغمبر' رہنما و امام اہل تجرید' پیشوائے ارباب تفرید' خواہشات نفسانی سے بعید' ابوبکر بن عبداللہ بن عثمان الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات مشہور ہیں اور معاملات وحقائق میں آپ کے دلائل اور ارشادات ظاہر ہیں۔ (ایضاً ص ۱۸۰)

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولایت میں مقام ارفع کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مشائخ آپ کو اہل مشاہدہ کا سرخیل مانتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ آپ سے روایات و حکایات تھوڑی تعداد میں مروی ہیں' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین کے بارے میں شدت اور معاملات میں سختی کی بنا پر مجاہدہ میں مقدم سمجھتے ہیں۔''

امام العارفین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

((دارنا فانية و احوالنا عارية وانفاسنا معدودة و كسلنا موجود.))

''ہمارا ٹھکانا فانی ہے' ہمارے احوال عارضی ہیں ہماری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے۔''

آپ کے اس قول پر تبصرہ آرائی کرتے ہوئے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح فرماتے ہیں:

''فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے۔ عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے' گنتی کی سانسوں پر دل لگانا غفلت ہے اور کاہلی و سستی کو دین سمجھنا

Marfat.com

خیانت ہے۔'' (ایضاً ص ۱۸۱)

حضور داتا علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید مبسوط تبصرہ فرمایا ہے' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقر اضطراری پر فقر اختیاری کو ترجیح دینا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت خلافت کے بعد آپ کا پہلا خطبہ ذکر کیا ہے اور اس کی حکمتوں کو واضح کیا ہے اور تلخیص بحث یہ تحریر فرمائی ہے:

''حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدا میں تسلیم کا مقام اختیار کیا تو اسے آخر تک نبھایا' پس صوفیائے کرام تجرید و تمکین' فقر کی محبت اور ترک جاہ و ریاست میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں عام مسلمانوں کے دین میں پیشوا و امام ہیں وہاں بالخصوص صوفیائے کرام کے بھی طریقت میں رہنما و قائد ہیں۔''

(ایضاً ص ۱۸۳۔۱۸۴)

حضور قبلہ سید الاولیاء مخدوم الصفیا سید مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلفائے راشدین کے بعد صوفیائے اہل بیت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اہل صفہ صوفیائے تابعین' صوفیائے تبع تابعین (جن میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر بن عبدالعزیز' حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اولیائے کرام و عظام شامل ہیں) اور بعد میں اپنے عہد مبارک (یعنی پانچویں صدی ہجری کے آخری حصے) تک کے اولیائے کرام و عظام کا قدرے تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور مشائخ شام و عراق' مشائخ طبرستان' مشائخ کرمان' مشائخ خراساں' مشائخ ماوراء النہر اور مشائخ غزنی کا مختصر ذکر کیا ہے۔

(مزید استفادہ کے لیے کشف المحجوب شریف مذکور' ص ص ۱۸۰ تا ۳۵۳)

Marfat.com

قرآن حکیم فرقان حمید مین اولیائے کرام و عظام کی صفات بیان کی گئی ہیں تاکہ ان کی پہچان ہو سکے' چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید کی روشنی میں اولیائے کرام مومنوں کا وہ گروہ ہے جو اپنے خداوند قدوس پر ایمان لانے کے بعد اس کے حبیب کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کا اتباع کرتے ہوئے اللہ جل مجدہ' اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ و طہارت کے مقام پر فائز المرام ہوتا ہے۔

ان مردان کاملین خدا آگاہ سے حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو کمال عقیدت و محبت تھی۔ کیونکہ

☆ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو جینا سکھایا۔
☆ انہوں نے عقل و دانش کی تاریکیوں میں عشق و محبت کے چراغ روشن کیے۔
☆ انہوں نے فراعین عالم کے سامنے سینہ سپر ہو کر عزم و ہمت کے مینارے بلند کیے۔
☆ انہوں نے بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائی اور راہ یابوں کو منزل تک پہنچایا۔
☆ انہوں نے فقیری میں شاہی کی۔
☆ انہوں نے جسموں پر نہیں' دلوں پر حکومت کی۔
☆ انہوں نے طوفانوں کے منہ موڑ دیئے اور زمانے کو اپنی راہ پر چلایا۔

حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس ادائے نیازمندی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کامل بسطام در تقلید فرد
اجتناب از خوردن خربوزہ کرد
عاشقی! محکم شو از تقلید یار
تا کمند تو شود یزداں شکار

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ نے خربوزے سے محض اس لیے

Marfat.com

اجتناب کیا کہ نہ معلوم سرکار دو عالم ﷺ نے اس پھل کو تناول فرمایا یا نہیں اور اگر تناول فرمایا تو کس طرح تناول فرمایا؟
بقول شاعر مشرق

تا کمند تو شود یزداں شکار

سلوک و طریقت کے بارے میں

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی رائے

امام العارفین سید مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کشف المحجوب شریف میں بڑی اعلیٰ و ارفع بات فرمائی ہے۔

''تمام مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ جب بندہ مقامات کی قید سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے اسے احوال کی کثافتوں سے رہائی نصیب ہو جاتی ہے وہ دنیا کے تغیر و تبدل سے بے نیاز ہو جاتا ہے تمام حالتوں میں پسندیدہ اوصاف کا مالک بن جاتا ہے اس وقت وہ اپنے تمام اوصاف حمیدہ سے جدا ہو جاتا ہے یعنی اپنی کسی بھی صفت کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا، نہ اسے دیکھتا اور نہ اس پر فخر کرتا ہے تا کہ اس کا مقام عقل کی رسائی سے بلند اور حال وہم و گمان کی دسترس سے بلند ہو جائے۔''

اسی پہلو کی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''جب سالک اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو دنیا و آخرت کے لیے فنا ہو جاتا ہے اور اس وقت وہ انسانی جسم میں روح ربانی ہوتا ہے اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو جاتے ہیں، اس وقت اس کے لیے احکام شریعت کی ادائیگی نہایت سہل اور آسان ہو جاتی ہے، جو

Marfat.com

دوسروں کے لیے مشکل ہوتی ہے۔"

محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم وہی کام کریں اور وہی بات کریں محبوب خدا ﷺ نے جس کا حکم فرمایا ہو لیکن ہماری محبت کی ابتری کا یہ عالم ہے کہ سنت مطہرہ کی پیروی میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ شعوری اور غیر شعوری طور پر دشمنان مصطفیٰ ﷺ کے شعار کو اپناتے جا رہے ہیں' اس سلسلے میں بالکل شرم محسوس نہیں ہوتی۔ سبحان اللہ! جو بات عزت و افتخار کی ہے وہاں شرم محسوس ہوتی ہے اور جو بات ذلت و رسوائی کی ہے وہاں فخر محسوس کیا جاتا ہے۔ اسی لیے شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ دربار رسالت ﷺ میں اس طرح عرض رساں ہیں۔

نعتش پیش طبیباں بردہ ام
در حضور مصطفیٰ ﷺ آوردہ ام

اور اس طرح عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں:

اے کہ از احسان تو ناکس' کس است
یک دعایت مزد گفتارم بس است

انسان کی بہتری کے لیے مزید فرماتے ہیں' کیونکہ انہیں رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دلی محبت تھی۔ ہاں دیکھنا ان اللہ کے پیاروں کے پاس بیٹھنا جن کی صحبت میں آتش عشق بھڑکتی ہے' خبردار! ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا جن کی صحبت دل کے ہنگامے سرد کر دیا کرتی ہے۔

شریک حلقہ رندان بادہ پیما باش
حذر زبیعت پیرے کہ مرد غوغا نیست

دامن رسالت ﷺ سے اس وابستگی اور پیوستگی کی وجہ سے شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو وابستگان دامن رسالت مآب ﷺ سے بھی بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ وہ اس جھوٹی محبت کے قائل نہیں جو صرف محبوب کو

Marfat.com

چاہے اور اس کے چاہنے والوں کو نہ چاہے۔ اسی نسبت کی وجہ سے وہ اہل بیت کی محبت والفت کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں اس خاندان عالی القدر کی محبت سے زندہ ہوں، نہ صرف زندہ ہوں بلکہ عالم میں مثل گوہر تابندہ ہوں۔

مسلم اول شہ مرداں علی
عشق را سرمایہ ایمان علی
از ولائے دوز مانش زند ام
در جہاں مثل گوہر تابندہ ام

کلیات اقبال، مطبوعہ ایران (اسرار خودی) میں ایک اور مقام پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عظمت وشوکت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

زیر پائیش ایں جا شکوہ خیبر است
دست او آں جا قسیم کوثر است
از خود آگاہی یداللّٰہی کند
از یداللّٰہی شہنشاہی کند

دراصل حقیقی شہنشاہ وہ ہے جو یداللہ ہے، اور یداللہ وہ ہے جو خود آگاہ ہے، شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ اوصاف حمیدہ بیان کر کے امت مسلمہ کو نصیحت کرنا چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے محیرالعقول قوت وشوکت کس طرح حاصل کی تھی، وہی خوبی ہم بھی اگر پیدا کر لیں تو ان کے در سے فیض یاب ہو سکتے ہیں وہ کسی کو ناامید نہیں کرتے، سب کے دامن بھرتے ہیں۔ ان کے مولیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا ہے۔

ایسی کاملین ہستیوں میں حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کے بارے میں حضور پرنور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''عبد نور اللہ قلبہ الایمان'' (واہ ایسا بندہ ہے جس کا دل نور ایمان سے منور ہے۔''

حضور خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری ثم سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں۔

در جاں چوکردہ منزل جاناں ما محمدؐ — صد در کشاد در دل' از جان ما محمدؐ
ما بلبلیم نالاں' در گلستان احمد — ما لولوئیم و مرجاں' عمان ما محمدؐ
مستغرق گنا ہم ہر چند عذر خواہم — پژمردہ چوں گیاہیم' یاران ما محمدؐ
از درد و زخم عصیاں ماراچہ غم' چو ساز — از مرہم شفاعت' درمان ما محمدؐ
ما طالب خدائیم' بردین مصطفیٰ ایم — بردر گہش گدائیم' سلطان ما محمدؐ
از امتان دیگر ما آمدیم برسر — وآں را کہ نیست باور برہان ما محمدؐ
اے آب وگل سردے وے جان و دل دردے — تا بشنود بہ یثرب افغان ما محمدؐ
درباغ و بوستانم' دیگر مخواں معینی — باغم بس است قرآن بستان ما محمدؐ

شریعت اور حقیقت کشف المحجوب شریف کی روشنی میں

امام العارفین سید مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریعت اور حقیقت اور ان کے باہمی ربط اور فرق و امتیاز کو کیا احسن طریق واضح کیا ہے' فرماتے ہیں:

''پس حقیقت ایسے معنی کی تعبیر ہوتی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔''

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک اس کی حیثیت ایک جیسی رہتی ہے جیسے معرفت خداوندی اور خاص نیت پر مبنی اعمال شریعت سے مراد وہ معنی ہیں جن میں تغیر و تبدل جائز ہے' جیسے احکام و اوامر۔ پس شریعت

Marfat.com

انسانی فعل ہے اور حقیقت اللہ تعالیٰ کی نگہداشت اس کی طرف سے حفظ وعصمت۔

حقیقت کے وجود بغیر شریعت مطہرہ کا قائم کرنا مشکل ترین ہے اسی طرح حقیقت کا قیام شریعت کی حفاظت کے بغیر ناممکن ترین ہے مثال کے طور پر یہ ہے کہ جسم میں جان موجود ہے تو انسان زندہ ہے جان نکل جائے تو تن مردہ ہے اور جان (روح) ہوا ہے جسم و جان کی اہمیت باہم ملاپ سے ہے اسی طرح شریعت' حقیقت کے بغیر ریا اور حقیقت بغیر شریعت کے منافقت ہے' ارشاد خداوندی ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا. (سورۃ عنکبوت: ۲۹)

''جنہوں نے ہماری راہ میں جدوجہد کی' ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھاویں گے۔''

''مجاہدہ شریعت ہے اور ہدایت اس کی حقیقت۔ شریعت بندہ کے لیے ظاہری احکام کی حفاظت اور حقیقت بندہ کے باطنی احوال کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ شریعت کا تعلق انسانی کسب سے ہے اور حقیقت کا واسطہ لطف خداوندی سے لہٰذا یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی اور دونوں کے درمیان فرق خود بخود واضح ہوگیا۔

(کشف المحجوب شریف)

اولیائے کرام و عظام چونکہ ہدایت ربانی اور شریعت مطہرہ پر پورے اخلاص سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ شریعت مطہرہ اور حقیقت خداوندی ہر دو کا حسین ترین امتزاج بن جاتے ہیں اور ان کی مثال ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول کی ہوتی ہے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا اپنے روح و قلب میں ایک سکون' اطمینان اور خوشگوارپن محسوس کرتا ہے۔

ایک انگریز' مفکر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

We can make our lives of great men all

Marfat.com

remind us and departing leave behind us lives sublime foot - prints on the sand of time.

(یعنی عظیم لوگوں کی زندگی ہمیں یاد دلاتی اور دعوت فکر و عمل دیتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی کی تعمیر کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ عظیم لوگوں کی زندگی زمانے کی شاہراہ پر اپنے نقوش قدم چھوڑ جاتی ہیں تاکہ سالکین راہ' ان پر چل کر اپنی منزل مقصود کو پالیں) اور یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ حضور قبلہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندگی میں ان کے مرشد کامل حضرت ابوالفضل الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کا عکس پوری تابانیوں کے ساتھ جھلکتا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اسی لیے کیا خوب فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند
محمد طالح ترا طالح کند

کسی مغربی مفکر و دانشور نے سادگی کی عظمت و تعریف بیان کرتے ہوئے ایک جگہ اس نے سادگی کی صفت سے خود متصف ہونے کی شدید آرزو کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے اس بارے میں کیا بے مثال کہا ہے:

میں سادہ ہوں تو کیا ہے' سادگی ہی عین فطرت ہے
ہزاروں رنگ مٹتے ہیں اک سادہ حقیقت پر
بناوٹ کفر ہے اور سادگی نور خدا وندی
نماز عشق بھاری ہے دکھاوے کی عبادت پر

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سادہ ترین زندگی کے سلسلے میں ایک انگریز مفکر Bosworth Smith کا پُر مغز اقتباس پیش کر رہا ہوں۔

"Head of the state as well as of the church,

Marfat.com

he was Caesor and pope without pope,s pretensions, Caesor without the regions of Caesor. Without a standing army, without a body guard, without a palace, without a fix revenue. if ever any man had the right to say that he ruled by the right divine, it was Muhammad, for he had all the power without its instruments and without its supports. He rose superior to the title and ceremonies, the solemn trifling and the proud humility of court etiquette. to hereditary kings, to princes born in the purple, these things are naturally enough as the breath of life, but those who ought to have known better, even self-made rulers, and those the formost in the files of time a Caesor, a Cromewell a Napoleon have unable to resist their tinsel attraction. Muhammad was content with the reality. He cared not for the dressings of power,

THE SIMPLICITY OF HIS PRIVATE LIFE WAS IN KEEPING WITH HAS PUBLIC LIFE, GOD SYAS AL-BUKHARI OFFERED HIM THE KEYS OF THE TREASURES THE EARTH, BUT HE WOULD NOT ACCEPT THEM MUHAMMEAD AND

Marfat.com

MUHAMMAD ANISM.

بالفاظ اس انگریز دانشور محقق نے اعتراف کیا ہے کہ حضرت محمد عربی ﷺ بیک وقت روحانی قائد بھی تھے اور سیاسی حکمران بھی لیکن نہ تو دنیا کے روحانی قائدین (پوپ وغیرہ) کی طرح ان میں زرق برق لباس کی سج دھج کا شائبہ تھا اور نہ ہی وہ دنیوی بادشاہوں اور حکمرانوں کی طرح حفاظت فوج یا باڈی گارڈ رکھتے تھے اور نہ اپنی شان وسطوت کے اظہار کے لیے کسی محل یا خزانے سے ایک مختص بھاری رقم لینے کے روادار تھے۔ اگر کسی نے محض اللہ کی رضا کے لیے حکومت کی تو وہ فقط محمد ﷺ تھے۔ ان کے پاس قوت تھی لیکن ظاہری آلات حرب اور فوج کی قوت نہ تھی۔ وہ حکومتی ساز وسامان اور رعب و دبدبے کے جملہ مظاہر سے کہیں بالاتر عظمت وہیبت کے مالک تھے۔ دنیا کے مشہور حکمرانوں سیزر، کراموئیل اور نپولین کی طرح انہیں شاہی طمطراق اور نمود ونمائش کی قطعاً ضرورت نہ تھی بلکہ وہ اصل حقیقت پر قناعت پسند تھے ان کی گھریلو اور ذاتی زندگی اور ان کی بحیثیت حکمران سیاسی زندگی دونوں سادگی کا مرقع تھیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے کتنی عمدہ اور اعلیٰ بات کی نشاندہی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دنیا کے خزانوں کی چابیوں کی پیش کش فرمائی لیکن حضور ﷺ نے انہیں قبول نہ فرمایا۔''

حضور قبلہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصیحت آموز قول فرماتے ہیں:

دار نافنیة واحوالنا عارية "انفاسنامعدوده" وكسلنا موجود.

''یعنی ہمارا ٹھکانا فانی ہے۔ ہمارے احوال عارضی ہیں ہمارے سانس گنے ہوئے ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے۔''

اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے سید ہجویر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

Marfat.com

ہیں:

''فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے گنتی کے سانوں پر دل لگانا غفلت ہے اور کاہلی وسستی کو دین سمجھنا خیانت ہے کیونکہ جو چیز عاریۃً لی گئی ہے وہ واپس جائے گی جو چیز فانی ہے وہ نہ رہے گی، جو شے گنتی میں آتی ہے وہ ضرور ختم ہوگی اور کاہلی وسستی کا کوئی علاج نہیں، گویا ہمیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متنبہ فرمایا کہ دنیا اور اسباب دنیا اس قابل نہیں کہ ان سے دل لگایا جائے۔''

(کشف المحجوب شریف ترجمہ سیّد محمد فاروق القادری ص:۱۸۱)

سید المرسلین ﷺ اولیاء کاملین واکملین کا فیض ان کی حیات طیبہ اور بعد از وصال یکساں جاری وساری رہتا ہے، حضور قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی فرماتے تھے، ولی اللہ جب اس دار فانی سے داربقا کی طرف منتقل ہوتے ہیں تو ان کا فیض کئی گنا بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی حین حیات میں خداوند قدوس کو یاد کرتے ہیں اور بعد از وصال صد ملال خداوند قدوس مخلوق خدا کی زبان سے ان کو یاد کرتا ہے اور ان کا مزار پرانوار انوار وتجلیات کا مرکز بن جاتا ہے۔

قوله تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم۔ یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، حضور قبلہ عالم میاں عمر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ شہباز عظیم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس رباعی کا ورد کرتے تھے۔

خواہم کہ ہمیشہ درہوائے تو زیم
خاکے شوم وزیر پائے تو زیم
مقصود من بندہ زکونین توئی
بہر تو یرم وزبرائے تو زیم

Marfat.com

ترجمہ: میری تمنائی ہے کہ اے دوست تیرے قدموں میں رہوں' سراپا خاک ہو جاؤں اور تیرے قدموں تلے روندا جاؤں کیونکہ میرا مطلوب دو جہاں میں تیرے سوا کچھ نہیں۔ تیرے لیے زندہ ہوں اور تیرے ہی لیے مرتا ہوں کیونکہ۔

پیر کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا
چونکہ ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسولؐ
گرجدا بینی زحق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را

ترجمہ: ''اگر آپ طاعت پیر میں درجہ کمال پیدا کرے تو اسی میں تمہیں قرب خداوند تعالیٰ اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوگا۔ اگر تم اطاعت شیخ کو شرک سمجھتے رہے تو کتاب توحید کے مطلب و معنی سے کورے رہ جاؤ گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے:

پیر رہ کبریت احمر آمد است
سینہ او بحر اخضر آمد است

یعنی شیخ طریقت کبریت احمر سرخ گندھک یا کیمیا ہے جو اس کے ساتھ لگا سونا ہوگیا۔ پیر کا سینہ وہ چشمۂ آب حیات ہے جہاں مردہ قلوب کو زندگی (جاودانی) ملتی ہے۔

Marfat.com

دیگر تصانیف

روسی مستشرق ژوکوفسکی نے اس کا صحیح متن ترتیب دیا۔ کشف المحجوب شریف کے علاوہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ ذیل تصانیف کا سراغ بھی ملتا ہے۔

ا۔ کشف الاسرار۔ یہ کتاب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب بناوٹی فقر نامہ المعروف بہ کشف الاسرار آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو پہلی دفعہ مطبع محمدی لاہور سے طبع ہوا۔ اس رسالہ پر سن تحریر نہیں۔ لیکن بقول ڈاکٹر محمد شفیع کشف الاسرار رسالہ فقر نامہ کے نام سے کشف المحجوب ہی پر مبنی کر کے غالباً ۱۸۷۰ء میں لاہور سے طبع ہوا۔ (مقالات دینی و علمی حصہ اول ص ۲۲۸) محمد موسیٰ عفی عنہ جس کے اردو تراجم بھی متعدد بار شائع ہو چکے ہیں۔ اکثر محققین نے اسے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی تصنیف منیف تصور کر لیا۔ حالانکہ یہ رسالہ بزبان حال اپنے وضعی ہونے کی خود شہادت پیش کر رہا ہے۔ کشف الاسرار سبک ہندی میں ہے۔ جو اس کا جعلی ہونے کا ثبوت جبکہ کشف المحجوب شریف کی نثر دور اول یعنی دور سامانیاں کی ہے۔ ہر دو کی زبان میں فرق کرنا مشکل نہیں۔

اس کا مؤلف اپنے پراگندہ خیالات کو ایک مشہور و معروف بزرگ کے نام سے مشتہر دیکھنے کا خواہاں تھا اور حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ سے پہلے بزرگ ثابت کر کے اپنی دکان چمکانا چاہتا تھا اور حضرت کے مزار مقدس کی مرجعیت کے پیش نظر کئی اور مزارات کے مجاورین نے یہ مشہور کر دیا کہ یہ حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے کے بزرگ ہیں اور حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ یہاں حاضری دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح سید احمد توختہ کی صاحبزادیوں کے مزارات (قبور بیاں پاک دامن) کے مجاورین نے بھی دور آخر کے مؤلفین سے یہ تحریر کروا دیا کہ یہ سید زادیاں واقعہ کربلا معلیٰ کے بعد لاہور آ گئی تھیں۔

Marfat.com

غلط، بے بنیاد، غیر محقّقانہ روایات

عام طور پر یہ غلط روایات مشہور ہیں کہ حضرت سید عزیز الدین حسنی حسینی المعروف بہ پیر مکّی رحمۃ اللہ علیہ امام العارفین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین، زبدۃ السالکین، مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ حضرت مخدوم علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد ہیں۔ لہٰذا پہلا سلام وہاں پر ضروری ہے۔ یہ روایات درج ذیل استدلال کی روشنی میں صریحاً غلط اور من گھڑت ہیں۔

(۱) حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بقول جامی صاحب نفحات الانس داراشکوہ سفینۃ الاولیا ہدایت حسین دائرۃ المعارف اسلامیہ، مفتی غلام سرور خزینۃ الاولیا، عبدالماجد، تصوف اسلام، شیخ محمد اکرم، آب کوثر میر غلام آزاد بلگرامی، گنیش داس وڈیرہ چار باغ پنجاب، سامی بیگ قاموس الاعلام کا وصال صد ملام ۴۶۵ ہجری میں ہوا اور جامی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تاریخ وصال یوں تحریر کی ہے۔

خانقا علی ہجویری است
خاک جاروب از درش بردار
طوطیاء کن بدیدہ حق بیں
تاشوی واقف در سردار
چوں کہ سردار ملک معنی بود
سال وصلش برآید از سردار (۴۶۵)

جبکہ رینالڈ نکلسن نے ہجری ۴۶۵ تا ۴۶۹ متعین کی ہے۔ ڈاکٹر قاسم غنی نے تاریخ تصوف در اسلام جلد دوم میں ۴۷۰ ہجری سن وفات تجویز کیا ہے۔ ڈاکٹر

Marfat.com

مولوی محمد شفیع نے ۴۷۹ ہجری اور جناب عبدالحی جیبی قندھاری نے ۵۰۰ ہجری تک تعین کیا ہے۔ کشف المحجوب شریف میں ان بزرگوں کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماضی بعید کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ ان میں امام ابوالقاسم قشیری المتوفی ۴۶۵ ہجری، ابوالحسن سالبہ المتوفی ۴۷۳ ہجری ابوعلی فارمدی ۴۷۷ ہجری، شیخ عبدالقادر ہروی ۴۸۱ ہجری خاص طور پر ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہیں اس لیے اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ کشف المحجوب شریف جو تصوف کا انسائیکلوپیڈیا ہے اور جسے آئینی حیثیت حاصل ہے۔ ۴۸۱ ہجری کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچی۔ ان کے حالات زندگی اور سنین وفات پر غور و خوض کرنے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ صاحب کشف المحجوب شریف اس کے بعد بھی زندہ رہے۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال صد ملال کا زمانہ ۴۸۵ ہجری اور ۵۰۰ ہجری کے درمیان ہوگا۔

(۲) جب کہ حضرت عزیز الدین حسنی حسینی المعروف بہ پیر مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۷۴ ہجری میں عروس البلاد، قطب الارشاد لاہور میں قدم رنجہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سال وصال بقول مفتی غلام سرور مرحوم اس طرح ہے۔

زدنیا چو شدد بہشت معلّٰے
وصالش بگو آفتاب حسین (۶۱۲)
شہ دین و شیخ زمن پیر مکی
بخواں نیز پیر حسن پیر مکی (۶۱۲)

اس سے اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۶۱۲ ہجری میں ہوا۔ جب کہ آپ ۵۷۴ ہجری میں یہاں تشریف لائے لیکن حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال اگر ۴۶۵ ہجری یا ۴۸۵ ہجری تا ۵۰۰ ہجری تعین کیا جاتا ہے اگر ۵۰۰ ہجری بھی تسلیم کر لیا جائے تو حضرت سید پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور میں آمد ۵۷۴ ہجری ہے اس طرح

Marfat.com

ایک صدی کے لگ بھگ کا عرصہ ہے۔ روحانی طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار سے فیض حاصل کیا ہوگا لیکن ظاہری طور پر زانوائے تلمذ طے نہیں کیا۔ اس لیے یہ روایت صریحاً غلط ہے اور من گھڑت ہے کہ پیر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد ہیں۔

حضرت سید پیر مکّی رحمۃ اللہ علیہ یا غلہ مکئی

بزرگان لاہور کے مولف پیر غلام دستگیر نامی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ بات عجب مضحکہ خیز ہے کہ لوگ پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو غلہ مکئی سمجھ کر غلہ بھنا کر چڑھاوا چڑھاتے ہیں اور ان نادان کم علم اور کم عقل لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ حضرت پیر موصوف مکہ مکرمہ میں بارہ سال مسلسل قیام کرنے کی وجہ سے مکی کہلاتے ہیں۔

راقم المعروف نے پہلی مرتبہ یہاں حاضری ۱۹۶۰ء میں دی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دانائے راز اور شناور معرفت تھے۔ وہ راضی برضائے الٰہی تھے۔ مصائب و مشکلات میں اپنے لیے دعا بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ بات مسلک عشق میں خلاف رضا قرار پاتی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عاشقم بر لطف و مہر اور خوشم
آمی عجب من عاشق این ہر دوام

یعنی میں اس کے قہر کو بھی اتنا ہی پسند کرتا ہوں کہ جتنا اس کی رحمت کو کیوں میں اس کی ہر بات کو عزیز رکھتا ہوں۔

(۳) حضرت پیر مکّی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر قرآنی خوانی ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرصہ ۸۰۹ سالوں سے ہو رہا ہے اور وہاں پر اکتساب فیض کے لیے جانا ضروری ہے یہ کہ وہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

Marfat.com

استاد ہیں اور پہلے سلام وہاں ہی ضروری ہے یا غلہ مکئی یہ من گھڑت مفروضہ جاتے ہیں اس سے حقائق کا کوئی تعلق نہیں۔ جیسا کہ دلائل براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب فنا و بقا۔ مسئلہ فنا و بقا میں کشف المحجوب شریف صفحہ ۶۷ یاد رہے کہ اس سلسلے میں تمام حوالہ جات کشف المحجوب شریف اردو ترجمہ مولانا ابوالحسنات قادری رحمہ اللہ کے ہیں۔

۳۔ اسرار الخرق والمؤنات۔ ظاہری اور باطنی مرقعہ کے آداب میں کشف المحجوب شریف ص ۶۳۔

۴۔ الرعایہ الحقوق اللہ۔ یہ کتاب جیسا کہ موضوع سے واضح ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے حقوق واجب ہیں اس میں رب العزت کی وحدانیت و یگانگت اور توحید کے مسائل مدلل طریقہ سے تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی اب ناپید ہے۔

۵۔ کتاب البیان لاہل العیان۔ اس دیوان کو کسی نے اپنی طرف منسوب کرلیا کشف المحجوب شریف فارسی ص ''۲'' مگر اس کے بارے میں علم نہیں کہ آیا یہ فارسی میں تھا یا عربی میں۔ لیکن تخلص کا علم نہیں۔ اس کے باوجود کشف الاسرار کے واضح نے اس کا علی تخلص ظاہر کرتے ہوئے ایک غیر معیاری غزل اور چند اشعار بھی اس میں شامل کر دیئے ہیں۔

۶۔ بحر القلوب۔ مسئلہ جمع پر تفصیلی کتاب ہے۔ کشف المحجوب شریف صفحہ ۳۳۳۔

۷۔ منہاج الدین۔ یہ کتاب تصوف پر تھی اور غزل میں تحریر کی گئی۔ اس کتاب کا بھی وہی حشر ہوا تو دوسری کتابوں کا تھا۔ اس کے مسودے کو بھی کوئی شخص لے گیا اور میرا نام کاٹ کر اپنا نام تحریر کرلیا۔ اس کتاب کے چور کو بھی آپ نے بددعا دی کہ وہ روشن نہ ہو سکے۔ کشف المحجوب شریف ۱۹۲۔

Marfat.com

۸۔ ایمان۔ ایمان اور اثبات اعتقاد میں ایک رسالہ شائع تحریر کیا گیا جس کے نام کے بارے میں علم نہیں کشف المحجوب ص ۳۶۸

دیوان فارسی: غالباً یہ کتاب طباعت ہی نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے دستیاب ہی نہیں جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی اظہر من الشمس ہے کہ یہ کتاب اہل ظاہر کے بیانات اور خیالات کے انکار میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے بارے میں کشف المحجوب شریف میں بھی حوالہ ملتا ہے کہ جب حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ شب معراج کے لئے عرش مُعلّٰی پر تشریف لے گئے تو آپ کو ہر دو جہانوں کی سیر کروائی گئی لیکن آپ کسی چیز کو بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ما ذاغ البصر وما طغی یعنی حضور پاک ﷺ کی نظر مبارکہ نہ ادھر ادھر متوجہ ہوئی اور نہ ہی حد سے آگے بڑھی۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ میں نے اس ضمن میں ایک کتاب بعنوان البیان لاہل العیان لکھی تھی جس میں ان معانی کا تفصیلاً تذکرہ کیا تھا۔ کشف المحجوب شریف ص ۳۴۳۔

اس میں آپ نے شیخ کامل و اکمل کے آداب تحریر فرمائے ہیں۔ اسی لئے کشف المحجوب شریف میں تعریف اور تشریح و توضیع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے اس ضمن میں ایک کتاب تحریر کی جس کا نام اسرار الخرق والموٗفات رکھا۔ جس کا ایک نسخہ ہی میرے پاس تھا وہ مرو میں رہ گیا اس سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ طباعت ہی نہیں ہوئی۔

اس نام کی کتاب شیخ احمد بن خضرویہ (متوفی ۲۴۰ھ) کی بھی ہے جو کشف المحجوب کے ماخذوں میں شامل ہے اور اسی نام کی ایک کتاب ابو عبداللہ حارث بن اسد المحاسی (متوفی ۲۴۳ھ) کی تصنیف بھی ہے جو لندن میں چھپ چکی ہے۔

۹۔ حسین بن منصور حلاج پر رسالہ مرتب کیا۔ کشف المحجوب شریف ص ۱۹۲۔

Marfat.com

بعض تذکروں میں یہ غزل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے ملتی ہے۔

شوق تو در روز و شب دارم دلا — عشق تو دارم بہ پنہاں و ملا
جان بخواہم دادمن در کوئے تو — گر مرا آزاد آید یا بلا!
عشق تو دارم میان جان و دل — میدہم از عشق تو ہر سوصلا
یا خداوندا رقیباں را بکش — یا مرا در یاد کن مست بلا!
جام من وارد شراب یار خود — مہربان کن برمن وہم و مبتلا
اے چساکز تو اگر خواہم بقا — گر تو آری و بمسکن ہرگز تولا
ای علی تو فرخی در شہر و کوئی — دہ ز عشق خویشتن ہر سو صلا

غزل واردات قلبی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ہر لفظ سادہ اور عام فہم ہے جس کی وجہ سے غزل نہایت فصیح ہوگئی ہے۔

مولوی فیروز دین صاحب جن کا مزار حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی غلام گردش میں ہے نے اس کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

شوق تیرا رات دن رکھتا ہے دل — عشق تیرا ظاہر و باطن ہوا
جان دے دوں گا تیری دہلیز پر — خواہ ہو تکلیف اور آئے بلا
عشق میں آہ و فغاں کیونکر نہ ہو — جبکہ سوزش سے ہے دل تک جل رہا
یا الٰہی کر رقیبوں کو فنا — یا مجھے کر مست عشق دلربا
ہے خوشی کا ساغر تیرے پاس — غمزدہ ہوں مجھے بھی دے پلا
تشنہ دیدار تیری ہے یہ آنکھ — کہہ دے ہاں اور نہ نہ کر بہر خدا
اے علی خوش ہو کے آواز نکال — تا کہ مشک عشق سے مہکے ہوا

کشف الاسرار کے آخری دو اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مسکن اے علی بیش ازیں گفتگو — کہ مرد فدائی و پاکیزہ خو
ہر آنچہ تو داری ثواب و عذاب — خداوند آں راہمہ بالصواب

Marfat.com

منظوم ترجمہ:

زیادہ نہ کر گفتگو اے علی — اگر ہے تو پاکیزہ خواور ولی
برا اور بھلا مجھ میں ہے جس قدر — عنایت ہے یا رب اسے عفو کر

فیلسوف اسلام شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسی مرد فقیر کے لئے اس طرح رقم طراز ہیں:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ — غالب و کار آفریں کارکشاؤ کارساز
خاکی و نوری نہاد و بندہ مولا صفات — ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل — اس کی ادا دلفریب اس کی نگہ دل نواز
نرم دم گفتگو گرم دم جستجو — رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

کشف الاسرار میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''اے علی! ترا خلق می گوید گنج بخش دانہ پیش خود نہ داری' اور دل خود جامدہ کہ پندار است۔ گنج بخش ورنج حق بخش است۔''

اے علی! خلقت تجھے گنج بخش کہتی ہے اور لطف یہ ہے کہ تو ایک دانہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتا اور اس بات کا خیال دل میں نہ لا کہ لوگ تجھے گنج بخش کہتے ہیں۔ گنج اور رنج ہر دو قبضہ قدرت الہٰی میں ہیں۔

۲۔ اس کتاب کی ثقاہت پر اعتماد رکھنے والے مؤلفین اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ حضرت شیخ علی ہجویری رضی اللہ عنہ اپنی زندگی ہی میں اس لقب سے مشہور ہو چکے ہیں۔ مگر یہ دلیل وخیال بالکل بے بنیاد ہے۔ حضرت شیخ اس صحیح اور جائز لقب سے تقریباً پانچ سو سال بعد ملقب ہوئے۔ مفتی غلام سرور کی تحریر کے مطابق حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز عطائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گنج بخش کہا۔ قدیم تذکرات اور ملفوظات خواجگان چشت سے ہرگز ہرگز اس کی تائید نہیں ہوتی۔

Marfat.com

وجہ شہرت حضرت کی باسم مبارک پہنچی ہے کہ عقائد اہل اسلام میں یہ دستور مروجہ ہے کہ ہر ملک و ہر شہر کا ایک فقیر بہر حال و ہر وقت حاکم و محفوظ ہوتا ہے' ظاہری طور پر یہ حکومت حاکمان ظاہری کے پاس ہوتی ہے اور حکومتی باطنی ان اولیائے کبار کے پاس ہوتی ہے چنانچہ اہل اللہ کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی شہر اور کوئی مسلک بغیر باطنی حکومت کے قطب کے نہیں ہے چنانچہ جو حکم الٰہی ہوتا ہے وہ ان کاملین کے ذریعے نافذ العمل ہوتا ہے اور تغیر و تبدل سلطنت ظاہری کا بھی انہی کی تفویض ہوتا ہے اور چونکہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ بڑے کامل و اکمل اور شہنشاہ اولیاء ہیں اسی لئے اب تک جو کوئی فقیر حاکم باطنی طور پر پنجاب و ہند مقرر ہوتا ہے سوائے آپ کے حکم کے اس کا تقرر نہیں ہوتا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ثم سنجری رضی اللہ عنہ کو حکومت ہندوستان جنت نشان حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے یہ عطا فرمائی تھی اور ان کا مزار پرانوار مرجع خلائق اجمیر شریف موجود ہے۔ (تحقیقات چشتی مؤلف نور احمد چشتی لاہور ص ۱۸۹۔۱۹۰)

۳۔ مغلیہ دور حکومت میں پنج ہزاری اور ہفت ہزاری خطابات دیئے جاتے جو کہ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے کئی سو سال بعد کا واقعہ ہے۔ لیکن کشف الاسرار فارسی طبع لاہور ص ۴ پر اس طرح ہے۔

''بفہم اگر ہفت ہزاری گردی چہ شد مشت گرد ہستی''

۴۔ اسی طرح ایک جگہ صفحہ ۷ کشف الاسرار فارسی طبع لاہور پر درج ہے۔

''پسری تولد شد امام بخش نام نہادند۔''

چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ہر صنفے را از ایشاں معاملتی خوب و طریقے ستودہ است اندر مجاہدات و ادبی لطیف است اندر مشاہدات۔ دہرچند کہ اندر معاملات و مجاہدات و مشاہدات و ریاضات مختلف اند' اندر اصول و فروع شرح و

Marfat.com

توحید موافق و متفق اند۔ و ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت۔ اختلاف العلماء الا فی جریاں التوحید۔ ترجمہ۔ ان کے ہر طبقے کے معاملات اچھے ہیں اور مجاہدات کا طریقہ محمود ہے جبکہ مشاہدات اور ریاضات میں مختلف طریقوں پر کاربند ہیں۔ تاہم شریعت اور توحید کے بارے میں باہم موافق اور متفق ہیں۔ حضرت بایزید رحمتہ اللہ کا ارشاد ہے۔ علماء کا اختلاف (علمی) رحمت ہے سوائے اس اختلاف کے جو تجرید توحید کے مسئلے میں اٹھے۔ وہ ٹھیک نہیں۔

۵۔ اسی رسالہ کے آخر میں صفحہ ۸ کشف الاسرار فارسی طبع لاہور پر تحریر ہے۔

"از گفتہ من رنجی و غصہ نہ کنی کہ من راست گفتہ ام
بہ رسولاں بلاغ باشد و بس"

حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ کے مصرع کو حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا نقل کرنا کرامت ہی تصور ہوگا کیونکہ شیخ سعدی رحمہ اللہ تو بہت ہی بعد کے بزرگ ہیں۔

۶۔ اس وضاع (مؤلف کشف الاسرار) کی دین سے خبرداری ملاحظہ فرمایئے۔

"در تفسیر آمدہ است و از حسام الدین لاہوری شنیدم اگر مروی۔ بر گور مادر و پدر سجود کند کافر نمی شود۔"

حوالہ کے لئے کشف الاسرار فارسی طبع لاہور ص ۳

اس کے علاوہ کشف الاسرار اور کشف المحجوب شریف کے بیانات میں بھی بہت ہی تضاد ہے۔ اس سلسلے میں تفصیلی طور پر صفحات ۲۳ تا ۲۵ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم و مغفور رحمہ اللہ مقدمہ کشف المحجوب شریف مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۱۳۹۳ھ

درج بالا استدلال کی روشنی میں کشف الاسرار ہرگز ہرگز حضرت داتا گنج

Marfat.com

بخش ﷺ کی تصنیف منیف ہی نہیں اس لئے اسے استدلال کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن مجید فرقان حمید پارہ ۱۶ سورہ مریم آیت ۱۹ میں ارشاد ربانی ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا۔

ترجمہ علامہ سید احمد سعید کاظمی نوراللہ مرقدہ البیان ترجمۂ قرآن مطبوعہ ملتان ص ۳۹۶

(جبریل نے) کہا (اے مریم) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تمہیں پاک بیٹا دوں۔

حقیقت میں بیٹا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن حضرت جبریل علیہ السلام تو اس دینے کا یا عطا کرنے کا سبب اور ذریعہ ہیں۔ اس لئے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے مجازی طور پر بیٹا دینے کی نسبت اپنی طرف کر دی۔ اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اگر کسی نعمت کے ملنے کو اس وسیلہ، ذریعہ یا واسطہ کی طرف منسوب کیا جائے تو ایسی نسبت مجازی درست ہے شرک نہیں لیکن یہ یقین ہو کہ حقیقت میں دینے والا اللہ رب العزت ہے اگر لفظ داتا یعنی دینے والا کا اطلاق اللہ جل مجدہ کے سوا کسی اور پر کرنے سے شرک ثابت ہوتا ہے تو کیا قرآن مجید فرقان حمید شرک کی تعلیم دے رہا ہے۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رب العزت کے سوا دوسرا اور معبود بھی ہے جو اپنی ذات میں مستقل ہے یا صفات میں مشابہ ہے یا افعال میں اس کا شریک ہے۔ یہ مستقل بالذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن و عطا کا محتاج نہیں تو یہ عقیدہ رکھنے والا ہر لحاظ سے مشرک ہے۔ ایمان سے خارج ہے، ابدی جہنمی ہے، اسی کو مشرک اکبر کہا جاتا ہے۔ اگر عبادت میں بندہ اخلاص نہ کرے بلکہ ریاکاری کرے۔ یہ شرک اصغر ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ یعنی ریاکاری چھپا ہوا شرک ہے۔

حضرت علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی اطیّب البیان مطبوعہ کراچی سن

Marfat.com

طباعت ندارد صفحہ ۲۵ تا ۲۷ میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو مستقل بالذات نہیں جانتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا محتاج جانتا ہے اس کی عطا سے یہ کمال اس میں حاصل مانتا ہے مثلاً کسی کو سمیع و بصیر کہتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ رب العزت نے اس کو سمع و بصر عطا فرمائی ہے۔ یہ سننے اور دیکھنے میں رب العزت کے کرم کے محتاج ہیں۔ وہ سننے اور دیکھنے کی قوت عطا نہ فرمائے تو نہ سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا بے شک مومن و موحد ہے۔ مشرک نہیں ہے اس کو مشرک کہنے والا جاہل' بے عقل ہے کیونکہ اس کو مشرک کہنے کے یہ معنی ہوں گے کہ سننے اور دیکھنے کا عطا کمال شرک ہے یعنی معاذ اللہ یہ عطائی کمال اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اور دوسرے کو اس میں شریک کرنا شرک ہے۔ یاد رکھئے یہ صریحاً گمراہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا نہیں۔ ہر کمال اس کا ذاتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عطائی کمال کسی کے لئے ثابت کرنا ہرگز ہرگز مشرک نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِىۡ كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ علامہ سیّد احمد سعید کاظمی مرحوم و مغفور البیان ترجمہ قرآن مطبوعہ ملتان ۱۹۸۷ء

اور ان کے بوجھ اتارتے ہیں اور (دور کرتے ہیں ان سے) گلے کے طوق جو ان پر تھے یعنی آپ بندوں پر سے ان کے بھاری بوجھوں کو اور سخت تکلیفوں کے پھندوں کو اتارتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

کتب انزلنہ الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور. ط

(پ ۱۳ سورہ ابراھیم آیت ۱)

Marfat.com

ترجمہ۔ (یہ) کتاب ہم نے اسے آپ کی طرف نازل فرمایا کہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے اجالے میں لائیں۔

ایمان سے کہیے کہ انسانوں کو ظلمت اور گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت کی طرف بلانا یہ انسانوں کی مشکل کشائی نہیں تو اور کیا ہے؟ ان آیات میں انسانوں کو مشکل سے نکالنے کی نسبت حضور پرنور شافع یوم النشور فخر دو عالم ﷺ کی طرف کی گئی ہے۔

صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی ایک شق کے مطابق جو قبیلہ چاہے وہ رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آ جائے اور جو قریش کی امان میں چاہے چلا جائے۔ چنانچہ بنو بکر قریش کی حفاظت میں آ گئے۔ بنو خزاعہ رسول اکرم ﷺ کی پناہ سے وابستہ ہو گئے۔ معاہدہ کی رو سے یہ بھی لازم تھا کہ اگر ہر دو قبیلے آپس میں لڑیں تو قریش ان کے درمیان مداخلت نہیں کریں گے۔ ہوا یوں کہ بنو بکر کے ایک شخص نے رسول خدا ﷺ کی ہجو میں چند اشعار کہے جو کہ بنو خزاعہ کے ایک غلام نے سن لئے اور اس نے اس کا سر پھاڑ دیا۔ ہر دو قبیلوں میں جنگ چھڑ گئی۔ بنو بکر نے قریس سے مدد حاصل کر لی۔ رات کے وقت شب خون مارا گیا۔ جس سے بیس یا تیس مسلمان شہید ہو گئے۔ اس موقع پر عمرو بن سالم خزاع رضی اللہ عنہ رات کو گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ پاک کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں رزمیہ اشعار پڑھ رہے تھے جس میں سرکار دو عالم ﷺ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اشعار کو اپنے گھر میں سنا اور وہیں سے جواباً فرمایا۔ نصرت تمہاری مدد کی گئی پھر تین روز بعد مدینہ پاک پہنچے اور تفصیلی واقعات بیان کئے۔ یہی واقعہ فتح مکہ کا سبب بنا۔ جس کا ذکر علی برہان الدین حلبی نے افسان العیون جلد ۳، صفحہ ۳، ۴ حافظ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۷ اور حافظ ابن عبدالبر نے کتاب الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ میں کیا ہے۔

Marfat.com

اسی طرح شیخ عبداللہ بن عبدالوہاب نجدی نے بھی اپنی کتاب مختصر سیرت الرسول عربی مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ ص ۳۳۳ پر نقل کیا ہے۔

امام طبرانی معجم صغیر میں راوی ہیں کہ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول مقبول سے ایک شب سنا کہ آپ نے (وضو فرماتے ہوئے) تین بار لبیک کہا اور تین مرتبہ ''تیری مدد کی گئی'' فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے پاس کوئی انسان تھا؟ آپ نے فرمایا یہ (قبیلہ خزاعہ) ہی کعب کا رجز خواہاں تھا جو مجھ سے مدد طلب کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنو بکر کی مدد کی ہے (تین دن کے بعد آپ نے صحابہ کو صبح کو نماز پڑھائی تو میں نے سنا کہ رجز خواں اشعار پیش کر رہا تھا) یہ صحابی ہیں جنہوں نے تین دن کی مسافت طے کر کے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں فریاد پیش کی جو سنی گئی۔ یہ صحابی اس وقت بہ نفس نفیس موجود نہ تھے۔ لہٰذا اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ معصیت کے وقت حضور سرور دو عالم ﷺ کو دور سے پکارنا اور مدد طلب کرنا صحابہ کرام کا طریقہ کار تھا۔ صحابہ کرام حضور سرور دو عالم ﷺ کو حاجت روا اور مشکل کشا مانتے تھے لہٰذا صحابہ کرام کی پیروی الطریق الواضع ہے۔

اسی طرح پنجتن پاک کے معنی ہیں پانچ افراد اور ان سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حسنین کریمین، سیدہ فاطمۃ زہرا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور درج ذیل آیت سورہ الاحزاب آیت ۳۳ ان پاک مقدسین کے بارے میں نازل ہوئی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

اس میں وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا موجود ہے یعنی اللہ رب العزت تمہیں

Marfat.com

پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پنجتن واقعی پاک ہیں۔

ابی جعفر محمد بن جریر طبری المتوفی ۱۳۱۰ھ جامع البیان فی تفسیر القرآن مطبوعہ جلد ۲۲ ص ۵ پر تفسیر ابن جریر میں یہ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فِیْ خَمْسَۃِ فِیَّ وَفِیْ عَلِیٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ وَ حَسَنَ رَضِیَ اللّٰہَ عَنْہُ وَ حُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ وَ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

ترجمہ۔ فخر دو عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ میری شان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان مین۔ اللہ تعالیٰ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

اب اگر کوئی شقی القلب یہ کہے کہ معاذ اللہ پنج تن کا تصور مشرکیہ سے لیا گیا ہے یا ان کو کہنا جائز نہیں اور پنج تن آیہ تطہیر میں داخل نہیں۔ بارگاہ رسول مقبول ﷺ سے بغاوت اور اللہ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے پنج تن پاک بولنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ حدیث منقولہ بالا میں خود حضور سرور دو عالم ﷺ کی زبان مبارک سے خمسۃ کا کلمہ مقدسہ ادا ہوا اور پھر ان کی تفصیل بھی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ (ملخصاً حضرت علامہ سیّد احمد

Marfat.com

سعید کاظمی رحمہ اللہ ماہنامہ السعید ملتان شمارہ اکتوبر۱۹۶۲ء ص ۲۲ اور ۲۳ سے افادہ کیا گیا۔)

من دون اللہ کے سلسلے میں عرض ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کی وہ سب آیات مقدسہ جن میں غیر اللہ کی الوہیت کی نفی اور ماسویٰ کی عبادت کی مخالفت و مذمت وارد ہے لیکن تمام انبیاء و اولیاء کرام علیہم السلام کی الوہیت کی نفی اور ان کی عبادت کی مذمت و ممانعت کی قطعی دلیل اور بے شک عقیدہ توحید اصل دین ہے۔

تفسیر مظہری ج ۲ ص ۶۲ میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ کسی کو ذاتی تصرف یا ذاتی حکم کا اہل ماننا اور بغیر اذن الٰہی کے اس کے حکم کو واجب العمل قرار دینا گویا اسے اپنا رب تسلیم کرنا ہے اور اگر کسی کا تصرف باذن اللہ ہو تو وہ من دون اللہ کے مفہوم میں شامل نہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ قرآن مجید میں وارد ہے۔

اَنِّیْ اَخْلُقُ ...... تا ...... بِاِذْنِ اللّٰہِ (سورہ آل عمران آیت ۴۹)

حضرت علامہ احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ البیان ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ ملتان مقدمہ اس سے یہ مستنبط کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے تصرف کرنے یا ذاتی حکم کا کوئی اہل نہیں۔ بلکہ بغیر اذن اللہ ایک تنکا بھی متحرک نہیں ہو سکتا اور باذن اللہ کے محبوبوں کے تصرف سے بے جان جسم میں جان پڑ سکتی ہے اور اذن الٰہی سے وہ مردوں کو بھی جلا سکتے ہیں یعنی من دون اللہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور باذن اللہ بندہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ کا اذن متعلق ہو جائے۔

شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

ہے گدا اور شہ پہ یکساں فیض عام گنج بخش رح

عاشقوں میں سب سے اونچا ہے مقام گنج بخش

Marfat.com

رشک فردوس بریں ہے جس کا نام گنج بخش
جس کو دیکھو ان کے در پہ مست اور سرشار ہے
ہے گدا اور شہ پہ یکساں فیض عام گنج بخش
ہیں معین الدین' فرید الدین شمس الدین سب
پینے والے بادۂ گلگوں سے جام گنج بخش
پی رہے ہیں سب کے سب پیتے رہیں گے تا ابد
جُرعہ جُرعہ فیض من کاسِ السکرام گنج بخش
مشکلیں حل ہو گئیں مقصد ملا کیف آ گیا
جب لیا مستی میں میں نے پاک نام گنج بخش
خشک زاہد کی سمجھ سے ہے وریٰ میرا مقام
کیونکہ چشتی ہے بہت ادنیٰ غلام گنج بخش

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے توحید کے حقیقی معنی و مفہوم کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

''حقیقت توحید یہ ہے کہ کسی کے ایک ہونے پر یقین کیا جائے اور اس کے ایک ہونے پر یقین اور علم صحیح ہو۔''

علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلے میں رطب اللسان ہیں۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل — دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ نہیں

سید ہجویر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور ایسا ایک ہے کہ اس میں وصل فصل کی گنجائش نہیں۔ اس پر دوسرا جائز نہیں۔ اس کا ایک ہونا ایسا عدد نہیں کہ جس کے ساتھ دوسرا عدد ہو۔ وہ محدود نہیں کہ

Marfat.com

اس کے لئے جہتیں ہوں اور وہ بے نہایت حدوں کا خالق ہے اور اس کے لئے مکان نہیں اور وہ مکان کا محتاج بھی نہیں ......

''وہ عرض اور جوہر سے منزہ ہے۔ وہ حال نہیں کہ اپنے محل میں موجود رہے جو اس لئے نہیں کہ اس کا مثل ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کا مثل نہیں۔ وہ طبعی نہیں کہ حرکت و سکون کے لئے میدان کا محتاج ہو...... الخ

قلب مومن پر توحید کے اثرات یوں بیان فرماتے ہیں:

''ہر حال میں سب سے فنا ہو اور اس کا وجود مظہر اسرار حق ہوتا کہ اس کا کلام حق کے حوالے سے ہو اور اس کا ہر فعل اس کی طرف منسوب ہو۔''

آپ نے گفتگو کا اختتام کرتے ہوئے فرمایا:

''میں علی بن عثمان جلابی کہتا ہوں کہ توحید حق سے بندے کو اسرار حاصل ہوتے ہیں جو محض عبادت میں ظاہر نہیں ہوتے۔''

حیرت انگیز حقائق کی نشاندہی

کشف المحجوب شریف میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین قسم کے علماء سے دور رہنا چاہئے۔

۱۔ غافل علماء جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ شریعت کو اپنے گھر کی لونڈی اور ظالم امراء کی بارگاہ کو محض جاہ و ثروت کی خاطر سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔

۲۔ ریا کار فقراء ے جو فقط اغراض نفسانی کے لئے لوگوں سے جاہ و عزت کی طمع رکھتے ہیں اور بے بنیاد باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ اصلی فقیر کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فقیر وہ ہے جسے کسی چیز کے نہ تو کھو جانے کا غم ہو اور نہ ہی کسی شے کے حاصل ہونے پر غیر

Marfat.com

معمولی خوشی حاصل ہو اس کی نگاہ فقر میں متاع دنیا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ؎

وجود و عدم اسباب بہ نزدیک فقرش یکساں بود

۳۔ جاہل متصوّف سے جس نے نہ تو کسی مرشد کی صحبت میں تربیت پائی اور نہ کسی استاد سے ادب سیکھا ہو اور یوں ہی نیلگوں لباس پہن کر اپنے آپ کو صوفی مشہور کر دیا ہو۔

کشف المحجوب شریف میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امراء اور بادشاہوں کے ظلم و ستم کا سبب بے علمی پر منحصر ہوتا ہے۔ علماء ہوس و طمع کا شکار اس وقت ہوتے ہیں جب وہ بد دیانتی شروع کر دیں اور فقراء کی ریاکاری کی وجہ اللہ تعالیٰ پر توکل نہ ہونا ہے۔ اسی لئے بے علم بادشاہ یا امیر' غیر محتاط عالم اور بے توکل فقیر شیطان کا دوست ہوتا ہے اور مخلوق خدا کی تباہی و بربادی ان تینوں گروہوں کی خرابی کی وجہ سے منظر عام پر آتی ہے۔

معاملات تصوّف کے سلسلے میں یوں فرمایا۔ صوفی وہ ہے جس کا دل بشری کدورتوں اور مادی آلائشوں سے پاک ہو۔ جب کلام کرے تو حقائق و معارف کے موتی اس کے منہ سے جھڑیں اور خاموش رہے تو سچی درویشی اس کی خاموشی سے ظاہر ہو اور زبان حال سے شہادت دے کہ اس کے اندر دنیا کی کوئی ہوس موجود نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صوفی صفا سے اخذ کیا گیا ہے جو انسان صفائے قلب کا عادی ہو' صوفی کہلا سکتا ہے۔ لیکن صفائے قلب اتباع سرور کائنات ﷺ سے وابستہ ہے اسی لئے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہیں بھی کرامت پر زور نہیں دیا اور نہ ہی اسے اہل اللہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ یہی بات کشف المحجوب شریف کے مطالعہ سے ابھرتی ہے۔ تصوّف کی ضرورت حصول کرامت کے لئے نہیں بلکہ تزکیہ نفس اور اخلاق کی تعمیر کے لئے ہے

Marfat.com

اس کا متن اور لب و لباب توحید اور اتباع سنت ہے اگر کسی خاص مقصد کے تحت کسی وقت اور خرق عادت بھی ظہور پذیر ہو جائے تو یہ اس اصل کی فرع ہو گی یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ پابندی اخلاق اور تشکیل کردار کی طرف توّجہ مبذول کرائی ہے اور اس کا معیار اتباع سنت ہی کو قرار دیا ہے اور اسی کو تصوف کی روح گردانا ہے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ شریعت محمدی ﷺ کی کامل اتباع کا آئینہ تھی۔ شریعت اور طریقت ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ اگر شریعت محمدی ﷺ کی کامل اتباع کا آئینہ تھی۔ شریعت اور طریقت ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ اگر شریعت جسم ہے تو یقینی طور پر طریقت اس کی روح ہے جسم اور روح علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ شریعت اگر ظاہر ہے تو طریقت کی مثال باطن کی ہے۔ شریعت اگر قانون ہے تو طریقت اس قانون کی روح ہے۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شریعت مطہرہ کی پابندی کے بغیر طریقت جہالت اور کفر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' انبیائے سابقین' تمام کتب سماویہ' حشر و نشر' جزائے اعمال پر ایمان لانے کے بعد اخلاص عمل کے ساتھ پیروی شریعت کی تلقین فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ صوفی خواہ کتنے ہی بلند مقامات کا حصول کرے پھر بھی اسے شریعت مطہرہ کی پابندی لازمی ہے۔

علم دین سے بے خبری

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بے علم مدعی فقیر نے ایک بزرگ کامل سے دریافت فرمایا کہ حضرت آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ حضور پرنور شافع النشور ﷺ نے تین چیزیں چھوڑی

Marfat.com

ہیں ۔ ا۔ فقر ۔ ۲۔ علم ۔ ۳۔ شمشیر۔

شمشیر پر تو سلاطین نے قبضہ کر لیا مگر اس کے محل (اور موقع پر) اسے استعمال نہ کیا۔ علم علماء نے لے لیا لیکن اسے پڑھنے پڑھانے تک محدود کر دیا مگر عمل کے زیور سے عاری رہے۔ فقیر اہل فقر کے ذمہ آیا مگر اسے وسیلۂ حصول مال نہ بنایا لیکن آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان تینوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کر لی۔

کرامت

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دمشق کے درویشوں کے ساتھ ابن المعلا کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کیا۔ یہ رملہ کے گاؤں میں قیام پذیر تھے۔ راستے میں ہم نے کئی ایک باتیں کیں اور کہا کہ کچھ دل میں سوچ کر چلیں تا کہ حضرت ہمیں ہمارے باطن سے مطلع فرما دیں اور ہماری مشکلات حل ہو جائیں۔ میں نے دل میں یہ خیال کیا کہ :

ا۔ مناجات ابن حسین کے اشعار ان سے سنے جائیں۔

۲۔ دوسرے نے کہا کہ مجھے طحال کا مرض ہے اس سے آرام آ جائے۔

۳۔ تیسرے نے کہا کہ مجھے حلوہ صابونی ان سے طلب کرنا ہے۔

جب آپ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو انہوں نے کچھ کاغذ جن پر مناجات ابن حسین کے اشعار لکھے ہوئے تھے میرے آگے رکھ دیئے اور دوسرے کے طحال پر ہاتھ پھیرا وہ جاتا رہا۔ تیسرے سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ حلوہ صابونی سپاہیوں کی غذا ہے اور تو اولیاء کرام کے لباس میں ملبوس ہے۔ اولیاء عظام کے لباس والوں کو سپاہیوں کے مطالبے سے دست بردار ہو جانا چاہئے۔ ہر دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار کرنا بہتر ہے۔

Marfat.com

توجہ الی اللہ

شیخ المشائخ حضرت مرتعش نور اللہ مرقدہ کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ آپ بغداد شریف کے ایک محلے سے گزرے۔ راستہ میں جب پیاس لگی تو آپ نے ایک دروازے پر دستک دی اور پانی طلب فرمایا۔ ایک لڑکی پانی کا کوزہ اندر سے لائی۔ آپ نے اس سے پانی لے کر پیا۔ اس لڑکی کے چہرے پر آپ کی نظر پڑ گئی۔ دل اس کے جمال پر فریفتہ ہو گیا۔ جیسا کہ مثل ہے کل بکلک مشغول (میرا کل تیرے کل پر فدا ہے) آپ وہیں بیٹھ گئے حتیٰ کہ صاحب خانہ تشریف لے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ میاں میرا دل ایک گلاس پانی میں سخت مقید ہو گیا ہے۔ مجھے تیرے گھر والوں نے ایک گلاس پانی دے کر میرا دل لے لیا۔

اس بزرگ کامل نے فرمایا۔ حضور وہ میری صاحبزادی ہے۔ میں اسے آپ کے عقد میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ گھر کے اندر تشریف لے گئے اور نکاح فرمایا۔ یہ صاحب خانہ بغداد شریف کے متمول خاندان میں سے تھے۔ اس نے حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ کو حمام میں بھیج کر پوشاک مکلّف سے آراستہ کیا اور خرقہ فقر اتار ڈالا جو اس وقت آپ کے زیب تن تھا۔ رات کے وقت حضرت مرتعش رحمتہ اللہ علیہ نماز میں مشغول ہو گئے اور خیال کیا کہ روزانہ کے تمام معمولات سے فراغت کے بعد ہی دلہن کی طرف ملتفت ہو گا کہ یک سخت غیب سے آواز آئی اور حکم ہوا ''ہا تو مرقعی'' ہمارا خرقہ جلدی لاؤ۔ یہ سنتے ہی میں نے متعجب ہو کر عرض کیا۔ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا۔ مجھے خلوت راز سے ابھی آواز آئی کہ مرتعش جو پہلی نظر تو نے ہمارے سوا غیر پر ڈالی تھی اس کی سزا میں ہم نے تجھ سے لباس محبوبیت اتار لیا ہے۔ اب اگر دوسری نظر ڈالنے کی کوشش کی تو ہم لباس آشنائی بھی سلب کر لیں گے۔ گویا وہ لباس جس کے پہننے سے رضائے الٰہی مقصود ہو اور محبوبان الٰہی کے تتبع میں اسے پہننا ہو تو اپنے رب العزت سے علاقہ رکھنے کے

Marfat.com

لئے ہمیشہ اس پر راضی رہنا ضروری ہے اور یہ استقامت نہایت ہی مبارک و مسعود ہے۔

بئس الفقیر علی باب الامیر

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش کی ملاقات ایک بادشاہ سے ہوئی۔ بادشاہ نے کہا۔ ''کچھ مانگئے؟''

درویش نے کہا۔ ''میں اپنے غلاموں سے کوئی حاجت روائی نہیں چاہتا۔''

بادشاہ نے کہا۔ ''یہ کس طرح؟''

درویش نے جواباً فرمایا۔ ''میرے دو غلام ہیں اور دونوں تیرے مالک اور (آقا) ہیں۔ ایک حرص دنیا اور دوسرا طول عمل یعنی امید غیر متناہی اور حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلفَقْرُ عَزٌّ لِاَهْلِهٖ. یعنی فقر اہل فقر کے لئے موجب عزت ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے جس چیز کو ترک کرنے کی تلقین فرمائی وہ دنیا نہ تھی۔ دنیا کا بے اعتدلانہ استعمال تھا۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی زری زر بخش رحمتہ اللہ علیہ کے درج ذیل الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ فرماتے ہیں:

> ''ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو ننگا کر لے اور لنگوٹہ باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی اور حلال کی جو چیز اسے پہنچے اسے روا رکھے لیکن اس کے جمع کرنے کی طرف رغبت نہ کرے اور دل کو اس سے نہ لگائے۔''

سیّد ہجویر کا مطمع حیات قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کی روشنی میں تھا۔

Marfat.com

''بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اسی پروردگار کے لئے ہے۔''

دراصل حقیقی تصوف مذہب کی روح' اخلاق کی جان اور ایمان کا کمال ہے۔ اس کی اساس شریعت اور اس کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ تصوف کی مستند کتابوں کے صفحات اس بات کے گواہ ہیں کہ صوفیاء کرام' اللہ رب العزت اور حضور پرنوع شافع یوم النشور ﷺ کی تعلیمات کے پرجوش مبلغ اور اپنے عہد کے مفسرّ تھے۔ آپ نے جگہ جگہ متعلقین' متوسلین اور مریدین کو ہدایت فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص کی روحانی عظمت کا اندازہ لگانا مقصود ہو تو اس کی زندگی کو شریعت مطہرہ اور سنت نبی اکرم ﷺ کے آئینہ میں پرکھا جائے۔

ابوالمعانی علامہ تاج الدین تاج عرفانی حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے حضور اس طرح نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

دل ترا ہے مہبط نور خدا یا گنج بخش رضی اللہ عنہ

دل ترا ہے مہبط نور خدا یا گنج بخش
در ترا ہے مخزن جود و سخا یا گنج بخش

تیرے انوار ولایت سے جہاں ہے جلوہ زار
ہے چراغ معرفت تیری ضیاء یا گنج بخش

قلزم فیض و کرامت آ چکا ہے موجزن
تشنہ لب ساحل پہ ہے سائل ترا یا گنج بخش

تیرے بستان ولایت کی شمیم جانفزا
ناز کرتی ہے سرو دوش صبا یا گنج بخش

میں سمجھتا ہوں اے موج نسیم خلد ہی

Marfat.com

تیرے کوچے کی جو آتی ہے ہوا یا گنج بخش

میں سمجھتا ہوں مسیحائے محبت آپ کو
میرے دردِ عشق کی کیجئے دوا یا گنج بخش

کیجئے گنجِ ولایت سے مجھے بھی مستفیض
تاج کو اب تاج ہی کر دو عطا یا گنج بخش

مزید فرماتے ہیں۔

فہم انساں سے ہے بالاتر مقام گنج بخش رضی اللہ عنہ

گنج اسرارِ محبت ہے کلام گنج بخشؒ
ہے کلید مخزن انعام نام گنج بخشؒ

سرنگوں ہوتے ہیں درگاہ مُعلیٰ پر ملک
فہم انساں سے ہے بالاتر مقام گنج بخشؒ

ہم بھٹک جائیں تو پائیں منزل جذب وسلوک
وادیٔ الفت میں دیکھیں گر خرام گنج بخشؒ

دل مرا ہو لذت اندوز خمستان حجاز
تشنہ کامی میں اگر حاصل ہو جام گنج بخشؒ

بھول جائیں طائران قدس پرواز فلک
جب کہیں حق سرّہ مرغان بام گنج بخشؒ

کھینچ لایا ہے مجھے جذب مقدر آپ ہی
میرے حق میں ہے یہ اک رمز پیام گنج بخشؒ

بہرہ اندوز ولایت تاج کو اب کیجئے
تاج شاہی میں بنوں ہو کر غلام گنج بخشؒ

Marfat.com

حضرت مخدوم علی ہجویریؒ نے مصنوعی فقر کی مذمت فرمائی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس نے محض رسم فقیری اختیار کی ہے وہ صرف رسم کا ہی فقیر رہا اور اس میں جب اس نے مراد نہ پائی تو حقیقت فقر سے کوسوں دور رہا۔ جس نے حقیقت فقر کو پا لیا اس نے موجودات سے منہ پھیر لیا اور رویت کلی حاصل کر کے فناء کل میں مستغرق ہو کر بقاء کل میں چلا گیا۔''

فقر کے لوازمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''درویش کے لئے علائق دنیا جس قدر زیادہ ہوان کے اسی قدر اس کو نقصان ہوگا درویش درحقیقت وہی ہے جو ضروریات زندگی کی کسی جز سے واسطہ نہ رکھے مگر اسی قدر جس قدر کہ اس کی ضرورت قوت لا یموت سو کافی ہو۔ غرضیکہ محبوبان الٰہی کی زندگی محض الطاف خفی اور اسرار بے نیازی کے ساتھ وابستہ رہنا ہی بہتر و افضل ہے۔''

فقر کے آداب کے سلسلے میں آپ فرماتے ہیں:

''یہ امر تو واضح ہے کہ عہد رسالت مآب ﷺ میں جو خاص فقراء تھے وہ مہاجرین کرام تھے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی طاعت کے لئے مسجد میں قیام فرمایا اور حق عبودیت ادا کرنے کے لئے گھر بار چھوڑا انہیں اصحاب صفہ کہتے ہیں۔ یہ وہی محبوبان خدا ہیں جنہوں نے تمام اشغال دنیوی سے اعراض کر کے توکل بخدا گوشہ نشینی اختیار کی اور اللہ رب العزت کے روزی رساں ہونے کے وعدے پر یقین کر کے بیٹھے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط

Marfat.com

ان لوگوں کو نظر انداز نہ فرماؤ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور صرف اسی کی رضا کے طلب گار ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے درحقیقت مہاجرین کو فقراء خاص قرار دیا ہے۔ مزید اس ضمن میں ایک حکایت بیان فرماتے ہیں:

''کہتے ہیں کہ ایک درویش کی ملاقات ایک بادشاہ سے ہوئی۔ بادشاہ نے کہا کچھ مانگئے۔ درویش نے کہا میں اپنے غلاموں سے کوئی حاجت روائی نہیں چاہتا۔ بادشاہ نے کہا یہ کس طرح؟ درویش نے فرمایا میرے دو غلام ہیں اور وہ دونوں تیرے مالک اور آقا ہیں۔ ایک حرص دنیا اور دوسری لمبی امیدیں۔''

آپ نے فقر و غنا پر بحث کرتے ہوئے غنا کے صحیح مفہوم کو یوں بیان کیا ہے:

''چونکہ صفات واجب تعالیٰ شانہ قدیم اور صفات خلق حادثات ہیں لہٰذا میں علی بن عثمان جلابی کہتا ہوں کہ غنی کا نام ہی صرف ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے اور مخلوق اس نام کی مستحق نہیں ہوسکتی۔''

مزید فرمایا:

''جب نہ پائے سکوت کرے اور جب پائے تو دوسرے کو اپنے سے زیادہ حقدار سمجھ کر اس پر خرچ کرے اور یہ بھی فرمایا کہ جب پاس ہو تو اس کو خرچ کرنے کی عجلت میں مضطرب اور بے قرار ہو۔''

آخر میں آپ اس سلسلے میں اپنا قول بیان فرماتے ہیں:

''طالب حق کو اس حقیقت کے سمجھے بغیر چارہ نہیں اور اس راہ کو عبور کیے بغیر کامیابی نہیں اور انہی عبارات کا اچھی طرح سمجھ لینا اس راستے کی راہ و رستم میں لازمی ہے تاکہ راہ و رسم محبت سے ناواقف رہ کر

Marfat.com

عوام کی طرح دھوکہ میں نہ پڑ جائیں۔“

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ سے محبت کا اصل مقصد یہ ہے کہ ان کی تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ عامتہ الناس ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت سنوار سکیں۔ آپ کی ذات اقدس ایک عظیم الشان تحریک تھی آپ نے سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ جاری و ساری رکھا اور بنی نوع انسان کے اخلاق و اطوار اور فکر و عمل کو درست کرنے کی کوششیں اور کاوشیں کیں۔ صبر، سادگی، ایثار اور حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اتباع آپ کی تعلیمات کے بنیادی اصول ہیں۔

بعض لطیف توضیحات

طہارت کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں۔ ایک ظاہری، دوسری باطنی۔ جس طرح ظاہری طہارت کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی، اسی طرح دل کی طہارت کے بغیر معرفت الٰہی کا حصول محال ہے۔ نماز کے لئے اللہ جل مجدہ نے دن میں پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے جس طرح ادائیگی نماز کے لئے کپڑوں کا صاف ہونا، قبلہ رخ اور طہارت جسمانی اس کے لوازم ہیں۔ اسی طرح حلال روزی کمانا، خواہشات نفسانی کی کثافتوں سے قلب کی تطہیر بھی اشد ضروری ہے۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے کہ دن میں چار سو رکعت نماز ادا کی جائے تاکہ جسم و روح کو نماز کا عادی بنایا جائے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک بھی ہے کہ یہی نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زکوٰۃ صرف مال پر ہی فرض نہیں بلکہ ہر اس نعمت پر واجب الادا ہے جو کسی کو میسر آئے چونکہ زکوٰۃ کی روح اور اس کا حقیقی مقصد رب العزت کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ اسی طرح روح کی زکوٰۃ ایسے انداز سے دی جانی چاہئے جس سے مولا کریم کی عظیم الشان نعمتوں

Marfat.com

کا حق ادا ہو جائے یہ زکوٰۃ، توحید، کثرت ذکر الٰہی اور عرفان نفس سے عبادت ہے۔ جس کی ادائیگی میں دیر اور غفلت قطعاً نہیں ہونی چاہئے۔

گدڑی پہننے کے بارے میں اس طرح فرماتے ہیں۔ گدڑی زیب تن کرنا اس شخص کے لئے جائز ہے جس کا دل دنیوی آلائشوں سے پاک ہو اور باطن نور معرفت سے آباد ہو۔ وہ شریعت کا پابند اور اولیائے سلف کے بتائے ہوئے طریقوں پر کامل ہو۔ بلند سیرت و کردار کا مالک ہو اور محض عجز و انکساری کے لئے پہنتا ہو۔

صوفیاء کے مختلف فرقے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کشف المحجوب شریف میں صوفیاء کے بارے میں بارہ فرقے گنوائے ہیں جن میں دو مردود ہیں۔ باقی درج ذیل ہیں۔

۱۔ فرقہ محاسبیہ۔ ۲۔ فرقہ قصاری۔ ۳۔ فرقہ طیفوریہ۔ ۴۔ فرقہ جنیدیہ۔ ۵۔ فرقہ سیّاریہ۔ ۶۔ فرقہ سہلیہ۔ ۷۔ فرقہ حکمیہ۔ ۸۔ فرقہ حرازیہ۔ ۹۔ فرقہ ضعیفہ۔ ۱۰۔ فرقہ نوری۔

مابعد صوفیاء کے مختلف فرقوں پر بحث و تنقید کی ہے۔ ازاں بعد تصوف کی رسوم حقائق اور اخلاق پر فصول تحریر کی ہیں اور آخر میں اس کی ۱۱۶۵ اصلاحات کی تشریح قلمبند کی ہیں۔

ٹرائی منگھم کے بقول:

As the organized cultivation of a philosophical system though it developed such a system, but it is a "way" that way of purification. This practical concern is our main concern. The Foundation of the

Marfat.com

orders is the system and relationship of Master and Disciple in Arabic Murshid (director) and Murid (aspirant). It was natural to accept the authority and guidance of those who had Traversed the stages (maqamat) "The Sufi Path"

ان دس گروہوں کی ریاضت اور مجاہدہ کے طریقے مختلف لیکن توحید باری تعالٰی اور شریعت مطہرہ کے بنیادی اصولوں میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔

ا۔ فرقہ محاسبیہ:

اس کے امام اور پیشوا ابوعبداللہ حارث بن اسد المحاسبی ہیں۔ جو اپنے وقت کے مشہور و معروف بزرگ اور اہل خراسان کے پیشوا تھے۔ معرفت میں ان کا خاص مقام تھا۔ ان کے بقول تصوف سے رضا کا کوئی تعلق نہیں اس کا تعلق احوال سے ہے۔

۲۔ فرقہ طیفوریہ:

اس کے امام و پیشوا ابو یزید طیفور عیسٰی بن سروشان بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا مقام اور حال غلبہ سکر تھا۔ کیونکہ ان کا عمل مجاہدہ پر بہت تھا اور فرماتے تھے کہ مشاہدہ مجاہدہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ فرقہ جنیدیہ:

اس کے امام و پیشوا ابوالقاسم جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کا طریق کار علماء کا تھا اور ''صحو'' آپ کا مقام اور حال تھا۔ یہ فرقہ شریعت مطہرہ کی اطاعت سے واصل خدا ہونے کا مدعی تھا۔

Marfat.com

۴۔ فرقہ قصاریہ:

اس کے امام و پیشوا ابو صالح بن حمدون بن عمارۃ القصارہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کا مسلک ملامیتہ کا تھا۔ آپ کا قول ہے کہ خداوند قدوس کی ذات اور صفات کا علم مخلوقات کے ہر فرد کو ہونا چاہئے۔

۵۔ فرقہ نوریہ:

اس کے امام و پیشوا شیخ ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ تصوف کے علمائے کرام آپ کے مسلک کو بہت پسند کرتے تھے۔ ''صفوت'' کو فقر پر ترجیح دیتے تھے اور ایثار آپ کا مقام اور حال تھا۔ آپ طریقہ جنیدیہ پر عامل تھے۔ گوشہ نشینی قطعاً پسند نہ تھی اور آپ کا طریق کار ''صحبت'' پر تھا۔

۶۔ طائفہ سہلیہ:

اس کے امام و پیشوا حضرت سہیل بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ صوفیائے کرام آپ کو اپنے زمانے کا روحانی بادشاہ تصوّر کرتے تھے۔ فقر پر عامل تھے۔ ریاضات اور مجاہدہ میں بڑی شان رکھتے تھے۔

۷۔ فرقہ حکیمیہ:

اس کے امام و پیشوا حضرت ابوعبید اللہ محمد بن علی ترمذی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جو حکیم ترمذی سے وابستہ تھے۔ آپ کو ولایت کے اسرار و رموز پر دسترس تھی۔ روحانیت اور ولایت آپ کے طریقہ کی بنیادی چیزیں تھیں۔

۸۔ فرقہ خرازیہ:

اس کے امام و پیشوا شیخ ابوسعید الخراز رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کو فنا و بقا

Marfat.com

میں کامل رسوخ تھا۔ آپ کے مسلک کی یہاں بنیادی چیزیں تھیں اور آپ اسی کی تربیت کرتے تھے۔

۹۔ فرقہ خفیفہ :

اس کے امام و پیشوا حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف شیراز سے کنارہ کشی میں ممتاز و ممیّز تھے۔ آپ کا عمل ''غیبت وحضور'' پر تھا اور اس کے اسرار و رموز کے ماہر تھے۔

۱۰۔ فرقہ سیّاریہ :

اس کے امام و پیشوا حضرت ابوالعباس سیاری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کا مسلک جمع وتفریق پر مبنی تھا۔ اسی طریقہ سے طالبین کی تربیت فرماتے تھے۔

درج بالا دس مقبول گروہوں کے علاوہ دو مردود گروہ بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ا۔ طائفہ حلولیہ :

اس کا بانی ابوحلمان دمشقی تھا جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ بندہ میں حلول کر جاتا ہے۔ یہ ہندو مذہب سے متاثر تھا۔

۲۔ طائفہ حلّاجیہ :

اسے حسین بن منصور الحلاج کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت حلاج کی باتوں کو اور ان کے اسرار و رموز کو غلط انداز میں پیش کرتے تھے۔ لہٰذا گمراہ گردانے گئے۔ ہر دور کے عقائد کتاب وسنت اور اجماع امت کے سراسر منافی تھے۔ یاد رہے کہ حلول وتناسخ کا عقیدہ تو ہندوؤں کے ہاں پایا جاتا

Marfat.com

ہے جو باطل نظریات پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش ؓ نے ہر دور کو مردود گردانا ہے۔

پہلے دس مقبول گروہوں کو شمس بریلوی نے جو عہد متقدمین طائفہ، طبقہ یا حلقہ کہلاتے تھے۔ سلاسل صوفیہ کی اوّلین شرط قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس ٹرائی منگھم نے ان کو اولین بانیان سلاسل کہا ہے۔ اسلامی تصوف کی تاریخ میں پہلے ماہرین ہوئے پھر طائفات (واحد طائفہ) اور بعد ازاں طُرق یا سلاسل ہوئے۔

Two contrasting tradencies came to be distinguished or Junaidi and Bustami or Iraqi and Khurasani, but must not be taken too seriously or Called. Schools of thought after two men, Abu`l Qasim al Junaid (d. 298/910) and Abul Yazid Taifur al-Bastami (d. 260/874)

اسی طرح کشف المحجوب شریف میں درج ذیل صوفیانہ اصطلاحات کی تشریح ملتی ہے۔

۱۔ رضا۔ ۲۔ حال و مقام۔ ۳۔ ایثار۔ ۴۔ نفس اور اس کی حقیقت۔ ۵۔ ولایت۔ ۶۔ کرامت۔ ۷۔ کرامت اور معجزہ میں فرق۔ ۸۔ فنا و بقا۔ ۹۔ عبیت و حضور۔ ۱۰۔ جمع و تفرقہ۔ ۱۱۔ حقیقت روح۔

نکاح کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ جسے نکاح کی توفیق ہو، بیوی کے حقوق کے ساتھ حقوق اللہ کو بجا لانے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے نکاح لازمی ہے اور اس میں اتباع سنت ہے لیکن جب بہیمنی و حیواناتی رجحانات اور دل کا غیر اللہ کی محبت میں مکمل طور پر کھو جانے کا اندیشہ ہو تو تجرد افضل ہے۔

Marfat.com

کیا ہے جو دین اسلام کے بنیادی اصولوں کے سراسر منافی ہے۔

اسلامی تصوّف کی تعلیمات کی تشریح و توضیح کے کام کو اپنے ذمہ لیتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک معلم کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کیا۔ کسی خاص مسئلہ پر رائے زنی سے پہلے آپ نے رائج الوقت خیالات کا جائزہ لیا اور بشرط ضرورت ان کی تردید کا حق ادا کیا۔ ایک رواں اور غیر رسمی انداز بیاں اختیار کرتے ہوئے آپ نے ذاتی تجربات سے اخذ کردہ دلچسپ حکایات اور تمثیلات سے کام لیا۔ جس سے ایک دقیق اور اختلافی موضوع نے ایک دلآویز ادب پارہ کی صورت اختیار کر لی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری کتاب کشف المحجوب شریف سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو وقتی اور عارضی غفلت و عجلت میں مبتلا ہیں۔ حق و صداقت کا انکار جن لوگوں کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔ انہیں اس سے کچھ فائدہ ہو گا۔ کیونکہ نفسانی خواہشات کی تکمیل دروازۂ دوزخ کی چابی ہے درخواہش وشہوت کی پیروی نہ کرنا ہی بہشت کی کلید ہے اور جسے یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل سے واقف ہے وہی نافرمانی سے بچتا ہے تاکہ قیامت کے روز شرمندہ نہ ہو۔

حضرت مولانا جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف المحجوب شریف کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کشف المحجوب از کتب معتبر مشہور دریں فن است و لطائف و حقائق دریں کتاب جمع کردہ است۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں اسلامی تعلیمات و عقائد سے متعلق جو نظریات و خیالات پیش کئے گئے ہیں' وہ نہایت غیر مبہم اور پختہ ہیں۔ قرآن و حدیث اور سنت کے مطابق اسلامی مسائل نہایت ہی فاضلانہ انداز اور سلیس پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

آج ہم میں سے کتنے ہیں جو کشف المحجوب شریف کے نام سے واقف ہیں۔ حالانکہ ہمارا نذرانۂ عقیدت آپ کی بارگاہ اقدس میں صرف اور صرف یہی ہونا چاہئے کہ ہم آپ کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھیں اور آپ کے ارشادات و فرمودات کو حرز جاں بنائیں۔ کیونکہ یہ وہ متبرک مقام ہے جہاں قرآن خوانی' ذکر خدا' ذکر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جہاں کی تدبیر کرنے والا بنایا ہے۔ انہیں یہ قوت بھی دی ہے تا کہ وہ سارے جہان کو دیکھ سکیں انہیں سارے جہان کا نگران مقرر کیا ہے جہان کی مشکلات اور آسانیاں ان سے متعلق کر دی ہیں اور احکام عالم کو ان کی اہمیت اور مدد و توجہ سے وابستہ کر دیا ہے۔ نیز کفار پر مسلمان اولیاء اللہ کی ہمت و توجہ سے مدد حاصل کرتے ہیں۔

آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف منیف کشف المحجوب شریف اہل شریعت کے لئے رہبر و رہنما' اہل طریقت کے لئے پیر و مرشد اور اہل حقیقت کے لئے گنجینۂ اسرار و معرفت کا درجہ رکھتی ہے یہ زبان فارسی میں مسائل طریقت و شریعت پر پہلی جامع اور مستند کتاب اور مسائل تصوف میں حکم کا کردار ادا کرنے والی بے مثال اور شہرۂ آفاق تالیف اس حقیقت آشنا عارف کامل کی تراوش فکر ہے جو آپ کی مقدس زندگی کے بارے میں جامع معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہے اس تصنیف منیف کا رنگ ہی نرالا ہے میرا ایمان ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے تو فارسی ادب سے آشنا ہو کر آپ کی شہرۂ آفات تصنیف کا براہ راست تلاش کی خاطر مطالعہ کرے۔

کیونکہ تصوف پر تحریر کی جانے والی عربی زبان کی پہلی کتاب شیخ حارث

Marfat.com

المحاسی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب الرعایہ ہے۔ فارسی میں یہ حیثیت کشف المحجوب شریف کو حاصل ہے۔ تصوف کے ماخذ میں یہ مستند درجہ رکھتی ہے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر آج تک تمام علماء باعمل صوفیوں نے اپنا اپنا نقطہ نظر اپنایا ہے اور قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرمو انحراف نہیں صاحب کشف المحجوب شریف کا بھی یہی نقطہ نظر ہے ویسے بھی حقیقی صوفیائے کرام کے نزدیک تصوف قال نہیں ہے بلکہ حال ہے جس سے ظاہری اور باطنی تضاد دور ہو جاتا ہے اور قلب و دماغ اور نظر تزکیہ وطمانیت کا مرکز ومحور بن جاتا ہے۔

دسویں باب میں سماع کے بارے میں حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح رقم طراز ہیں۔ شیخ من گفت السماع ردالمضطرین فمن وصل ستغنیٰ عن السماع.

سماع کے آداب

جب تک سچی رغبت پیدا نہ ہو سماع کے قریب نہ آئے (۲) سماع کو عادت نہ بنائے۔ (۳) دیر کے بعد سنے تاکہ اس کی عظمت دل میں موجود رہے۔ (۴) پیر کامل مجلس سماع میں موجود ہو۔ (۵) مجلس سماع میں عوام موجود نہ ہوں۔ (۶) دل دنیوی اشغال سے خالی ہو۔ (۷) طبیعت لہو ولعب سے متنفر ہو۔ کشف المحجوب شریف ص ۴۸۰۔

اس کے علاوہ اس میں جبر وقدر، صبر وفنا، توبہ، تقویٰ، مشاہدہ، حاضر و غائب، نفی اثبات علم معرفت کو نہایت ہی احسن طریق سے بیان کیا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات گرامی وافاضات عالی بجائے خود مرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ داراشکوہ نے کشف المحجوب شریف پر تبصرہ کرتے

Marfat.com

ہوئے لکھا ہے۔ ''مرشد است کامل' درکتب تصوف بہ خوبی آن درزبان فارسی تصنیف نہ شدہ''

یہ کتاب مرشد کامل ہے۔ تصوف میں اس خوبی کی کوئی کتاب فارسی زبان میں نہیں لکھی گئی۔ داراشکوہ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف سفینۃ الاولیاء میں یہ بیان کیا ہے کہ جو شخص چالیس جمعرات بلاناغہ مزار مقدس پر حاضری سے شرف یاب ہو اللہ جل مجدہٗ اس کی ہر حاجت پوری فرما دیتا ہے اصل الفاظ یہ ہیں۔

''خلقے انبوہ ہر شب جمعہ بزیارت آں روضۂ منورہ مشرف می گردید و مشہور است کہ ہر کہ چہل یا چہل روز پیہم طواف روضۂ شریف ایشاں بکند ہر حاجتے کہ داشتہ باشد یابد۔''

یاد رہے کہ ہمارے اس زمانے میں علم تصوّف ماضی کی ایک داستان ہو گیا ہے خاص کر اس ملک میں تمام لوگ خواہشات کے پورا کرنے کے درپے ہیں اور رضا کے راستہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ علماء اور ان لوگوں نے جو علم کے دعوے دار ہیں تصوف کا وہ تصور قائم ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اس سے پیشتر کوئی تصنیف تصوّف کے موضوع پر دستیاب نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ جو دوسری کتب ہیں وہ عربی میں اس سے قبل بلا د اسلامیہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں جو خیالات پیش کیے گئے ہیں وہ اکثر مبہم پیچیدہ اور فلسفیانہ طرز کے ہیں لیکن اس کے برعکس کشف المحجوب شریف کی اگرچہ زبان فارسی ہے اور برصغیر پاک و ہند میں لکھی گئی لیکن پھر بھی اسے اسلامی تصوّف پر پہلی کتاب کہا جا سکتا ہے جس میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسالہ القصد الی عربی زبان میں تصوف کے موضوعات پر پہلی کتاب تصور کیا جاتا ہے۔

حقیقت حال تو یہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نہایت ہی بلند پایہ

Marfat.com

معیار کے مصنف اور مجتہد تھے۔ پہلے ہی باب میں جو علم کی فضیلت نہایت ہی استدلال سے بیان کی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ فرماتے ہیں کہ علم کے لئے عمل اور فہم و ادراک نہایت ہی ضروری ہے۔ ویسے بھی آپ کی عمر عزیز کا خاصا حصہ سفر میں گزرا۔ جس کا واحد مقصد علم و عرفان کی دولت کا حصول تھا اگر حقیقت نفس، حقیقت معرفت، حقیقت ایثار، حقیقت رضا، فنا و بقا، سکر و صحو، مقام و حال، جمع و تفرقہ پر آپ کے مباحث علمی کا بغائر مطالعہ کیا جائے تو اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ مخدوم امم کو تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، تاریخ، عربی زبان و ادب، تصوف اور شریعت مطرہ کے اسرار و موز پر کس حد تک گہری اور باریک بین دسترس تھی۔

ممتاز مذہبی رہنما جناب سردار علی احمد خاں لاہوری نے اس طرح حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے حضور اس طرح منقبت بطور ہدیہ پیش کیا ہے۔

منقبت در شان حضرت علی بن عثمان ہجویری

المعروف داتا گنج بخشؒ

بشنو اے سوختہ دل اے دل بے تاب وتواں
بتشابی کہ درخسرواں خُوباں ایں جاست

جلوۂ وصف نبی آیت قرآں ایں جاست
روز و شب جلوہ نما مہر درخشاں ایں جاست

بہر دربار علیؒ ساز زمژگاں جاردب
شکر صد شکر کہ خوش منزل جاناں ایں جاست

تابکے آں ہمہ بے تابی جان مضطر
راحتِ قلب و نظر جلوہ جاناں ایں جاست

زائراں با ادب و بندہ صفت حلقہ زناں

Marfat.com

بر در بارگہِ حسن کہ سلطاں ایں جاست

تیرگی ہائے گنہ ظلمت بخت تاریک
دور وکافور شود، شمع فروزاں ایں جاست

گنج بخش دو جہاں مظہر نور یزداں
فیضے فیضان نبیؐ روشن وتاباں ایں جاست

در دہانیست کہ آں رانہ بُو درد مانے
درد منداں بہ کجائند کہ درماں ایں جاست

ہم بگرداب بلانیست مرا خوف و خطر
بسکہ از رحمت حق کارمن آساں ایں جاست

شریعت اور طریقت

یہ دونوں اصطلاحات صوفیاء میں شامل ہیں شریعت سے مراد حال ظاہر کی صحت اور حقیقت سے مراد حال باطن کی درستی ہے۔ دو گروہ اس معاملے میں غلطی کے مرتکب ہیں۔ ایک علمائے ظاہر ہیں جو دونوں میں فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ شریعت بذات خود حقیقت اور حقیقت شریعت ہے۔ دوسرا گروہ ملحدین ہے جو دونوں کو علیحدہ علیحدہ قائم سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جب حقیقت بروئے کار ہو تو شریعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ عقیدہ مشتبہین' قرامطہ اور دوسرے وسوسے ڈالنے والے لوگوں کا ہے اس بات کی دلیل کہ احکام شریعت حقیقت سے جدا ہیں یہ لائی جاتی ہے کہ ایمان کے معاملے میں دل کی تصدیق زبان کے قول سے جدا ہے اور اس بات کی دلیل کہ دونوں دراصل ایک ہیں یہ ہے کہ محض دل کی تصدیق بغیر زبانی قول کے ایمان نہیں ہوتا اور قول بغیر تصدیق کے بے معنی ہوتا ہے۔ قول اور تصدیق کا فرق ظاہر ہے۔ پس حقیقت عبارت ہوتی ہے ایسے معنی سے جس میں

Marfat.com

کوئی تغیرّ وتبدل روانہ ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے فنائے عالم تک اس کی حقیقت یکساں رہتی ہے جیسے معرفت حق اور خلوص نیت پر مبنی اعمال شریعت عبارت ہے ایسے معنی سے جس میں تغیرّ وتبدل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے احکام واوامر شریعت فعل انسانی ہے اور حقیقت حق تعالیٰ کی پرورش ہے اور اس کی حفاظت اور تقدس شریعت کی اقامت حقیقت پر منحصر ہے۔ اسی طرح حقیقت کی اقامت کا انحصار شریعت پر ہے اس کی مثال یوں سمجھنا چاہئے کہ جسم میں جب تک جان ہے انسان زندہ ہے جب جان نکل جائے تو تن مردہ ہے اور جان کی حیثیت ہوا سے زیادہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ جسم اور جان کی اہمیت باہمی ملاپ ہے بالکل یہی شریعت و حقیقت کا عالم ہے شریعت بغیر حقیقت ریا اور حقیقت بغیر شریعت منافقت ہے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔'' مجاہدہ شریعت اور ہدایت حقیقت' شریعت احکام ظاہر کی حفاظت ہے بندہ کے لئے اور حقیقت بندے کے احوال باطن کی حفاظت ہے حق تعالیٰ کی طرف سے شریعت کسب انسانی ہے اور حقیقت انعام خداوندی۔

شریعت کا رد الحاد اور حقیقت کا رد شرک ہے۔'' چنانکہ گویند لا الہ الا اللہ حقیقت محمد رسول اللہ شریعت اگر کسی خواہد کہ اندر حال صحبت ایمان یکی را از دیگری جدا کند نتواند کرد و خواستش باطل بود (کشف المحجوب شریف حالات زندگی شیخ تستری رحمتہ اللہ علیہ۔)

ترجمہ: بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ حقیقت ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت ہے اگر کوئی صحت ایمان کی حالت میں ان میں جدائی چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسی کی خواہش ہی باطل "ہے شیخ محمد بن فضل بلخی کا قول ہے ''اَعْرَفُ النَّاسَ بِاللّٰہِ اَشَدُّھُمْ مُجَاھَدِہٖ فِی اَوَامِرِہٖ وَ اَتْبَعُھُمْ لِسُنَّتِہ نبیہ''

Marfat.com

یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت انہیں نصیب ہوگی جو اس کے احکام کی پابندی اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

حضرت ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہر کہ از وی دور تر بود از متابعت رسولس معرض تر بود'' ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ سے دور ہے وہ اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے اعراض کرنے والا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو روحانی معراج اس وقت حاصل ہوئی جب میدان ازل میں پہنچے اور درخت احدیت کا مشاہدہ کیا۔ تو عرض رساں ہوئے یا الٰہی آپ تک پہنچنے کا راستہ کیسے پاؤں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ''یا بایزد خلاص تو از توئی تو اندر'' متابعت دوست ما بستہ است دیدہ را بخاک قدم وی اکتحال کن و بر متابعت وی مدا و مت کن ''یعنی اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ تمہیں رکاوٹوں سے خلاصی ملنے کی یہی صورت ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاؤ اور ان کے قدموں کی خاک راہ کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا لو اور اس کی متابعت پر ہمیشگی اختیار کرو۔''

انبیاء کی فضیلت اولیائے کرام پر

انبیاء کرام دعوت دینے والے اور اولیاء ان کے مقتدی ہوتے ہیں یہ محال ہے کہ مقتدی امام سے فاضل تر ہو۔ مختصر یہ کہ اگر جملہ اولیاء کرام کے احوال، انفاس و روزگار کو ایک جگہ رکھ کر نبی علیہ السلام کے ایک گام صدق سے مقابلہ کیا جائے تو جملہ احوال و انفاس پراگندہ نظر آئیں گے۔ کیونکہ اولیاء طلب میں گامزن ہوتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام منزل پر پہنچ کر گوہر مقصود حاصل کر چکے ہوتے ہیں اور اس کے بعد دعوت سے خلقت کو راہ حق دکھاتے ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ انبیاء علیہ

Marfat.com

السلام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا: خدانا کردہ! ہم انبیاء علیہ السلام کے بارے میں فیصلے نہیں دے سکتے ان کی نسبت ہمارے تصورات ہماری ذاتی بساط کے مطابق ہوتے ہیں۔ باری تعالیٰ نے ان کو نفی اور اثبات اس مقام پر رکھی ہے جہاں انسانی نظر قاصر رہ جاتی ہے اولیاء کا مرتبہ لوگوں کی نظر سے پنہاں ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا مقام اولیاء کا دائرہ تصرف سے باہر ہے۔

صوفیائے کرام کے تذکروں سے رحمت خداوندی کا نزول ہونے لگتا ہے ان کی باتیں ذوق و وجدان پیدا کرتی ہیں۔ ان کا کلام' کلام الٰہی کا پرتو ہوتا ہے ایک مرد حق ہی خداوند قدوس کی راہ تلاش کر سکتا ہے۔ انبیاء کرام اور اولیائے عظام کا وجود اور جسم آخرت کی پیدائش کے وجود سے مناسبت رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ ہم سے نکل کر نفس الامر میں ملحق ہو جاتے ہیں۔ ایک شیخ طریقت رحمت عالم نور مجسم نبی ذی محتشم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا امین ہوتا ہے اور اس خاص امانت کو وہ اپنے خوش نصیب مریدوں تک منتقل کرتا ہے۔ ایک مرشد حقیقی خدائی طاقت کا مظہر ہوتا ہے۔ وہ ایمان سے اگلی منزل ''عشق'' کے اعلیٰ درجہ پر فائز المرام ہوتا ہے۔ بقول فیلسوف اسلام حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ۔

نے تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے   جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

ایک شیخ طریقت خاص ذوق کی علامت ہوتا ہے جس کے محض قرب ہے ہی وہ ذوق صادق حاصل ہوتا ہے جس کے حضور ایک طالب صادق اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ زندگی میں اخلاق حسنہ کو اپنانے کا اقرار کرتا ہے۔ شیخ طریقت کا مرید صادق سلوک و معرفت کی تمام منازل بآسانی طے کر لیتا ہے اسی لئے ارشاد ربانی ہے۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ''یعنی میرے مقبول بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں آ جا۔ ویسے بھی رب العزت کی حقیقت سے

Marfat.com

آ گاہی کے لئے وسیلے اور ذریعے لازم و ملزوم ہیں قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے ''وَ بتغُوا اِلَیہِ اَلوَسِلیتہ'' یعنی اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔

حضرت داتا صاحبؒ کی بعض تصریحات

کشف المحجوب شریف میں حضرت داتا گنج بخشؒ نے یوں فرمایا ہے کہ علم کے معنی جاننا کے ہیں خواہ جاننے والے کے عقیدہ و عمل پر اثر انداز ہو یا نہ ہو۔ عالم اپنے علم کو زبان سے بیان کرتا ہے جب کہ عارف اپنے حال سے قرامطہ موسوسان وغیرہ کا خیال ہے کہ تصدیق اور اقرار دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی طرح شریعت و حقیقت بھی ان کے خیال کے مطابق علیحدہ علیحدہ ہیں ان کا یہ خیال فاسد ہے کہ جب حقیقت منکشف ہو جاتی ہے تو شریعت کی پابندی لازمی نہیں رہتی لیکن یہ گروہ بے دین اور ملحد ہے کیونکہ شریعت و حقیقت کبھی بھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتیں۔ جس طرح تصدیق اور اقرار کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح شریعت و حقیقت بھی لازم و ملزوم اور جزو لاینفک ہیں کسی ایک کا قیام ایک دوسرے کے بغیر قطعاً ممکن نہیں اگر شریعت کی مثال جسم کی ہے تو حقیقت کی مثال اس کے اندر روح کی ہے جس طرح جسم و روح کے اتصال سے انسان وجود میں آتا۔ اسی طرح حقیقت و شریعت کے اتصال سے اتباع دین صورت پذیر ہوتی ہے۔ حقیقت کا عملی ظہور انسانی زندگی میں شریعت ہے اور اعمال شریعت کے اندر باطنی روح و اخلاص اور نیت کا نام حقیقت ہے شریعت پر رضائے الٰہی کے مطابق عمل پیرا ہونے کا نام حقیقت اور تصوف ہے۔

شریعت مطہرہ کا رکن اول کتاب اور عقائد و فرائض امور دینیہ سے متعلق وہ آیات کریمہ ہیں جن کے معانی و مفہوم اور مدعا و مقصود متعین کرنے میں اشتباہ کی گنجائش نہیں کتاب اللہ کی آیات محکمات اس کی بنیاد ہیں اور دوسری مشابہات

Marfat.com

جہاں بھی کوئی شائبہ ہو اسے محکمات کی کسوٹی سے پرکھنا چاہئے۔ شریعت مطہرہ کا دوسرا رکن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ خداوند قدوس کے احکامات کو صحیح طور پر جاننے کا اصل ذریعہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات و فرمودات احادیث مبارکہ میں درج ہیں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کامل اور بہترین نمونہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطائیں بخش دے گا۔ شریعت مطہرہ کا تیسرا رکن اجماع امت ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ پاک کا ارشاد ہے۔ ''میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی تم سواد اعظم کے ساتھ رہنا۔'' اسی طرح حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس کے ہاں فقیری اور درویشی کا مرتبہ بہت ہی بلند و برتر ہے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ اے اللہ حیات و ممات اور حشر میں مجھے مساکین کے زمرے میں محشور فرمانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے روز اللہ جل مجدہٗ فرشتوں سے کہے گا کہ میرے دوست فقراء اور مساکین کو میرے پاس لاؤ۔ فقرا اور مساکین سے متوکلین کی وہ پاک باز جماعت مراد ہے جو جاہ و حشمت سے بے نیاز ہو۔ جیسے اصحاب صفہ تھے ان لوگوں کی دوستی و محبت اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ تھی ایسے ہی محبین کے لئے ارشاد ہے کہ فی سبیل اللہ امداد اور خدمت کے مستحق یہی فقراء ہیں جو اپنی روزی کی بھی پرواہ نہیں کرتے ان کی خود داری اس امر کی ترجمانی کرتی ہے کہ وہ باطنی طور پر صاحب کمال اور غنا کی دولت

Marfat.com

سے مالا مال ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس کسی وقت بھی زمین کو بے حجت نہیں رکھتا اور اس امت کو بغیر ولی کے نہیں رکھتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے گا جو نیکی پر قائم رہے گا اور میری امت کے چالیس آدمی سنت ابراہیمی پر ہمیشہ قائم رہیں گے۔

حضرت ابراہیم وصار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ دنیا میں دو چیزیں سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ ایک فقیروں کی صحبت اور دوسرے اولیاء اللہ کی محبت اور ان کی خدمت۔

حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی علیہ الرحمتہ نے فرمایا: گروہ اولیاء دنیا اور آخرت کے بادشاہ ہیں۔ کیونکہ اولیاء کرام کے قول وفعل ان کی زندگیوں کے نچوڑ اور مشاہدات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اولیاء کاملین کے دل نور مشاہدہ جمال باکمال و مکاشفہ وجلال لا یزال سے منور اور روشن ہوتے ہیں۔ وہ مشعل نور تاریکی اور ظلمت دور کرنے والے سوز و ساز عشق ومحبت' خلوص واخلاص' صدق وصفا' لطف وعطا' جود وسخا' مہر ووفا' اور حُبّ ولا کے پیکر ہوتے ہیں۔ خلوص ان کا ہتھیار اخلاص ان کی ڈھال صدق ان کی تلوار اور عشق ان کا تیر ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات میں ایسی بے شمار حکمت ومعرفت کی باتیں ملتی ہیں جو روحانی و باطنی فروغ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف کشف المحجوب شریف کاملین کے لئے رہنما ہے تو عوام کے لئے پیر کامل کی حیثیت رکھتی ہے۔

رسوم و بدعات کی نشان دہی

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مشن میں کفر کے خلاف جہاد ہی شامل نہ تھا

Marfat.com

بلکہ اہل اسلام کی اخلاقی برائیوں سے نبرد آزما ہونا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش نظر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے ''خداوند بزرگ و برتر نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا۔ جب لوگوں نے حرص اور لالچ کا نام شریعت اور تکبر و جاہ کی طلب کا نام عزت اور علم ریائے خلق کا نام خوف الٰہی اور دل میں کینہ پوشیدہ رکھنے کا نام حلم اور لڑائی جھگڑے کا نام بحث و مباحثہ اور ہذیان طبع کا نام معرفت نفسانی باتوں اور دل کی حرکتوں کا نام فقر اور حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے کا نام فنا فی اللہ اور ترک شریعت کا نام طریقت رکھ لیا ہے اس فرمان سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل اسلام کی کن برائیوں کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاک و ہند کے صنم کدے میں خالص توحید اور انسان دوستی کا پیغام سنایا تو ہم پرستی و رسومات کے خلاف جہاد کیا۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کے حصول کا واحد ذریعہ کشف المحجوب شریف ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے ظاہر و باطن اور شریعت و طریقت کے بارے میں تفصیلی طور پر لکھا ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہر و باطن اور شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ ظاہر بغیر باطن کے منافقت ہے اور باطن بغیر ظاہر کے زندقہ علم ظاہر یعنی شریعت اور علم باطن یعنی طریقت دونوں کا حصول لازمی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم حقیقت کے تین ارکان بیان فرمائے ہیں۔ (۱) اللہ جل مجدہ کی ذات کا علم۔ (۲) اس کی صفات کا علم۔ (۳) اس کی حکمت اور افعال کا علم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم شریعت کے بھی تین ارکان بتائے ہیں۔ (۱) کتاب۔ (۲) سنت۔ (۳) اجماع امت۔ فقر و درویشی کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ فقیر کا کمال فقر یہ ہے کہ اس کے فقر کے ترازو کے پلڑے میں اگر دونوں جہان رکھ دیئے جائیں تو مچھر کے برابر نہ ہوں۔ حضرت شہید اللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سید علی ہجویری

Marfat.com

ﷺ علم الکلام کے بہت بڑے ماہر تھے۔ اگرچہ آپ نے اپنی کتاب میں جا بجا علم الکلام اور منطقی استدلال سے کام لیا ہے تاہم آپ کے تمام فیصلے آپ کی باطنی قوت اور خداداد بصیرت کا نتیجہ ہیں آپ بہت بڑے موحد تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں ذات حق کا مشاہدہ آپ پر غالب تھا۔ اس مقام کو تصوف میں فنا فی اللہ کہا جاتا ہے اور یہ مقام اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان اپنی صفات کو صفات حق میں فنا نہ کر دے۔ اس کے بعد مقام بقا باللہ ہے جس کا مطلب ہے فنا کے استغراق سے نکل کر اپنی خودی میں واپس آنا اور حق عبودیت ادا کرنا۔ نکلسن کا خام خیال یہ ہے کہ یہ بات اسلامی عقائد کے خلاف ہے لیکن یہ اس کی غلط فہمی ہے۔

دراصل یہ مقام جامعیت ہے حضرت صدر الدین قونوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی موقعہ پر فرمایا ہے۔ تجد نسبۃ جامعۃ بین الطرفین ظاہرۃ بالحکمین۔ اس سے مراد وہی جامعیت کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے جس وقت سالک بیک وقت فانی فی اللہ ہوتا ہے اور باقی باللہ بھی۔ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ اس مقام پر کیا خوب فرماتے ہیں۔

شدہ عکس درعکس ایں بنا　　　کہ فنا بقا ہے بقا فنا

ملا جامی کشف المحجوب شریف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ سب سے معتبر اور مشہور و معروف کتاب ہے جس میں لطائف و حقائق کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ آپ کی یہ پہلی کتاب ایک ہزار سال کے فنی ارتقاء کے باوجود حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ ویسے بھی آپ فرماتے ہیں کہ ''تصوف کا انکار ساری شریعت کا انکار ہے۔''

اس کتاب کے پہلے باب میں علم کے موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے دوسرے باب میں فقر کی ماہیت اور حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اسی باب کو تین

Marfat.com

فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے تیسرے باب میں صوفی کی وجہ تسمیہ حقیقت اور اصلیت کے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ چوتھا باب صوفیاء کے لباس اور آداب وشرائط کے بارے میں ہے پانچواں باب فقر وصفوت پر مشتمل ہے۔ چھٹے باب میں فرقہ علامتیہ پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اگلے سات ابواب میں صوفیانہ انداز میں صحابہ کبار اہل بیت اہل صفہ تابعین اور صوفیائے متاخرین کا ذکر ساتواں باب ہے ''فِیْ ذِکرِ اَئِمَّتِھِمْ فِی الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللہ عَنْھُمْ'' آٹھواں باب ہے ''فِیْ ذِکْرِ أَئِمَّتِھِمْ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتَ'' دسواں باب ہے ''فِیْ ذِکْرِ أَئِمَّتِھِمْ مِن التَّابِعِیْنَ'' گیارھواں باب ہے ''فِیْ ذِکْرِ أَئِمَّتِھِمْ مِنَ تَّبعُ تَابِعَیْنَ اِلیٰ یومِنَا'' بارھواں باب ہے ''فِیْ ذِکْرِ أَئِمَّتِھِمْ مَنَ الْمُتَاخِّرِیْنَ'' تیرھواں باب ہے ''فِیْ ذِکْرِ رِجَالِ الصُّوْفِیہ مِنَ الْمُتَاخِّرِیْنَ'' یہ حصہ اول ہے۔

حصہ دوم میں معرفة اللہ التوحید. اَلْاِیْمَانُ الطَّھَارَۃُ الصَّلاۃُ اَلذَّکٰوۃُ اَلصِّیَامُ اَلْحجَّ الصُّحْبَۃِ وَآدَابِھَا. بیان الفاظھم و حقائق معاینھا اصطلاحات ہیں۔

ان تمام ابواب کے ذیلی ابواب وفصول درج ذیل ہیں۔

(۱) فقر وغنا۔ (۲) الرضا۔ (۳) مقام وحال۔ (۴) سکر وصحو۔ (۵) حقیقت ایثار۔ (۶) حقیقت نفس وھوی۔ (۷) اثبات الولایۃ۔ (۸) اثبات الکرمتہ۔ (۹) فرق فی المعجزات والکرامات۔ (۱۰) تفضیل الانبیاء علی الاولیاء۔ (۱۱) تفضیل الانبیاء و الاولیاء علی الملائکہ۔ (۱۲) القضا و القدر۔ (۱۳) الفنا و البقاء۔ (۱۴) الیغبہ والحضور۔ (۱۵) الجمع و التفرقہ۔ (۱۶) الکلام فی الروح فقر وغنا کے علاوہ باقی تمام ابواب فرق فرقھم کے باب کے بارے میں ہے۔

پوری کتاب کے ابواب وفصول کے تلخص یہ ہے۔

۱۔ اثبات علم وفقر وتصوف (بطور مبادیات)

Marfat.com

۲۔ تاریخ وتراجم ائمہ تصوف۔

۳۔ صوفیانہ فرقے۔

۴۔ اسرار شریعت۔

۵۔ اصطلاحات تصوف۔

کشف المحجوب شریف کے چودھویں باب میں صوفیائے کرام کے مختلف مکاتب فکر کے عقائد اور مسلک بیان کئے گئے ہیں پندرھواں باب کشف حجابات کے بارے میں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو کتب چرائی گئیں ان کے بارے میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب غیر ذمہ دار قسم کے جاہل لوگ موضوع تصوف پر کوئی کتاب دیکھتے ہیں۔ جس پر مصنف نے متعدد مقامات پر اپنا نام ثبت نہ کیا ہو تو وہ اسے اپنے نام سے منسوب کر لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مصنف کا اصل مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اس تلخ تجربے سے پہلے بھی دو مرتبہ دوچار ہو چکا ہوں۔

مزید برآں اس عظیم تصنیف منیف کی وجہ امتیاز کے بارے میں آر۔ اے۔ نکلسن اس طرح رقمطراز ہیں:

The most remarkable Chapter in the Kashf-al-Mahjub is the Fourteenth concerning the Doctrines held by different sects of Sufis, in which the author enumerates twelve Mystical schools and explains the special doctrine of each. So far as I know, he is the first writer to do this. Only one of the schools mentioned by him namely, that of Malamatis seems to be noticed in earlier books on sufism, such brief

Marfat.com

references to other shools as occur in later. books for example in the Tadhkirat- al Auliya are Probably make him authoity-

ایک مرتبہ میرے اشعار کا دیوان کسی نے مانگ کر لیا اور پھر واپس نہ دیا۔ میرے پاس چونکہ ایک ہی نسخہ تھا۔ اس نے اب مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی پوری ترتیب بدل ڈالی اور سرورق سے میرا نام حذف کر دیا۔ دوسری بار میں نے ایک کتاب لکھی جو طریق تصوّف کے بارے میں تھی اور منہاج الدین اس کا نام رکھا ایک لعین نے اس کا نام لینے کو دل نہیں چاہتا۔ میرا نام اس کے اوپر سے مٹا دیا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ اسی کی تصنیف ہے۔ حالانکہ خواص نے اس کی جہالت کے پیش نظر اس کے مذموم دعویٰ کا خوب مذاق اڑایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بے برکتی کے ایسے تاریک غار میں دھکیل دیا کہ اس منحوس کا نام ہی اپنی درگاہ کے طالبوں سے خارج کر دیا۔

مختلف سفر و واقعات

حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ ایسا مسئلہ درپیش تھا جس کے لئے میں بہت ہی پریشان تھا چنانچہ اس کے عمل کے لئے حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لئے طوس کا سفر کیا لیکن جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف فرما ہیں کہ مسجد کا ایک ستون میرے واقعہ کی تفصیلات حضرت ابو القاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کر رہا تھا جب میں نے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ جل مجدہٗ نے اس ستون کو میرے ساتھ کلام کرنے کی ابھی توفیق عطا فرمائی ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

''مجھے بھی ایک مرتبہ ایک واقعہ پیش آیا تھا اور میں نے اس امید پر اس کے لئے جدوجہد کی کہ وہ حل ہو جائے لیکن وہ حل نہ ہوا اور اس سے پہلے بھی مجھے اس طرح کا ایک مشکل مسئلہ پیش آ چکا تھا جس کے لئے میں حضرت شیخ بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر جا کر مجاور ہوا تب وہ حل ہوا تھا۔ اس مرتبہ بھی میں نے وہاں کا ہی ارادہ کیا اور تین مرتبہ ان کی تربت پر جا کر مجاور ہوا تا کہ وہ حل ہو جائے۔ لیکن پھر بھی حل نہ ہوا جب کہ میں نے اس کو حل کرنے کی کوشش کی میں روزانہ تین مرتبہ غسل اور تیس مرتبہ وضو کرتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود مسئلہ حل نہ ہوا تو میں اٹھا اور خراسان کے سفر کا ارادہ کیا۔ سفر کے دوران ایک رات میں برکش نام کے ایک گاؤں میں پہنچا وہاں ایک خانقاہ تھی جس میں صوفی نما لوگوں کی ایک جماعت موجود تھی اور میں ایک کھردری بوسیدہ گدڑی پہنے ہوئے تھا اور اہل رسم (صوفیوں) کے سامان میں سے ایک عصا اور ٹاٹ کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ میں اس جماعت کی نگاہوں میں حقیر ہوا کسی نے مجھے نہ پہچانا اور وہ آپس میں رسم کے انداز میں کہتے کہ یہ شخص ہماری جنس میں سے نہیں اور سچی بات بھی وہی تھی جو وہ کہہ رہے تھے کہ میں ان میں سے نہ تھا لیکن مجھے مجبوراً رات وہاں رہنا تھا مجھے تو انہوں نے ایک بالا خانے پر بٹھایا اور خود اس سے اوپر والے بالا خانے پر چڑھ گئے۔ گویا میں فرش پر بیٹھا تھا مجھے تو انہوں نے ایسی سوکھی روٹی دی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سبز ہو چکی تھی اور وہ خود ایسا کھانا کھا رہے تھے کہ اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا اور بالا خانے سے میرے ساتھ طنز آمیز قسم کی باتیں کر رہے تھے۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو گئے تو خربوزہ کھاتے ہوئے اپنی

Marfat.com

خوش طبعی میں اور میری حقارت کے لئے اس کے چھلکے مجھ پر پھینک رہے تھے......اور وہ جس قدر ان کی طعن مجھ پر زیادہ ہوتی اس قدر میں دل میں خوش ہوتا۔ یہاں تک کہ اس ذلت کا بوجھ بخوشی برداشت کرنے کی وجہ سے وہ مشکل مسئلہ مجھ پر حل ہوگیا۔''

اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ اولیاء کرام دلوں کے بھید سے واقف ہوتے ہیں یہی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے اور اولیاء عظام کی برکت اور توجہ سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ نیز اللہ والوں کی زیارت کے لئے دور و دراز کا سفر طے کر کے جانا صحیح اور جائز ہے۔

عشق الٰہی اور استغراق تام کی بعض نادر مثالیں

حضرت عبد اللہ مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے ایک عابد و زاہد خاتون کو نماز میں اس طرح مستغرق پایا کہ اسے بچھو نے چالیس مرتبہ کاٹا لیکن اس نے نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئی تو دریافت کیا انہوں نے فرمایا: کہ بیٹا میں رب العزت کے کام میں مشغول تھی اس تعلق سے کیسے انقطاع پیدا کرسکتی تھی اسی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالخیر اقطع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں گوشت خور کا مرض لاحق ہوگیا۔ حکماء نے تجویز کی کہ پاؤں کو کاٹا جائے۔ لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر تیار نہ ہوئے۔ مریدین نے مشورہ دیا کہ حالت نماز میں پاؤں کاٹ دینا چاہئے کیونکہ اس وقت انہیں دنیا یا مافی ہا کی خبر نہیں ہوتی چنانچہ ایسا ہی ہوا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولیائے کرام کا تعلق رب العزت کے ساتھ کس قدر پختہ ہے۔

سید نور الحسن شاہ بخاری نے ''صحابہ کرام قرآن کریم میں'' نامی کتاب میں اس بات کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ ''عشق صادق بے نفسی اور بے

Marfat.com

غرضی کے اس نقطۂ عروج ز زاویہ کمال کا نام ہے جہاں ہر وقت ترک خویش و طلب دوست کے روح پرور نظارے مچلتے رہتے ہیں۔ عاشق صادق کو طلب حبیب و شوق و وصال میں نہ اپنے نفع و نقصان کا فکر و خیال رہتا ہے اور نہ ہی اپنی سدھ بدھ رہتی ہے۔ محبوب کی دھن میں وہ بہر حال مست اور مگن رہتا ہے اس لئے جو لوگ وادی عشق میں قدم رکھتے ہیں وہ نہ کانٹوں سے گھبراتے ہیں نہ تلوے کھجلاتے ہیں۔ کھٹن سے کھٹن منزل بھی اہل عشق کے لب شکایت آشنا نہیں ہوتے۔ حضرت امر خسرو رحمتہ اللہ اس حالت پر تبصرہ آرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من تو شدم تو جاں شدی تو جاں شدی من تن شدم ناکس نہ گوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری

پنجابی شاعر حضرت وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ہیر میں فرماتے ہی۔

بے درد کی جانن ہیرے درد منداں دیاں آئیں بھڑلن بھائیں
باجوں درد دیدار نہ حاصل بن درداں کچھ تاہیں سمجھ کدائیں
العشق نار یحرق ماسوی اللہ عشق چنگیرا تائیں ہر دم چاہیں
لگا نیہوں نہ توڑیں بہبل جو ہر حال بناہیں عشق تداہیں

العشق نارٌیحرق مَاسوی اللہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک بزرگ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ان کا گھر نہایت ہی صاف ستھرا اور پاکیزہ تھا ایسے معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے اولیاء اللہ کا عبادت خانہ۔ گھر کے گوشوں میں محرابین تھیں۔ ایک محراب میں ایک پاکیزہ مزاج نحیف محترمہ اور دوسرے میں وہ خود تشریف فرما تھے میری آمد پر ان کی فرحت و انبساط کی حد نہ رہی۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: کہ یہ میرے چچا کی بیٹی اور میری اہلیہ ہیں۔ میں یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا کیونکہ میرے گمان میں وہ کوئی اجنبی عورت تھی اس کامل بزرگ نے مزید بتایا کہ

Marfat.com

بچپن ہی سے ہمیں ایک دوسرے سے محبت تھی۔ لیکن شادی کے لئے ان کے والد ماجد رضا مند نہ تھے ان کے والد محترم کی رحلت کے بعد ہمارا عقد ہو گیا۔ پہلی رات انہوں نے مجھے فرمایا: کہ اللہ جل مجدہٗ نے ہمیں ملا دیا ہے چنانچہ ہمیں اسی کا شکر ادا کرنا چاہئے لہٰذا خواہش نفس سے آج کی رات دوری موزوں ہے دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا اور عبادت و ریاضت میں شب بسر ہو گئی تیسری رات اس بزرگ کامل نے خود فرمایا: کہ آج بھی عبادت و مجاہدات ہی میں شب بسر ہونی چاہئے چنانچہ ۶۵ سال تک ایسا ہی معمول جاری و ساری رہا خدا کرے باقی زندگی بھی ایسے ہی گذر جائے۔

خداوند قدوس کی سب سے بڑی صفت وارث شاہ کی نظر میں یہ ہے کہ ''ا سے اس نے بنیادی اصول عشق بنایا اور خود محب بن کر اپنے محبوب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کیا۔''

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے الہامات میں سے سب سے پہلا الہام یہ ہے کہ بندوں کا بہترین طالب خدا تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہترین مطلوب انسان ہے۔ عشاق کے دائمی میلان کا نام محبوب کی خاطر تمام مال و دولت قربان کر دینا محبوب کی موجودگی اور عدم موجودگی میں محبوب کی موافقت عاشق کا اپنی تمام صفات کا مٹا دینا اور محبوب کو محبوب کی ذات کے ساتھ ثابت کرنا عشق کہلاتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی کثیر چیز کو قلیل سمجھنا اور محبوب کی قلیل چیز کو کثیر سمجھنا عشق ہے۔'' حضرت یحییٰ بن معاذ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''عشق وہ ہے جو جفا پر بھی کم نہ ہو''

حضرت ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ عشق دل سے محبوب کے سوا

Marfat.com

تمام چیزوں کو محو کر دیتا ہے۔ حضرت عبد اللہ قریشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سچا عشق یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتہً محبوب کے حوالے کر دے۔

حضرت ابو علی رود باری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''محبت تو بس محبوب کی موافقت ہے''۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''عشق کے دل میں ذکر محبوب کے سوا کچھ نہ ہو اور اپنی صفات سے غفلت ہو۔''

شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عالم سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق　　وصل میں برگ آرزو ہجر میں لذت طلب

تذکرہ اولیاء لاہور مؤلفہ محمد وارث کامل میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے ''جو شخص کسی پر بے اختیار عاشق ہو جائے تو پھر عفیف رہے اور اسے مخفی رکھے پھر مر جائے تو اس کی موت شہید کی موت ہو گی'' اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ غیر اختیاری عشق ہرگز ہرگز مذموم نہیں۔

حضرت شیخ الاسلام فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کسی کو دعا دیتے تو فرماتے ''خدا عزوجل تجھے درد عطا فرمائے جو درد بھی ہے اور دوا بھی۔''

حضرت معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''عشق کا ایک ذرّہ تمام انسانوں اور جنات کی اطاعت سے افضل ہے۔''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جسم مبارک میں پیوست تر کا نماز کی حالت میں نکالا جاتا ہے اور ان کو اس تکلیف کا احساس نہ ہونا دراصل اسی کیفیت کا آشکارہ ہے ایسے ہی موقع پر شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

انا الحق جز مقام کبریا نیست　　سزائے او چلیپا ہست یا نیست
اگر فرد بگوید سرزنش　　اگر قومے بگوید نار و انیست

انا الحق وہ مقام ہے جہاں لبوں کو سی لیا جاتا ہے اسی مقام پر پہنچ کر اپنی آواز اپنی نہیں رہتی بلکہ محبوب ازلی کی آواز بن جاتی ہے۔ اپنا ہاتھ محبوب کا ہاتھ

Marfat.com

بن جاتا ہے اور اس طرح اپنی آنکھیں بھی اپنی نہیں رہتیں۔

آداب کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے

آداب زندگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دنیا کی تمام اقوام ایسے آداب کو ملحوظ رکھتی ہیں جس سے عامۃ الناس میں محبت، ہمدردی، انس اور اخوت بڑھتی ہے اور دنیا میں بھی عزت و احترام کا درجہ اس سے حاصل ہوتا ہے آداب زندگی کو ملحوظ رکھنا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی اتباع ہے آداب کی تین قسمیں بیان ہیں۔ (۱) آداب توحید کی پابندی۔ (۲) حقوق العباد کے آداب۔ (۳) مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید کو اپنے پیرو مرشد کی صحبت کے آداب و حقوق کو ملحوظ رکھنا اس کے بغیر مختلف مقامات اور منازل کا طے کرنا محال ہے گفتگو میں بھی مرتبہ و مقام کا بھی ضروری ہے کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینا ضروری ہے چلنے پھرنے میں آہستہ اور عاجزی و انکساری ہونی چاہئے کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے امت کی طرف سے زبان کا بڑا اندیشہ اور خدشہ ہے اسی طرح اللہ جل مجدہٗ کے سوا کسی کے سوا دست سوال دراز نہیں کرنا چاہئے۔

ان تمام آداب زندگی سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عزت و آبرو اطمینان وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے مختلف آداب کی تعلیم سے ہمیں نوازا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام آداب شریعت مطہرّہ کے دائرہ کار میں شامل ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہم خوشحال اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اس سے ہماری قوم حیرت انگیز ترقی کر کے اقوام عالم میں اپنی عظمت و برتری کا لوہا منوا سکتی ہے یاد رہے کہ قوموں کا زوال ان آداب سے صرف نظر کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ شریروں کی صحبت وہی اختیار کرتا ہے جو خود شر پسندی کی طرف مائل ہو کیونکہ ایسے ہی لوگ

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کے مصداق ہوتے ہیں اور یہی لوگ ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ دراصل ان قلوب پر مہر لگنے کی وجہ سے حسد و انکار ہی ان کی زندگی کا مقصد ہوتا ہے۔

کوئی بڑے سے بڑا ولی اللہ اور صوفی کسی وقت اور کسی حالت میں اتباع شریعت اور احکام الٰہی کی بجا آوری سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ اور حقیقت ایثار

مخدوم امم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایثار کے بارے میں اس طرح فرماتے ہیں۔

لِاَنَّ الْاِیْثَارَ الْقِیَامِ بِمَعَا وَذَنَةِ الْاَغْیَارِ مَعَ اِسْتِعْمَالُ مَا اَمْرِهِ الْجَبَّارِ لِرَسُوْلِهِ اَلْمُخْتَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ (۷:۱۹۹)

(ایثار نام ہے دوسروں کی امداد و امانت پر قائم رہنے کا مع اس حکم کی پیروی کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مختار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا اور ارشاد فرمایا: درگزر کرنا اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔)

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے:

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۵۹:۹)

اور دوسروں کے لئے ایثار کرتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔

اس ارشاد ربانی کا پس منظر یوں ہے کہ جب مکہ معظمہ اور دیگر جگہوں

Marfat.com

سے مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ پاک پہنچے تو ان کے لئے بسر اوقات کا کوئی انتظام و انصرام نہ تھا۔ انصار نے حضور پرنور فخر دو عالم نور مجسم ﷺ کی خدمت پاک میں عرض کیا کہ ہمارے باغ وغیرہ حاضر ہیں۔ آپ انہیں ہمارے مابین تقسیم فرما دیں۔ اس پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جزاکم اللہ یا معشر الانصار خیراً''

اسی طرح جب بحرین کا علاقہ اسلامی مملکت میں شامل ہوا تب بھی انصار اسی جذبے سے سرشار تھے۔

حضرت احمد حماد سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مدت جنگل میں رہنا پڑا۔ ایک روز ایک بھوکا شیر نظر آیا جس نے ان کا ایک اونٹ شکار کیا اور خود بلندی پر چڑھ گیا اور اپنے مخصوص انداز میں آواز نکالی۔ جس پر جنگل کے درندے جمع ہو گئے شیر نے اونٹ کا چیر پھاڑ کر دیا اور خود کچھ نہ کھائے ہوئے بالائے کوہ پر چلا گیا۔ درندوں نے شکار پر ہلہ بول کر خوب سیر ہو کر کھایا۔ ایک لنگڑی لومڑی نے بھی خوب سیر ہو کر کھایا۔ مابعد شیر نے ایک ٹکڑا لے کر کھایا حضرت احمد حماد سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ شیر کو گویائی نصیب ہوگئی اور اس نے کہا۔

''یا احمد! ایثار برلقمہ کار سگاں بود و مردان جان و زندگانی ایثار کند۔''

ترجمہ: اے احمد حماد لقمے کا ایثار تو کتوں کا کام ہے مردان خدا تو جان اور زندگانی کا ایثار کیا کرتے ہیں۔

دراصل حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ اس طرف توجہ مبذول کراتے ہیں کہ تمام نیکیوں کی کنجی انفاق و ایثار ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.''

ترجمہ: ''تم بھلائی اور نیکی کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی

Marfat.com

محبوب ترین شے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ آپ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔"

"پس حیات ابدی اندر قرب سرمدی بذل روح یا بند و ترک نصیب خود اندر تو فرمان دی و متابعت دوستانش۔"

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حیات ابدی قرب سرمدی میں بذل روح یعنی روح کے قربان کرنے سے ملتی ہے اور اپنے حصے کا ترک کر دینا امثال امر الٰہی اور اتباع محبوبان بارگاہی ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی تعلیمات کے اسرار و رموز کو قرآن مجید فرقان حمید اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ اسلام اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں ایسے اعلیٰ انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ہر جوہر شناس قاری ہدیہ تبریک پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ بیچیں رجپوری بدایونی کیا خوب فرماتے ہیں۔

پیر سالک طریق علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا علی ہجویری داتا گنج بخشؒ　　واہ! ذاتت! ہمچناں عسجد درخش
اندریں لاہور شہرے لاحرم　　ذات پاکت ہست قندیل حرم

جوق جوق آیند مردم بردرت
فیض بخشی واہ عالی مرتبت

پیر کامل آفتاب لازوال　　پیکر تو ہست ظلِ ذی الجلال
فیض روحانی ز تو حاصل بود　　از نگاہ مہر تو دلِ دل بود

جنذا! ساز نسیم لطف تو
واہ اعجاز نسیم لطف تو!

درہمی آیند روز و شب ملک　　از پے طوف و زیارت از فلک

Marfat.com

گنج بخشے! گنج اسرار رموز　　انتسابت ہست از رُوحی کنوز
می شود تاقدسیاں پرواز تو
ہست از لاہوت عالم ساز تو!

ہرچہ اوصاف بگویم کم بود　　از کمالت دیدہ حیرانم بود
چشمۂ دینی علوم و معرفت　　بارہا پیدا شدہ گردم سرت
نودہ از تو سوبہ سو دینی بلاغ
کردی افروزاں بہ ظلمت ہاچراغ

سر بسر نور ہدایت ہست تو　　بود بیعت روز و شب بردست تو
درایں چنیں تو دینی خدمت کردۂ　　جائے ہا معدوم ظلمت کردۂ
مرشدے مقبول درگاہ رُسول
ہرچہ بودہ پرورش بودہ حصول

خدمت دیں راز سے اشہ کاریت　　واہ! عشق صدق راسر شاریت
آفریں صد آفریں عالی ہمم　　آفریں صد آفریں! یا ذالعلم!
واہ واہ اے مرشد سالک طریق
چیستی تیراک دریائے عمیق

انک انت الولی ذوالکمال　　زومَنَةٌ لک من بدیعات الجمال
تشنگان آب عرفاں روز و شب　　از تو می یابند سیرابی عجب
طالباں را بردَرت آسودگی
می شود حاصل بہ صد بہبودگی

زاہدا بے نیازی می دھد　　ذات پاکت شرح اللہ الصمد
درگہے تو ہست چہ دارالاماں　　ہمچناں کہ صحن گلزار جناں!
تحفہ بچین اے عالی مقام!

Marfat.com

ہست گل ہائے عقیدت والسلام

کسی عاشق صادق نے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے حضور اس طرح نذرانہ عقیدت (منقبت) پیش کیا ہے۔

منقبت

رونق لاہور بستی آفتاب پرضیا اے مرے حامی مشکل اے مرے حاجت روا
عاشق شیدا علی مشتاق محبوب خدا آستانے پر تیرے جھکتے ہیں سب شاہ و گدا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

آپ محتاجوں کے والی دردمندوں کی دوا مشکلیں حل ہوتی ہیں دربار عالی سے سدا
بیکسوں کے آپ وارث اے ولی شان خدا جاری دریا ہے سخاوت کا تیری شہنشاہ
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

محسن عالم ہو تم حاجت روا ہر کام کے سائل آتے ہیں یہاں بغداد و روم و شام کے
واقف راہ پنہاں آغاز اور انجام کے صدقے اس دربار کے قربان میں اس نام کے
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

آپ کو سیّد حسن اور شاہ نظام الدین اولیاء بھی خواجہ قطب الدین بھی خواجہ معین الدین بھی
یہ بھی چاروں اور صابر اور فرید الدین بھی کہہ رہے ہیں صاحب ارشاد اور تلقین بھی
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

یہ مجھے معلوم حضرت آپ ہیں ہجویر کے خاک راہ سینکڑوں نقش قدم ہر شیر کے

Marfat.com

اے ولی لائی یہاں تیری ہدایت گھیر کے صاحب لطف و کرم ہو خواجہ اجمیر کے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

جھومتے عابد ہیں سب اسم نشہ لولاک پر وجد میں صوفی ہیں ہے دھوم عرش کی افلاک پر

لوٹتے پھرتے ہیں مجذوب آج فرش خاک پر کہہ رہے سالک ہیں یہ مل کر مزار پاک پر

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

دست بستہ شوق کی اب التجا ہے آپ سے دور بیماری ہوا تنا مدعا ہے آپ سے

تنگ آ کر عرض یہ کرنا پڑا ہے آپ سے آپ اولاد علیؓ ہیں کہہ دیا ہے آپ سے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

تصوف حقیقتاً مذہب اسلام کا عملی پرتو ہے۔ تجلیات روحانی (Dynamic Force) سے اس کی بنیادی آبیاری اور پرداخت ہوئی۔ اسلام کے دور قدیم میں اس لفظ کا استعمال بالکل ہی نہیں تھا۔ البتہ قرآنی اصطلاحات، مومنین، مومینات، صالحین، شہدا مستعمل پذیر تھیں جیسے۔

صالح ترا صالح کند

طالع ترا طالع کند

مشرکین اور کفار غیر مسلموں کے لئے اصطلاحات رائج العمل تھیں۔ حضرت سلمان فارسی ابو ذر غفاری صہیب رومی اور عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم زہد و تقویٰ کے پیکر تھے اور صف اول کے صوفیاء کرام میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اگرچہ اصحابہ صفہ بھی اسی صف میں آتے ہیں لیکن ان سے تصوف کے کسی سلسلے کا آغاز نہیں ہوا۔ سلاسل طریقت کی امامت کے

Marfat.com

سرخیل حضرت مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔
تصوف کے تمام طریق وسلاسل کی بنیاد آداب کے اصولوں پر عمل کرنے اور تقوی اور پرہیز گاری پر ہے اور جو لوگ اصول و آداب کی پرواہ نہیں کرتے احکام الٰہی کی پابندی نہیں کرتے ان کا طریقت اور تصوّف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آداب کا لحاظ اور پابندی کا لحاظ نہیں کرتا وہ درجہ ولایت حاصل نہیں کرسکتا۔ حقیقت و معرفت طریقت وہی قابل قبول ہوتی ہے جس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھاپ لگی ہوئی ہو اور اس کا ہر پہلو اخلاق حسنہ کے عین مطابق ہو۔ جس طرح اسلام اپنے دور میں سادگی کو پسند کرتا تھا اسی طرح دوسری صدی ہجری میں تصوّف صرف اور صرف عبادات کا مجموعہ تھا۔ ہر وہ شخص صوفی تھا جسے دنیا سے بیزاری تھی لیکن وہ تقویٰ کا پیکر اور زہد کا نمونہ ہوتا تھا۔ جسے حارث بصریؒ جنہوں نے ایک رسالہ بعنوان رعایۃ الحقوق اللہ تحریر کیا۔ جس کا نایاب نسخہ آج بھی سند کے طور پر آکسفورڈ یونیورسٹی میں موجود ہے۔ جس میں مقام توبہ مقام شرک دنیا قناعت' صبر استقامت اور توکل کے بارے میں درج ہے۔

تیسری صدی ہجری میں تصوف کا وہ دور ہے جس میں وحدت الوجود فنا فی اللہ اور بقا باللہ جیسے مضامین سرفہرست ہیں۔ اس صدی میں ابو الہاشم' سفیان ثوری ابو اسحاق ابراہیم ادھم بلخی مصروف کرخیؒ جیسے جید صوفیاء کرام ہوئے ہیں۔

اسی طرح ابو اسحاق نیشاپوری ''بایزید بسطامی سری سقطی'' کو بھی اہم مقام حاصل ہے اس تاریخ ساز دور میں ابو طالب مکی نے قوت القلوب ابو نصر سراج نے اللمع جیسی عظیم کتب تحریر فرمائیں۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوقات الٰہیہ میں سب سے اعلیٰ و افضل مرتبہ اولیاء کبار کا ہے کیونکہ یہ نفوس قدسیہ ''یحبھم و یحبونہٗ'' کے مصداق اللہ جل

Marfat.com

مجدہٗ کے سچے عاشق و محبوب ہیں اولیاء کرام و عظام کی جماعت ہر زمانے میں موجود رہی ہے کیونکہ دنیا کا قیام انہیں کاملین کے مبارک وجود سے ہی قائم و دائم ہے۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کیا خوب فرماتے ہیں۔

آں کہ خواہد ہم نشینی باخدا او نشیند در حضور اولیاء

ڈاکٹر ڈونالڈسن نے اپنی تصنیف ''مسلمانوں کے فلسفہ اخلاق'' کے صفحہ ۱۹۶ پر اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ''بقول ابن خلدون صوفیاء نے جو طریقہ اختیار کیا وہ آغاز اسلام سے مسلمانوں میں متداول تھا اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے سچائی اور ہدایت کا طریقہ یقین کرتے تھے۔ یہ طریقہ عبادت اور تبتل پر مبنی تھا اور جب دوسری صدی ہجری میں مسلمانوں کے دلوں میں دنیا کی محبت راہ پانے لگی تو جن لوگوں نے زہد وتقویٰ کو اپنا شعار بنایا وہ صوفیا کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ ۳۷۵ ہجری میں ایک معروف سیاح ابوعبداللہ محمد المقدسی نے اپنے سفرنامے ''احسن التقاسیم فی معرفتہ الاقالیم'' (۱۹۶۲ء میں دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر خورشید احمد نے اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں) میں چوتھی صدی ہجری کے جغرافیائی معاشرتی حالات اور عقائد ونظریات پر روشنی ڈالی ہے۔

کشف المحجوب شریف کی تصنیف سے پہلے چوتھی صدی ہجری میں اسلامی تصوف کے موضوع پر خاصا کام ہو چکا تھا اور یہ وہ دور تھا جب علم کلام' ہندی و یونانی فلسفہ' یہودی وعیسائی افکار کی یلغار بام عروج پر تھی اور غیر اسلامی تصوف کے حملے تابڑ توڑ ہو رہے تھے یہ دور علمی و ادبی اور تحقیقی کارناموں کا دور تھا اور علماء کرام جہاں سیرت مغازی حدیث جمع و تدوین' حدیث' اصول حدیث اسماء الرجال وغیرہ کے موضوعات پر مصروف تھے وہاں دوسری طرف باطل قوتیں اپنے مخصوص انداز میں مسلمانوں پر یلغار کر رہی تھیں چنانچہ اس دور میں اکابرین ائمہ صوفیاء کرام وعظام نے جو بیک وقت مفسرؔ محدّث فقیہ متکلم اور انشا پرداز تھے۔ غیر

Marfat.com

اسلامی تصوف اور ان کے باطل نظریات کا سختی سے نوٹس لیا اور عرض موضوعات پر کتابیں تحریر فرمائیں۔

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معرفت الٰہی کو وجدان کے ذریعے سمجھا اور باقیوں کو اس کی تبلیغ کی۔ ان کے بقول جتنا کوئی انسان رب العزت کا علم حاصل کرتا ہے اتنا ہی وہ اللہ جل مجدہٗ کی ہستی میں گم ہوتا چلا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصوف کو فنا اور بقاء کا تصور دیا۔

پانچویں صدی ہجری میں شیخ ابو اسحاق شیرازی شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ شیخ ابو عبد اللہ شیرازیؒ، علی ابو علی داستانیؒ شیخ عبد الرحمٰن ابو منصور اصفہانیؒ جیسی عظیم المرتبت ہستیوں نے تصوف کو آگے بڑھانے میں خاصا کام کیا۔ خانقاہیں آباد ہوئیں۔ رشد و ہدایت کے حلقوں نے علمی اور عملی کام کیا اس دور میں خواجہ نظام الملک طوسیؒ اور امام غزالیؒ خود بہت بڑے صوفی تھے انہوں نے زیادہ تر توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ مذہبی گمراہیوں سے بچنے کے لئے انسان کی بہتری صرف اور صرف طریق تصوف کو اپنانے میں ہے۔

اسی طرح کتاب التعرف مؤلفہ شیخ طریقت ابوبکر محمد بن ابراہیم بخاری الکلاباذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جامع کتاب قوت القلوب جلد اول و دوم، مصنفہ شیخ ابو طالب محمد بن عطیہ الحارث قدس سرہ العزیز اپنی مثال آپ ہیں۔ حضرت جامی قدس سرہ نفحات الانس میں قوت القلوب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"طریق معرفت کے حقائق اس جیسی کتاب دنیائے اسلام میں تصنیف نہیں ہوئی۔"

صوفی کا مقام فقیر کے مقام سے اعلیٰ اس وجہ سے ہے کہ فقیر، فقر کے ارادہ سے نفس کی لذت کے ارادہ میں محجوب ہو گیا اور صوفی کا کوئی مخصوص نہ تھا اور فقر و غنا کے بارے میں اس کا ارادہ حق تعالیٰ کے ارادہ میں محو ہو گیا بلکہ اس کا

Marfat.com

ارادہ عین حق تعالیٰ کا ارادہ ہو جاتا ہے اور اس حال میں اگر صورت اور رسم فقر کی بھی اختیار ہو جائے تو محجوب نہیں ہوتا کیونکہ وہ ارادہ تحت ارادہ حق ہوا۔ حضرت ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''الصوفی من استصفاہ الحق بنفسۂ لوووّا والفقیر من ستصفی نفسیه فی فقرہ تقربا ''اور بعض بزرگان کرام نے کہا:

''فقر تصوف کا شروع ہے یعنی تصوف کی بنیاد ہے۔''

چوتھی اور پانچویں صدی کے دوران عقیدہ تصوف کی تدوین وسیع پیمانے پر ہوئی اس سلسلے میں کتاب ''اللمع فی التصوف'' مؤلفہ ابو نصر سراج اپنی مثال آپ ہے جسے برطانوی مستشرق رینالڈ نکلسن نے شیخ عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرۃ الاولیاء کی طرح ایک محققانہ مقدمہ کے ساتھ گب میموریل سوسائٹی لندن سے شائع کیا چنانچہ عبد الماجد دریا آبادی نے اپنی تصنیف تصوف اسلام میں اس کتاب کو دنیائے تصوف میں پہلی کتاب قرار دیا ہے۔

پانچویں صدی ہجری میں تصوّف کے عظیم موضوعات پر درج ذیل کتب تحریر ہوئیں۔ (۱) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ مصنفہ محدث کبیر شیخ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قدس سرہٗ۔ (۲) رسالہ قشیریہ مولفہ شیخ الطریقت ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری النیشاپوری۔ (۳) طبقات الصوفیاء مصنفہ شیخ طریقت ابو اسماعیل۔

چھٹی اور ساتویں صدی ہجری میں تصوف کے موضوعات پر درج ذیل کتب تحریر ہوئیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔

۱۔ احیاء العلوم مولفہ حضرت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی طوسی قدس سرہ، کیمیائے سعادت اور المرشد الامین بھی آپ کی ہی تحریر کردہ ہیں۔

۲۔ سوانح العشاق، مصنفہ شیخ مجد الدین ابو الفتوح احمد بن محمد غزالی

Marfat.com

طوسی برادر حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے علاوہ تازیانہ سلوک اور لباب الاحیاء بھی حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی تحریر کی ہیں۔

۳۔ اسرار التوحید فی مقامات شیخ ابوسعید قدس سرہٗ مولفہ شیخ محمد بن منور بن ابی سعید۔

۴۔ عبہر العاشقین، مصنفہ شیخ الطریقت روز بہان بقلی۔

۵۔ مقصد اقصیٰ وزبدالحقائق، مؤلفہ شیخ الطریقت عزیز بن محمد نفسی قدس سرہٗ۔

۶۔ تذکرۃ الاولیاء، مؤلفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہٗ۔

۷۔ عوارف المعارف، مصنفہ حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۔ فتوحات مکیہ مؤلفہ حضرت شیخ الطریقت محی الدین بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۹۔ مرصا العباد، مصنفہ شیخ اجل ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن شاہاور الاسدی معروف بہ پیر طریقت نجم الدین رازی قدس سرہٗ۔

۱۰۔ فیہ مافیہ، مصنفہ، حضرت مولانا جلال الدین المعروف مولانا رومی قدس سرہٗ۔

۱۱۔ لمعات مؤلفہ شیخ فخر الدین عراقی مرید حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین زکریا ملتانی نور اللہ مرقدہٗ۔

۱۲۔ دلیل العارفین مجموعہ ملفوظات حضرت قدوۃ العارفین خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہٗ العزیز۔

۱۳۔ فوائد السالکین، ملفوظات قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار

Marfat.com

کا کی اوشی چشتی قدس سرہٗ العزیز' مرتبہ شیخ کبیر شہباز عظیم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر نور اللہ مرقدہٗ۔

۱۴۔ **راحت القلوب'** ملفوظات زبدۃ الاولیاء سراج الاتقیاء حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ مرتبہ: حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی زری زر بخش دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

۱۵۔ **اسرار الاولیاء** ملفوظات دوم سلطان المشائخ شہباز عظیم حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر نور اللہ مرقدہٗ۔ مرتبہ: خلیفہ خواجہ بدر اسحاق رحمتہ اللہ۔

آٹھویں اور نویں صدی ہجری میں دو درج ذیل مشہور و معروف کتابیں تصوف پر تحریر ہوئیں۔

اولاً۔ مصباح الہدایت۔ مصنفہ شیخ عز الدین کاشانی رحمتہ اللہ علیہ جو سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے ایک سرگرم شیخ طریقت تھے اور موصوف کا سلسلہ طریقت حضرت شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے چوتھی نسبت میں ملتا ہے۔

دوم۔ نفحات الانس جو مستند اور جامع کتاب ہے۔

ایرانی صوفی حضرت ابو سعید ابو الخیر ۹۶۷۔۔۱۰۴۹ء ہجری نے اپنا نظریہ ایشائی وحشی تاتارتوں کے حملوں کے زمانہ میں پیش کیا۔ یہی زمانہ حضرت عثمان مروندی شہباز قلندرانہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ جو سیوستان (سندھ) سیون شریف میں مقیم تھے۔ ابو سعید ابو الخیرؒ کے نظریہ پر یونانی چھاپ چسپاں ہے یعنی وہ بھی وحدت الوجود کے قائل نظر آتے ہیں۔ نیز ابو سعید ابو الخیرؒ کے نزدیک شریعت مطہرہ کی پابندی بھی اہل سلوک کے لئے لازم و ملزوم ہے۔

حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ جو شخص اولیاء کرام کی

Marfat.com

باتوں کو تسلیم کرے اور ان کو حق سمجھے اور ان سے فیض اٹھائے میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند سلام ما رسانید ہر کجا ہستند

شیخ شروانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ایسے شخص سے سلوک کرو جو اولیاء اللہ کو دوست رکھتا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اولیاء اللہ کے دوستوں کا امتحان لینا سوالات یا کرامات کا مطالبہ کرنے سے بھی منع فرمایا: نیز شوق دیدار تو ہمہ وقت ہوتا ہے لیکن ہر وقت دیدار ممکن نہیں۔

فقر اور تصوّف کتاب وسُنّت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور کشف المحجوب شریف کی روشنی میں

فقر کے معنی احتیاج کے ہیں اور فقر وہ ہے جس کے پاس اسباب زندگی نہ ہوں مفلس ہو حاجت مند ہو ارشاد ربانی ہے:

''شیطان تمہیں مفلسی' تنگدستی سے ڈراتا اور شرم کی بات یعنی بخل کی جانب برانگیختہ کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے قصوروں کو معاف کرنے اور برکت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔''

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فقراء کو بہت ہی بلند مقام عطا فرمایا ہے اور نہایت ہی اعلیٰ مقام پر فائز المرام کیا ہے۔ فقر کے دو حصے ہیں۔ ایک ظاہری جس کی اساس مفلسی اور بیچارگی ہے۔ دوسرا حصہ حقیقت کا ہے جو اقبال و اختیار پر مبنی ہے جس نے ظاہری صورت پر اکتفا کیا اسے کوئی نفع حاصل نہ ہوا اور جس نے حقیقت حاصل کر لی وہ موجودات سے روگردان ہوا اور تمام ماسویٰ کی نفی کرتا ہوا دیدار کلی کی نعمت سے ہمہ تن گوش ہوا۔ اصل میں فقیر وہ ہے جسے کسی چیز کے نہ تو کھو جانے کا غم اور نہ ہی حاصل ہونے سے غیر معمولی خوشی

Marfat.com

حاصل ہو۔ اس کی نگاہ فقر میں دنیا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' امت مسلمہ میں جس قسم کا فقر پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کا اجتماع سے گہرا ناطہ ہے اس فقر کا تعلق بلندیوں' ارفع و اعلیٰ مقام اور عظمتوں سے ہے۔

جس فقر کی اصل ہے حجازی ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
اللہ کی شان بے نیازی اس فقر سے آدمی میں پیدا
بے سرمہ بو علی و رازی روشن اس سے خرد کی آنکھیں
بے تیغ و سناں ہے مرد غازی یہ فقر غیور جس نے پایا
اللہ سے مانگ یہ فقیری مومن کی اسی میں ہے امیری

فقیر کی اصل متاع ترک دنیا اور علیحدگی نہیں بلکہ دل دنیا اور اس کی محبت سے بے نیاز کرنا ہے اسی لئے فقر تصوف کی رو سے وہ ہو گا جو متاع دنیا سے بالکل ہی بے نیاز ہو۔ اس کے پاس دنیاوی اسباب ہوں یا نہ ہوں' دنیا کا حصول اسے مسرور نہ کرے اور دینوی مال و دولت کی عدم موجودگی اس کے باطن میں اضطراب پیدا نہ کرے بلکہ تنگ دستی میں زیادہ مسرور ہو۔ کیونکہ حال کا انکشاف اسی صورت میں ہو گا اور اس پر غفلت اثر انداز نہیں ہو گی۔ اس لئے فقر ذات خداوندی کے سوا تمام چیزوں کو دل سے فارغ رکھنے کا نام ہی ہے۔ تمام اعضاء جوارح اس کی نافرمانی سے محفوظ ہوں اور کسی معصیت میں بھی وہ مبتلا نہ ہو۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ اس کا بدن روحانی اور دل ربّانی ہونا چاہئے۔

اب دیکھنا ہو گا کہ تصوف کیا ہے؟ کیونکہ تصوّف اور صوفی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے پورا باب وقف فرمایا ہے۔ اور عارفان امت اور کاملان ملت کی زبانی تصوّف کے بارے میں اس طرح آراء پیش کی ہیں۔

Marfat.com

تصوّف اور آراء کاملین

حضرت ممشاد علی دینوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیکار چیزوں کو ترک کرنا تصوف ہے حضرت ابو علی احمد بن محمد رود باری رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''اون کا لباس پہننا' نفس پر جفا کرنا' دنیا ترک کرنا اور سنت مطہرہ کی پیروی کرنا تصوف ہے۔'' اسی طرح ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق تصوف اس کو کہتے ہیں کہ تمام تکالیف کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرے اور ماسوائے اللہ کو ترک کر دے۔

حضرت حصری رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق:

((التصوّف صفاءُ السّرّ مِنْ کُدُورةِ المخالفة.))

حضرت ابو عمر دمشقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

((التصوُّف رُؤیةُ الْکَوْنِ بِعَیْنِ النَّقْصِ بَلْ غَضُّ الطَّرْفِ عَنِ الْکَوْن.))

حضرت محمد باقر قدس سرہ العزیز کا فرمان ہے۔

((اَلتصوُّف خُلُقٌ فَمَنْ زَادَ عَلَیْکَ فِی الْخُلق زَادَ عَلَیْکَ فِی التصوُّف.))

کیونکہ جب تک اپنے اندر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت صفا پیدا نہ ہو' فی الحقیقت صوفی نہیں بن سکتا۔ اسی بنا پر کہ صفائی باطن کی ایک اصل ہے اور ایک فرع۔ اصل تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ اغیار سے دل منقطع ہو اور فرع کا تقاضا ہے کہ دل دنیائے غدّار کی محبت سے خالی ہو اور یہ دونوں حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صفتیں ہیں۔ اسی لئے وہ اہل طریقت کے امام ہیں۔

بعض نام نہاد متصوفین نے شریعت اور حقیقت میں حدّ فاصل قائم کرتے

Marfat.com

ہوئے شریعت کو پوست اور حقیقت کو مغز کہنے کی ناپاک جسارت کی ہے' اس طرح شریعت کو خیر باد کہتے ہوئے کافرانہ رہبانیت اور جوگیت کو ہی اسلامی تصوّف کا لب لباب قرار دیا ہے ایسے لوگوں کے لئے آپ کا فرمان اقدس حضرت ابومحمد سہل بن عبداللہ تستری نوراللہ مرقدہٗ کے حالات میں ملتا ہے۔ علماء حقہ کا کہنا ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ نے حقیقت اور شریعت کو جمع کر دیا ہے ان کا یہ کہنا خطا ہے' اس لئے کہ کسی نے فرق نہیں کیا۔ شریعت حقیقت کے سوا کچھ نہیں اور حقیقت شریعت کے بغیر کوئی چیز نہیں جب حق تعالیٰ نے شریعت اور حقیقت کو جمع کر دیا تو ناممکن ہے کہ اس کے اولیاء فرق کریں' کیونکہ اگر فرق جائز رکھا جائے تو دونوں میں سے ایک کو رد اور دوسری کو قبول کرنا پڑے گا جب کہ رد شریعت الحاد ہے اور رد حقیقت شرک۔

• اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ شریعت بلا حقیقت ریا کاری اور حقیقت بلا شریعت زندقیت ہے۔ کیونکہ دل کا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور دنیا کی محبت سے خالی تصوف کے خلاف عام طور پر یہ اعراض ہے کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رائج نہ تھا اگر ایسا ہی ہے تو تمام اسلامی علوم مثلاً تفسیر' فقہ معانی بیان اور صرف ونحو بھی غیر اسلامی ہیں کیونکہ یہ بھی حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رائج نہ تھے کیونکہ صحابہ کبار تو جہاد میں مصروف کار تھے جب جہاد ختم ہوا تو صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین ان علوم کی طرف متوجہ ہوئے جنہوں نے قرآن مجید کی تفسیر کی وہ مفسّر کہلائے جنہوں نے احادیث پر کام کیا وہ محدّث کہلائے جنہوں نے قانون پر کام کیا وہ مقنن کہلائے اور جنہوں نے اصحاب صفہ کی طرح تزکیہ نفس اور روحانیت میں کمال حاصل کیا وہ صوفی کہلائے اور وہ علم تصوف کے نام سے مشہور و معروف ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا اقرب

Marfat.com

حاصل کرنا چاہتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

کرامت کے بارے میں اس طرح رطب اللسان ہیں۔ کرامت حق ہے مگر اس کے لئے ایمان باللہ اور اتباع سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شرط ہے کیونکہ ولایت بجز تصدیق و اتباع سرور کونین ہادیٔ الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملتی۔

وہی برضائے خداوند قدوس کے سلسلے میں اپنے مرشد کامل شیخ عباد حضرت ابوالفضل الحسن الختلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری وصیت کو حرز جاں بناتے ہوئے زندگی بھر اس پر عمل فرمایا جو یہ ہے:

''مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! تجھے ایک اعتقاد کی بات بتلاتا ہوں اگر اپنے آپ کو اس پر قائم و دوائم رکھو گے تو ہر قسم کے رنج سے چھوٹے رہو گے جان لے کہ ہر مقام اور ہر حال میں خدائے بزرگ و برتر ہی نیک و بد کا پیدا کرنے والا ہے اللہ کے کسی فعل پر جھگڑا نہ کرنا اور کسی قسم کے غم کو دل میں جگہ نہ دینا۔'' اس کے بغیر کوئی لمبی وصیت نہ فرمائی اور جان جاں آفریں کے حوالے کر دی عارفین و اکملین کے لئے رضا ہی بلندترین مقام ہے اور یہی آپ کے ارشادات و فرمودات کا نچوڑ ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اسرار خودی میں ایک واقعہ درج کیا ہے۔

نوجوانے قامتش بالا چوسرو — وارد لاہور شد از شہر مرو
رفت پیش سید والا جنابؒ — تار باید ظلمتش را آفتاب
گفت محصور صف اعداستم — درمیان سنگ ہامیناستم
بامن آموز اے شہر گردوں مکاں — زندگی کردن میان دشمناں
گفت اے نامحرمِ راز حیات — غافل از انجام و آغاز حیات

فارغ از اندیشۂ اغیار شو — قوت خوابیدہ ای بیدار شو
سنگ چوں برخود گمان شیشہ کرد — شیشہ گردید و شکستن پیشہ کرو
تا کجا خود را شماری ماء وطیں — از گل خود شعلۂ طور آفریں
راست می گویم عدوہم یارتست — ہستی او رونق بازار تست
ہر کہ دانائے مقامات خودی است — فضل حق داند اگر دشمن قوی است

واضح رہے کہ ہر مفکر کا فکر طاقت ور اور حیات آفریں نہیں ہوتا جس پر کسی قوم کی حیات اور بقاء کا دارومدار ہوتا ہے۔ وہ قوم بڑی خوش نصیب ہے جس میں کوئی مفکر جاندار فکر لے کر پیدا ہو اور اس سے قوم کے مضمحل اعصاب میں تازہ خون دوڑائے۔ اسے اپنے بیگانے اور کھرے کھوٹے کی پہچان دے اور صحیفہ ہستی پر اپنا دوام لکھنے کے لئے میدان عمل میں لا کھڑا کرے۔ اس لحاظ سے حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فکر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشرو اور رہنما ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصوّف کے سلسلے میں کشف المحجوب شریف کے تیسرے باب میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

((مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا يُؤْمِنَ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.))

یعنی جس نے اہل تصوف کی آواز سنی اور ان کی پکار پر ایمان نہ لایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں غافلوں میں لکھا گیا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے۔ ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ'' فقیر میرا فخر ہے۔

اب دیکھنا ہے فقر کیا ہے دراصل یہ تصوف ہی تو ہے نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔ ''الفقر وطن غیب'' فقر عالم غیب کا وطن ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے ساری عمر خربوزہ نہ کھایا کیونکہ کسی

Marfat.com

حدیث مبارکہ سے یہ ثابت نہیں تھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزے کو کسی طرح کاٹا اور کھایا۔ دراصل تصوف عین شریعت ہے اور اسلام کی روح رواں ہے۔

اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کا وجود نو واردان جادۂ شوق کے لئے منارۂ ہدایت سے کم نہیں ہوتا۔ ان کی تعلیمات' پند و نصائح بلاشبہ اہل ایمان و یقین کے لئے سرمایہ اعزاز ہوتے ہیں۔ یہ کاملین حقہ دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبان اور ناموس حق و صداقت کے پاسدار ہوتے ہیں۔ ان کی گفتار ان کے کردار کی گواہی اور ان کا روشن کردار اعجاز نطق کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ طالبان حق اس سے تنویر باطن حاصل کرتے ہیں۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جو کشف المحجوب شریف جیسی بلند پایہ اور مستند تصنیف منیف کے نام سے واقف ہیں۔ حالانکہ ہمارا نذرانہ عقیدت آپ کی بارگاہ عالیہ میں صرف اور صرف یہی ہونا چاہئے کہ ہم آپ کے اس عظیم مشن کو جاری و ساری رکھیں جو آپ کا مقصد حیات تھا اور جس کے لئے تادم حیات کوشاں رہے اللہ تعالیٰ مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بزرگان دین کی تعلیمات کا مرکز و محور بنائے اور ہم سب کو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ پر عمل کرنے اور آپ کی سیرت و صورت کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق سے ہمکنار کرے۔

اسلامی تصوف کے دو پہلو ہیں ایک نظری اور ایک عملی' تصوف عملی درحقیقت سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی خلوص کے ساتھ پیروی کا نام ہے اور تصوف نظری دراصل نہ صرف توحید پر صدق دل سے ایمان لانے' بلکہ علم الیقین کے ساتھ ساتھ عین الیقین اور حق الیقین بھی حاصل کرنے کی صورت ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیت "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" یعنی تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو جب سے زیادہ متقی ہے تمام اسلامی عقائد اور

Marfat.com

اسلامی عقیدہ کی مہر ہے۔ حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمتہ اللہ علیہ نے جو تصوف کی تعریف میں کہا تھا: ''تصوف یکسو نگر یستن و یکساں زیستن است'' تو انہی دو پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا تھا۔

عملی تصوف ایک لحاظ سے حضور پرنور شافع یوم النشور فخر دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے ظاہری پہلو یعنی نبوت سے متعلق ہے اور نظری تصوف آپ کی نبوت اقدس کے معنوی پہلو یعنی ولایت سے وابستہ ہے دونوں ہی حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے نور اقدس میں تصوف کا ایک رخ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے اس رحمتہ للعالمین ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم سے وابستہ ہے۔ جسے دشمن بھی صادق و امین مانتے تھے اور قرآن مجید فرقان حمید جس کے اسوۂ حسنہ کی یوں گواہی دیتا ہے:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ''اور تصوف کا دوسرا رخ غار حرا ''لِیْ مَعَ اللّٰہِ اور قَابَ قَوْسَیْنَ'' کا عکس ہے جس کی حقیقت کا آئینہ حقیقت محمدیہ ''کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَ فْلَاکَ'' سے ضیاء حاصل کرتا ہے۔ تصوف عملی نے اخلاص فی العمل سے حقیقی پاکیزگی یعنی نفس قلب اور روح کا سامان پیدا کیا اور تصوف نظری نے اہل حق کے قلوب میں عشق حق اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ روشن کئے یہ چراغ ''یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ اور قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہَ'' کی کرنوں سے منور ہے۔ (القرآن: ۳:۳۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا .))

(القرآن ۲۵:۶۳)

Marfat.com

''یعنی خاص بزرگان الٰہی وہ ہیں جو زمین پر جھک کر چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں چھیڑیں تو وہ بجائے جواب کے ان کو کہہ دیتے ہیں کہ اچھا خوش رہو۔''

اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

((سَمِعَ صَوْتَ اَهْلُ التَصَوُّفِ فَلاَ يُوْمِنُ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.))

''جس نے اہل تصوف کی آواز سن کر ان کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔''

معاملات تصوف کے سلسلے میں یوں فرمایا: صوفی وہ ہے جس کا دل بشری کدورتوں اور مادی الائشوں سے پاک ہو۔ جب کلام کرے تو حقائق و معارف کے موتی اس کے منہ سے جھڑیں اور خاموش رہے تو سچی درویشی اس کی خاموشی سے ظاہر ہو۔

بعض صوفی کو صوفی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کمبلی اوڑھتا ہے دوسروں کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں صف اول میں ہوتا ہے۔ تیسری جماعت کے قول کے مطابق وہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرتا ہے۔ اربعا صوفی صفا سے مشتق ہے ہر ایک نے تصوف کے معانی و مطالب بیان کرنے اور طریقت کے سلسلے میں لطائف و توضیحات اور باریکیاں بیان کی ہیں اگرچہ صفا بمعنی صفائی ہے اور صفائی ہر پہلو سے مناسب ہے اور صفائی کی ضد کدورت ہے۔

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَ بَقِيَ كَدْرُهَا۔ ''یعنی دنیا کی صفائی جاتی رہی اور اس کی کدورت باقی رہ گئی۔''

شیخ ابوبکر کتانی فرماتے ہیں جب انسان حقیقی طور پر اللہ کا محتاج ہو جاتا ہے تو پھر وہ حقیقی طور پر غنی باللہ ہو جاتا ہے مزید فرماتے ہیں ''دنیا و آخرت دونوں

Marfat.com

جہانوں میں فقر کے لئے خوشخبری ہے لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: اس لئے کہ دنیا میں اس سے بادشاہ خراج نہیں لیتا اور کل قیامت میں خداوند قدوس اس سے حساب نہیں مانگے گا۔ اسی طرح شیخ ابوالقاسم القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''مجھے اگر اللہ تعالیٰ غنی کر دے تو غافل ہونے کی بجائے اس کا شکر ادا کروں گا اور اکثر وہ مجھے فقیر بنا دے تو حریص اور منہ پھیرنے والے کی بجائے میں صبر کروں گا۔ شیخ ابن عطاء فرماتے ہیں ''حق تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار رہنے کا نام تصوف ہے'' شیخ سمندن کا فرماتے ہیں تصوف یہ ہے کہ تو کسی چیز کا مالک نہ بنے اور نہ کوئی چیز تمہاری مالک بنے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امراء صاحب صدقہ ہوتے ہیں اور فقراء صاحب صدق اور صدقہ ہرگز صدق کے برابر نہیں۔

اسی لئے صوفیاء کرام و عظام اپنے اخلاق حمیدہ اور دنیاوی معاملات صحیح رکھتے ہیں اور اپنے باطن کو ہر قسم کی آلائشوں اور آفات و بلیات سے پاک کر لیتے ہیں۔ اسی لئے وہ صوفی کے لفظ سے ملقب ہوتے ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''تصوّف کے حصول کے لئے علم کا چشمہ ضروری ہے تا کہ اس کے پانی سے تصوف کی جڑ مضبوط اور شاخ میوہ دار ہو۔''

استعاذت' استخارت اور استعانت کے معنی طلب کرنے کے ہیں اسی لئے کاملین حقہ اپنے تمام امور اللہ جل مجدہٗ کی تحویل میں کر کے ہر قسم کی آزمائش و ابتلا سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمیشہ قرآن مجید کے مطابق استخارہ کی تلقین فرماتے جس وقت انسان کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ ہر کام کی بھلائی اور بہتری صرف انسانی کسب و کمال اور تدبیر پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ خداوند قدوس کی

Marfat.com

ذات پاک ہی اس کی حقیقی بہتری سے آگاہ ہے جو نیکی اور بدی انسان کو پہنچ رہی ہے وہ ابتدا سے ہی اس کا مقدر بن چکی ہے۔ لہٰذا اسے رضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم کر لینا چاہئے۔ تاکہ تائید ایزدی نفس کے آوارہ پن اور شر پسندی کا خاتمہ کر دے اور ہر کام میں اچھائی اور بہتری شامل حال ہو جائے ہر کام کے آغاز میں استخارہ لازم و ملزوم ہے تاکہ خداوند قدوس ہر قسم کی آفات و بلیات سے اپنی امان میں رکھے اسی لئے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جس کام میں نفسانی غرض آ جائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے نفس کو اس کی خواہشوں سے دور رکھنا جنت کے دروازے کی چابی ہے۔'' کسی نے خوب کہا ہے:

اِنَّ الصَّفَاءَ صِفَةُ الصِّدِّيق　　اِنْ اَرَدْتَ صُوْفِيًا عَلَى التَّحْقِيق

بے شک صفا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صفت ہے۔ اگر تو کامل واکمل صوفی بننے کا ارادہ رکھتا ہے تو جس راستے کو انہوں نے اپنایا تو بھی اسے اپنا کر کاملین واکملین کے گروہ میں شمولیت اختیار کر لے۔

اسلامی تصوّف کی تعلیمات کی تشریح و توضیح کے کام کو اپنے ذمہ لیتے ہوئے آپ نے ایک معلم کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کیا کسی خاص مسئلہ پر رائے زنی سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائج الوقت خیالات کا جائزہ لیا اور بشرط ضرورت ان کی تردید کا حق ادا کیا۔ ایک رواں اور غیر رسمی انداز بیاں اختیار کرتے ہوئے آپ نے ذاتی تجربات سے اخذ کردہ دلچسپ حکایات اور تمثیلات سے کام لیا جس سے ایک دقیق اور اختلافی موضوع نے ایک دلآویز ادب پارہ کی صورت اختیار کر لی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میری کتاب کشف المحجوب شریف جسے تصوّف کے آئین کی حیثیت حاصل ہے سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو وقتی اور عارضی غفلت و حجابات میں مبتلا ہیں۔ حق و صداقت کا انکار جن لوگوں کے مزاج کا

Marfat.com

حصہ بن چکا ہے انہیں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ نفسانی خواہشات کی تکمیل دروازۂ دوزخ کی چابی ہے جسے یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل سے واقف ہے۔ وہی نافرمانی سے بچتا ہے تاکہ قیامت کے روز شرمندہ نہ ہو۔"

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حکایات المشائخ جند من جنود اللہ تعالیٰ کہ شیوخ کی حکایت اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ اس سلسلے میں مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ہجوم نفس و ہوا گر سیاہ شیطانند * جو زور بر دل مرد خدا پرست آورد
بجز جنو و حکایات رہنما یاں را * چہ تاب آنگہ بریں رہزناں شکست آورد

یعنی نفسانی خواہشات و خیالات شیطانؑ کے لشکر ہیں جب وہ کسی اللہ کے بندے کے دل پر حملہ کرتے ہیں تو شیوخ کی حکایات کے لشکر کے سوا کسی کو یہ طاقت نہیں کہ ان رہزنوں کو شکست دے سکے۔

جو شخص کسی فانی چیز کے ساتھ دل لگاتا ہے تو فانی کے فنا ہونے کے ساتھ اس کی ساری محنت بھی ضائع ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنی جان باقی کے حوالے کرتا ہے تو اگرچہ اس کا فانی نفس فنا ہو جاتا ہے مگر وہ خود ذات باقی کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اس لئے دل کے اندر اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ مخلوق کی طرف توجہ کرنا ہلاکت کا نشان ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرنا مالک ہونے کی نشانی ہے۔

آپ نے تصوّف کی شرعی حجیت کو بیان کرنے کے بعد اس کی مختصر اور جامع تاریخ پر قلم اٹھایا ہے اور اسے اپنے زمانے تک بیان کیا ہے۔

اہل تصوّف کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ صوفی۔ ۲۔ متصوّف۔ ۳۔ مستصوّف

Marfat.com

۱۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود سے فانی ہو کر حق کے ساتھ باقی ہو گیا ہو طبعی خواہشات اور ان کے تصرف سے آزاد ہو کر حقیقت الحقائق کے ساتھ منسلک ہو گیا ہو۔

ان الصفا صفت الصدیق

ان اردت صوفیاء علی التحقیق

یعنی تحقیق صفائے قلب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت سے۔ اگر تم صوفی بننا چاہتے ہو تو ان کو دیکھو۔

۲۔ متصوف وہ ہے جو مجاہدے کے ساتھ اس مقام کے لئے کوشاں ہے اور راہ حقیقت کی تلاش میں اپنے آپ کو صوفیاء کے طریقے پر کاربند رکھتا ہو۔

۳۔ متصوف وہ ہے جو دینوی مال و متاع کے حصول اور جاہ و مرتبے کے لالچ میں صوفیانی نقالی کر رہا ہوا سے نہ تو اوپر دونوں گروہوں سے کوئی تعلق ہوتا ہے اور نہ اسے طریقت کے بارے میں کوئی ادنیٰ سی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

مشائخ کرام ایسے حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں ''متصوف صوفیاء کے نزدیک مکھی کی مانند ہے اور غیر صوفیاء عوام کے لئے بھیڑیا ہے۔ الغرض ''صوفی صاحب وصول' متصوف صاحب اصول اور متصوف صاحب وصول'' یعنی راہ حق سے جدا ہوتا ہے آپ کی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف تعلیمات اسلام کا نچوڑ ہے اور صحیح اسلامی تصوف کا نصاب ہے۔

حضور داتا گنج بخش ﷺ کا فتویٰ ہے کہ:

''صوفی کا مقام اتنا اونچا ہے کہ جو نام بھی رکھا جائے وہ اس سے بلند ہے کیونکہ صوفی صفا سے اخذ کیا گیا ہے جو انسان صفائے قلب کا عادی

Marfat.com

ہو صوفی کہلا سکتا ہے۔''

حقیقتاً صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ نیز صوفی وہ بھی ہے جس کی گفتار و کردار میں فرق نہ ہو اور جو اخلاق کی تہذیب کا کام کرے۔

صوفیائے کرام نے درج ذیل دس مقامات کو چن لیا جو فقر کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ (۱) توبہ۔ (۲) زہد۔ (۳) توکل۔ (۴) صبر۔ (۵) شکر۔ (۶) خوف۔ (۷) رجا۔ (۸) رضا۔ (۹) قناعت۔ (۱۰) فقر۔

کسی نے ریاضت و مجاہدہ اور فقر کا کسی نے انابت اور فقر کا کسی نے نیت اور انابت کا کسی نے ورع اور تقوی کو فقر کی کسوٹی قرار دیا ہے۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے ان مقامات عشرہ ہی کو روحانی تربیت کا مدار علیہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لَیۡسَ التَّصَوُّفُ رَسوۡمًا وَلَا عُلُوۡمًا وَلٰکِنَّہٗ اَخۡلَاق.))

''تصوف نہ رسوم کا نام ہے نہ علوم کا بلکہ وہ اخلاق فاضلہ سے عبارت ہے۔'' اور مزید فرمایا:

((اَلتَّصَوُّفُ خُلُقٌ فَمَنۡ زَادَ عَلَیۡکَ فِی الۡخُلُقِ زَادَ عَلَیۡکَ فِی التَّصَوُّفِ.))

''تصوف اخلاق عالیہ سے عبارت ہے لہٰذا جس نے آپ کے سامنے حسن اخلاق میں اضافہ کیا اس نے تصوف میں ترقی کی۔''

لیکن یہ ایک خاص خصلت ہے یعنی اگر تصوف رسمی چیز ہوتی تو مجاہدہ و ریاضت سے حاصل ہو جاتا اور اگر یہ علم ہوتا تو محض تعلیم و تعلم سے حاصل ہو جاتا اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تصوف ایک خصلت خاص کا نام ہے اور جب یہ خصلت خود اپنے اندر نہ پیدا کرے اس وقت تک وہ حاصل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

رسم وہ ہوتی ہے جو تکلفاً صادر ہو' اور خلق وہ ہے جو بلا تکلف صادر ہو۔
حضرت ابن الجلا رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''التصوف حقیقة لا رسم له''
تصوف ایسی حقیقت کا نام ہے جس کی تعریف رسمی نہیں کی جا سکتی اس لئے کہ رسم
مخلوقات کا وہ حصہ ہے جو معاملات میں مستعمل ہے اور تصوف حقیقتاً خاصہ الٰہی ہے
آنے والی منزلوں (مقامات) کو طے کرتے ہوئے آخری منزل پر پہنچتا ہے جو
حقیقت کبریٰ سے ملاپ ہے یعنی فنا فی الحق۔

مشائخ طریقت کے پاس طریقت کے بارے میں رموز و ارشادات
بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے چند ایک رموزات درج ذیل ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَلصُّوفِی اِذَا نَطَقَ بَانَّ نُقْطه مِن الْحَقَائِقِ وَاِنْ سَكَتُ
نَطَقَتُ عَنه الْجَوَارِحِ بِقَطْعِ الْعَلَائِقِ.))

''صوفی وہ ہوتا ہے کہ جب بولتا ہے حقائق کو بیان کرتا ہے اور جب
خاموش ہوتا ہے تو اس کی طرف سے اعضا بولتے ہیں کہ ہم نے تمام خلاف شریعت
تعلقات کو کاٹ کر رکھ دیا ہے۔''

اسی طرح حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ حقیقت تصوف کے سلسلے میں
فرماتے ہیں:

((اَلتَّصَوُّفُ نَعتٌ اَقِيْمَ الْعَبْدُ فِيهِ قِيلَ نَعتٌ لِلْعَبْدِ اَمُ لِلْحَقِّ
فَقَالَ نَعتُ الْحَقِ حَقِيْقَةٌ وَ نَعتُ الْعَبْدِ رَسمِهٖ.))

''تصوف ایک ایسی صفت ہے جس میں بندے کا قیام ہے دریافت کیا
گیا کہ یہ صفت اللہ کی ہے یا بندے کی؟ فرمایا: کہ بندے میں اس صفت کا وجود
ظاہراً اور اللہ تعالیٰ میں حقیقتاً ہے۔''

چنانچہ حضرت ابو الحسن نوری رحمتہ اللہ نفسانی لذتوں کے بارے میں

Marfat.com

فرماتے ہیں:

((اَلتَّصَوُّفُ تَرْکُ کُلِّ حَظِّ النَّفْسِ..))

''تمام نفسانی لذتوں سے ہاتھ کو ہٹا لینے کو تصوّف کہتے ہیں۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے کشف المحجوب شریف میں حضرت ابو الحسن بوسنجہ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ معنی خیز قول نقل کیا ہے:

((اَلتَّصَوُّفُ اَلْیَوْمَ اسْمٌ وَلَا حَقِیْقَةٌ وَقَدْ کَانَ حَقِیْقَةٌ وَلَا اِسْمًا.))

''یعنی تصوّف آج محض ایک نام ہے بغیر حقیقت کے جب کہ کسی زمانے میں یہ ایک حقیقت تھی بغیر نام کے۔''

شیخ الاسلام حضرت زکریا انصاری رحمتہ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ ص ''۷'' پر فرماتے ہیں ''تصوف وہ علم جس کے ذریعہ ان احوال کو پہچانا جاتا ہے جو تزکیہ نفوس تصفیہ اخلاق اور دائمی خوش بختی کے حصول کی خاطر بظاہر باطن کی تعمیر کے متعلق ہو حضرت ابو الحسن شازلی رحمتہ اللہ علیہ قواعد التصوف ابو العباس احمد زروق صفحہ ۶ پر فرماتے ہیں ''تصوّف نفس کو عبودیت کے سانچے میں ڈھالتے اور احکام ربوبیت کی طرف لے جانے کا نام ہے۔ صاحب کشف الظنون نور التحقیق علامہ حامد حقیر صفحہ ۹۳ پر فرماتے ہیں ''یہ وہ علم ہے جس میں اہل کمال کی منازل سعادت میں ترقی کرنے کی کیفیت معلوم ہو۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ''علم تصوف وہ علم ہے جسے عقل مند اور صاحب حال ہی جان سکتا ہے اسے وہی شخص جان سکتا ہے جسے اس کا مشاہدہ حاصل ہو اور چشم سورج کی روشنی کا کیسے مشاہدہ کر سکتا ہے۔

ایقاظ اللھم ابن عجیبہ صفحہ ۶ پر حضرت نوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تصوف خط نفس کا ترک ہے بہت سے صوفیاء کے نزدیک تصوف اخلاق رافبہ اخلاق کریمہ اخلاق حسنہ کا پایا جاتا ہے۔ علماء اور فقراء میں یہی فرق ہے کہ ہر دو

Marfat.com

کے احاطہ علم و عمل میں ہزاروں میل کا فرق ہے۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

صحبت پیر دوم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش　　لاکھ حکیم سر بہ جیب ایک کلیم سر بکف

حقیقت حال یہ ہے کہ آج تصوّف کے ساتھ ایک المیہ یہ ہے کہ ہم تصوف کو محض ترک دنیا گوشہ نشینی اور مافوق العادات' کمالات یا کرامات کے حوالے ہی سے جانتے ہیں حالانکہ کاملین و اکملین نے ان امور کو کبھی بھی قابل التفات نہیں سمجھا اور بقول شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں　　ذرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف کا مطالعہ ہمیں تصوف کے روشن پہلوؤں سے روشناس کراتا ہے محمد بن علی بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کا فرمان اقدس ہے۔

((اَلتَّصَوَّفُ خُلُقٌ فَمَنْ زَادَ عَلَیْکَ فِی الْخُلُقِ زَادَ عَلَیْکَ فِی التَّصَوَّفِ.))

''تصوّف خلق کو کہا جاتا ہے جو اخلاقیات میں سبقت لے گیا وہ تصوف میں بھی دوسروں سے بڑھ گیا۔''

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رضی اللہ عنہ دارالمعارف صفحہ ۲۵۰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ تصوف ہی وہ راہنما مشیر اور ناصح ہے جو ہر وقت سالک کو تلقین کرتا رہتا ہے کہ دیکھنا کہیں مقصود نگاہ سے اوجھل نہ ہو جائے اے انسان! تیرا مقصود حقیقی اللہ تعالیٰ سے رابطہ یا تعلق پیدا کرنا ہے اسی لئے جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو اور یہ دیکھے کہ مصلیٰ پاک ہے یا نہیں دل اللہ تعالیٰ کی طرف ہے یا نہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور　　ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

Marfat.com

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف ''احیاء العلوم'' میں خلق کی بڑی جامع اور مدلل تعریف کی ہے۔

''خلق نفس کی اس راسخ کیفیت کا نام ہے جس کے باعث اعمال بڑی سہولت اور آسانی سے صادر ہوتے ہیں ان کے ظاہر کرنے کے لئے کسی سوچ بچار کے تکلف کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔''

تصوّف کے سلسلے میں ڈاکٹر نکلسن نے اپنی کتاب ''آئیڈیا آف پرسنیلٹی آف گاڈ ان اسلام'' میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ صاف تصوف وہی ہوسکتا ہے جو قرآن مجید فرقان حمید اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو۔ حضرت داتا گنج بخش ؒ کے نزدیک تصوف عین دین ہے آپ نے منطق و فلسفہ کی وجہ سے جو الجھنیں انسانی ذہن میں کتاب وسنت کی عملی صورت میں پیدا ہوسکتی تھیں، انہیں دور کرنے کی سعی فرمائی۔ الجھنیں تمدنی ترقی کے ظہور اور مختلف مذاہب فکر کے میل جول کا نتیجہ تھیں۔ آپ نے اس گرد وغبار میں اٹکی ہوئی توحید خالص کو نکھار کر پیش کیا اور متذبذب لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کرایا۔

حضرت ممشاد علی دینوری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا جامع بات کہی ہے:

''بیکار چیزوں کو ترک کرنا تصوّف ہے۔''

اسی طرح حضرت ابوعلی احمد بن محمد رودباری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ''اون کا لباس پہننا، نفس پر جفا کرنا، دنیا ترک کرنا اور سنت مطہرہ کی پیروی کرنا تصوف ہے۔''

ابوسلیمان دُرّانی رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق تصوف اس کو کہتے ہیں کہ ''تمام تکالیف کو منجانب اللہ سمجھ کر صبر کرے اور ماسوائے اللہ کو ترک کردے۔''

It is clear that Hazrat Hujweri is anxioux to represent Sufism as the true interpretation of Islam

Marfat.com

and It is equally certain that the interpretation is incompatible with the text.

تصوّف کلیتہ اسلام ہے اسلام کے اندر اخلاق حسنہ کو عبادت کا درجہ حاصل ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ لَا حُسْنَ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لَا حَسَنَھَا اِلَّا اَنْتَ.

''اے رب قدوس! مجھے بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی فرما تیرے بغیر کوئی بہتر سے بہتر رہنمائی نہیں کرسکتا۔

ایمان بڑی دولت ہے مگر اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی فرمایا:''اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا.''

''مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔''

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ آیئے اپنے خالق' مالک اور بے نیاز اللہ کے حضور اپنے آپ کو بیچ دیں کہ اس کے علاوہ ہمارا کوئی خریدار نہیں ہوسکتا۔ وہ قیمت بھی اچھی دیتا ہے اپنی رضا اور قرب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب اور پھر اپنا محبوب بھی بنا لیتا ہے بھلا اس کا محبوب کائنات کا مالک نہیں تو اور کیا ہوگا؟ آئیں اس کے ہو کے اپنی جبیں اس کے حضور جھکا دیں۔

''سلام علی مِن اتَّبِعَ الھدیٰ'' یہی حقیقت تصوف ہے اور یہی کاملین و اکملین سے تعلق ہے۔ جس سے تعلق ہو' اس سے محبت ہوتی ہے اور جس سے محبت ہو اس کا ذکر ہوتا ہے۔ جیسا تعلق ویسی محبت اور اتنا ہی ذکر ایمان والوں اور اہل اللہ کی یہ پہچان ہے کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مستقیم اور مضبوط ہوتا ہے محبت شدید ہوتی ہے اور ذکر کثیر ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے' چلتے پھرتے اور ہر لمحہ ذکر الٰہی میں مشغول و مسرور رہتے ہیں۔ یہی عین اسلام ہے ذکرِ محبوب

Marfat.com

ہے۔ ذکرِ محبوب خدا ہے اور کوئی بھی شخص اس سے بے نیاز ہو کر وادی عرفان و سلوک کا داعی نہیں کہلا سکتا۔

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب تصوف کے بارے میں معنی خیز افکار پیش کئے ہیں:

دریں رہ بجز مرد راعی نرفت　　گماں شد کہ دنبال راعی نرفت

محال است سعدی کہ راہ صفا　　تواں رفت جز درپئے مصطفیٰ

ترجمہ: اس راستہ میں بغیر پیر کامل کوئی نہیں جا سکا۔ یقیناً پیر کامل کے بغیر کوئی نہیں جا سکتا۔ تصوف کے راستے میں اے سعدی ناممکن ہے کہ فخر دو عالم، نور مجسم حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی راہبری کے بغیر راستہ طے کر سکے۔

تصوّف کے عظیم شہسوار (جدّ امجد حضور پیر و مرشد میاں سلطان علی چشتی نظامی متوفی ڈلہ جر میاں شیخوپورہ ۲۰۰۰ء) حضرت مولانا میاں محمد عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری رحمتہ اللہ علیہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بحق ایزد منان اغثنی یا رسول اللہ　　ندارم غیر حق رحمٰن اغثنی یا رسول اللہ

ہو الظاہر خدا خوانم ہو الباطن خدا دانم　　باول و آخرم سبحان اغثنی یا رسول اللہ

وجودت رحمت عالم چرا در معصیت نالم　　بہ بیں حالم بکن درماں اغثنی یا رسول اللہ

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں: ''امام قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح شیخ ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصوف کو اسلامی شریعت سے قریب لانے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ شیخ کے خیالات میں بڑی صفائی اور انداز بیان میں بڑی گہرائی ہے۔ تصوف کی کتابیں اب تک عربی میں تھیں۔ اس لئے عوام کو استفادہ کا موقع بہت کم ملتا تھا یہ پہلی کتاب ہے جو فارسی زبان میں لکھی گئی حقیقی تصوف کو عوام تک پہنچانے میں اس کتاب کا بڑا حصہ ہے۔ شیخ ہجویری رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کتاب نے ایک طرف تصوف سے متعلق عوام کی غلط فہمیوں کو دور کیا دوسری طرف اس کی ترقی کی راہیں کھول دیں۔''

مزید فرماتے ہیں: ''شیخ ابو سعید ابو الخیر نے اپنی رباعیات، شیخ عبد اللہ ہروی نے اپنی مناجات اور شیخ ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کشف المحجوب شریف کے ذریعے تصوف کے خیالات کو عوام تک پہنچا کر تصوف کے عوامی تحریک بننے اور سلاسل کے منظم ہونے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔''

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے یعنی آٹھ پیغمبران اولوالعزم کی اقتدا سے صوفی صوفی بنتا ہے۔

۱۔ **سخاوت**، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حاصل کرے وہ یہ تھی کہ رضا محبوب میں اپنے لخت جگر کو فدا کر دیا۔

۲۔ **رضا**، حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اقتدا ئیں کہ مولا پر اس درجہ راضی ہو کہ جان کی پروا نہ کرے۔

۳۔ **صبر**، حضرت ایوب علیہ السلام کے اقتدا ئیں۔ کیڑوں کے ساتھ بھی اگر امتحان ہو تو بخوشی برداشت کرے۔

۴۔ **اشارہ**، حضرت زکریا علیہ السلام کی اقتدأ میں جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا (خفیہ طور سے) تو صوفی کو بھی اس اشارہ کی اقتدأ میں اپنے وطن میں اپنے آپ کو مسافر تصور کرتے تھے۔

۵۔ **غربت**، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اقتدأ میں کہ وہ اپنے وطن میں اپنے آپ کو مسافر تصور کرتے تھے۔

۶۔ **سیاحت**، حضرت عیسیٰ السلام کی اقتدأ میں کہ اپنے سفر میں اس قدر مجرد تھے کہ سوائے ایک پیالہ اور کنگھی کے ہمراہ کچھ نہ تھا۔

۷۔ **لبس صوف** میں اتباع حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کہ آپ کا لباس

Marfat.com

ہمیشہ سے پشمینہ کا رہتا تھا۔

۸۔ فقر، میں سید الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کی جائے کہ حق تعالیٰ سبحانہ نے روئے زمین کے تمام خزانوں کی کلید آپ کو بھیجی اور فرمایا: اے میرے محبوب! اپنی جانپاک پر محنت مشقت نہ ڈالئے ان خزانوں سے جس قدر چاہیے خرچ فرما کر اپنی شان تجمل دوبالا کیجئے۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: یا الٰہی! میں یہ نہیں چاہتا بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں۔'' یہ اصول معاملہ تصوف میں بہترین خصلت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن مجید کے چار مطالب ہیں قرآن کا ظاہر۔ عوام پہلے ہے اشارات خواص کے لئے لطائف اولیاء کرام کے لئے اور حقائق انبیاء علیہم السلام کے لئے۔

میری شمل کے بقول حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ نے حق تعالیٰ کی صفت جمال صفت جلال کو بیان کر کے تیسری صفت کمال سے یکجا کر دیا۔

القصہ مختصر اس سلسلے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن شیخ طریقت حضرت علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ عنہ نے کشف المحجوب شریف میں حضرت امام قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالہ قشیریہ میں اور شیخ المشائخ حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے عوارف المعارف میں تصوف کی تعریف میں جو اقوال پیش کئے ہیں وہ نہایت ہی جامع اور مستند ہیں۔ ان تمام تعریفوں میں ایک ہی چیز قدر مشترک ہے یعنی ''خدا پرستی''

Accordeing to Hazrat Junayd` "Sufism is an attributes wherein is Man`s subsistence."

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں ''جب بندہ از روئے یقین اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ ہرگز کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔

صوفیاء کی بلند ترین روحانی کیفیت جسے مستشرقین عام طور پر ''اتحاد متصوفانہ'' ''Mystic Union'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس سے ملقب ہے جو قرآن کریم فرقان حمید نے درجہ اعلیٰ کے اولیائے کرام کو دیا ہے یعنی ''المقربون'' وہ جو خداوند قدوس کے قریب لائے گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تصوّف درج ذیل حدیث قدسی میں جمع کر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

''میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں۔

جس سے تصوّف ایک ایسی آزادی ہے کہ بندہ قید حرص سے آزاد ہو جاتا ہے اور تصوّف ایک ایسی جوانمردی ہے کہ بندہ خواہشات شہوانیہ سے مجرد ہوتا ہے اور تصوّف تکلفات کو ایسا ترک کر دیتا ہے کہ بندہ ہر متعلق اور مقسوم کے اندر خوش رہتا ہے۔

Hazrat Ali Hujweri warns his Readers often and emphatically that no Sufis not even those who have attained the highest degree of holiness are exempted from the obligation of abeying the

Marfat.com

religious Laws.

عہد صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین رحمہم اللہ میں تصوف نام کا نہ تھا بلکہ اس کا معنی ومفہوم ہر شخص میں پایا جاتا تھا اس دور میں نام موجود ہے مگر معنی عنقا ہے اس وقت افعال واعمال انتہائی پسندیدہ تھے۔ مگر کسی قسم کا دعویٰ یا نام موجود نہ تھا اس زمانے میں دعویٰ اور نام کی بڑی شہرت ہے مگر اعمال وافعال کا کچھ علم نہیں۔

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے شعرالعجم میں لکھا ہے کہ ''تصوف کا اصلی پایہ خمیر عشق حقیقی ہے جو سراپا جذبہ وجوش ہے۔''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصولی بات ہے کہ جو بھی توحید اور تحقیق کے خلاف کسی بات کا قائل ہے اس کا دین مبین سے کوئی تعلق نہیں اور جب دین متین جو اصل اور بنیاد ہے مستحکم اور مضبوط نہ ہوگا تو تصوف جو اس کی فرع اور ثمرہ ہے کس طرح مضبوط اور محفوظ ہوگا۔ کیونکہ فقر پر ہمیشہ صبر کے ساتھ رہنا فقیر کا درجہ کمال ہے فقیر کو یاد الٰہی سے سکون ملتا ہے۔

کشف المحجوب شریف تصوّف پر فارسی زبان کی وہ عظیم تصنیف ہے جسے تصوف کے آئین کا درجہ حاصل ہے اور یہ بذات خود مرشد کامل کی حیثیت رکھتی ہے جس سے ہماری روح کے ویرانے معطر ہو سکتے ہیں کیونکہ نفس کی مخالفت تمام عبادتوں کا سرچشمہ ہے اور نفس کی نجات کا واحد ذریعہ خوف الٰہی ہے۔

کسی اللہ والے کا قول ہے کہ ''صوفی وہ ہے جو کسی چیز کا مالک نہ ہو، اگر مالک بنے تو خرچ کر ڈالے۔'' پشم کا لباس انبیاء علیہم السلام کا پہناوا ہے اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پشم کا لباس پہنتے، گدھے پر سواری فرماتے اور کمزور لوگوں کی دعوت پر تشریف لے جاتے تھے۔''

اسی طرح ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

''جب کسی بندے کے دل میں نور داخل ہو جاتا ہے تو اس کا دل فراخ و کشادہ ہو جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ''اس دھوکے کے گھر سے علیحدگی اختیار کرنا اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت واقع ہونے سے پہلے ہی اس کے لیے آمادہ رہنا۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان محمد باہو رحمۃ اللہ علیہ اس نکتہ کی اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:

جو دم غافل سو دم کافر' سانوں مرشد ایہ پڑھایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل آکھیں' اساں چت مولا ول لایا ہو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہو
مرن توں اگے مر گئے باہوؒ تاں مطلب نوں پایا ہو
جیوندے کے جانن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ہو
قبراں دے وچ ان ناں پانی' اتھے خرچ لوڑیندا گھر دا ہو
اک وچھوڑا ما پیو بھائیاں دوجا عذاب قبر دا ہو
واہ نصیب انہاندا باہو جیہڑا وچ حیاتی مردا ہو

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے۔ رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نہ تو تجارت اور نہ ہی بیع وشراء اللہ کے ذکر سے غافل کر سکتی ہے۔

ابوعبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ''جب تم اہلِ صدق کی مجلس میں بیٹھو تو صدق کے ساتھ بیٹھو کیونکہ یہ لوگ دلوں کے جاسوس ہیں' تمہارے باطن میں داخل ہو کر تمہارے ارادوں کو ظاہر کرتے ہیں۔''

بندار بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اقدس ہے ''صوفی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کر کے اس سے دوستی کر لی اور اپنے نفس سے

Marfat.com

بیزار کر دیا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ لوٹ کر اپنے اعمال کو بتکلف کرے یا کسی دعویٰ کی تکلیف اٹھائے۔''

صوفی کا لفظ عوفی کی طرح ہے' مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عافیت دی اور اس نے عافیت حاصل کر لی۔ نیز یہ کوفی کے وزن پر ہے اور مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کفایت دی اور اس نے پالی' اللہ کا فعل صوفی کے نام مین واضح ہے اور یہ فعل تنہا اللہ کی جانب سے ہے۔''

ابو ریحان البیرونی (۹۷۳ھ۔۔۔۱۰۰۳ھ) بیک وقت ریاضی داں' طب' فلک' تقدیم اور تاریخ میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے' انہوں نے کئی سال برصغیر پاک و ہند میں بسر کیے' سنسکرت میں مہارت حاصل کی اور یہاں کے تمدن اور مذہبی افکار و اعمال کی گہری نظر سے مطالعہ کیا' وہ کہتے ہیں۔

''صوفی کا ماخذ ''سوف'' ہے جو یونانی زبان کا لفظ ہے۔ سوف کا معنی حکومت ہے اس لیے حکیم اور دانشور کو فیلسوف کہتے ہیں۔ فیلا کا معنی محبّ اور سوف کا معنی حکمت یعنی دانش و حکمت سے محبت کرنے والا۔ سوف کے لفظ کو جب عربی میں ڈھالا گیا تو تحریف کے بعد صوفی ہو گیا کیونکہ یونان میں حکماء کا ایسا گروہ تھا جن کا نظریہ یہ تھا کہ وجودِ حقیقی صرف علت اولیٰ ہو گی باقی اشیاء کا وجود حقیقی نہیں بلکہ خیالی ہے کیونکہ مسلمانوں میں بھی بعض حضرات کا عقیدہ بظاہر ان سے قریب تھا' اسی مناسبت سے انہیں صوفی کہا گیا'' لیکن البیرونی کی یہ رائے قابل اعتنا نہیں۔

آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو خود ٹونا کرتے ہیں اور نہ ٹونا کرواتے ہیں' نہ داغتے ہیں اور نہ داغ کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔''

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''تصوّف نفس کو عبودیت

Marfat.com

کے سانچے میں ڈھالنے اور احکام ربوبیت کی طرف لے جانے کا نام ہے۔''

علامہ ابن خلدون تصوّف کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں: ''تصوّف کا معنی ہے عبادت پر ہمیشہ پابندی کرنا' اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا' دنیا کی زیب و زینت کی طرف سے روگردانی کرنا' لذت مال اور جاہ جس کی طرف لوگ متوجہ ہیں اس سے کنارہ کش ہونا' یہ طریقہ صحابہ کرام اور سلف صالحین میں عام مروّج تھا۔''

حضرت ابوبکر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح رطب اللسان ہیں ''تصوّف' خلق کا نام ہے جو خلق میں تجھ سے برتر ہوگا وہ صفائی میں تجھ سے بڑھا ہوگا۔''

حضرت ابوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''تصوف مکمل ادب ہے جو ادب کو ضائع کرے وہ قربِ الٰہی اور قبولیت سے دور جا پڑتا ہے اور مردود ہو جاتا ہے۔''

حضرت محمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہر اعلیٰ اور عمدہ خلق میں داخل ہونا وار ہر رذیل عادت سے باہر نکلنا تصوّف ہے۔''

حضرت خواجہ ابوبکر شبلی قدس سرہ کا قول ہے: ''تصوّف یہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو جانا' غیر کے تصوّر سے بھی دل کو صاف رکھنا بلکہ یوں سمجھنا کہ غیر کا کوئی وجود ہی نہیں۔''

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس منزل کا راستہ یہ ہے کہ پہلے مجاہدہ کرے' صفاتِ مذمومہ کو مٹائے' تمام تعلقات کو توڑ دے اور پوری طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف متوجہ ہو جائے' جب یہ سعادت حاصل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے دل کا متولی بن جاتا ہے اور علم کے انوار سے اس کو منور کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔''

حضرت شیخ ابوب بکر طمستانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''راستہ کھلا ہوا

Marfat.com

ہے اور کتاب وسنت ہمارے سامنے موجود ہے۔''

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی نوراللہ مرقدہ رطب اللسان ہیں۔

''تصوّف قولاً' فعلاً اور حالاً اتباع رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔''

لفظ صوفی کا استعمال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں رائج ہو چکا تھا۔ آپ نے اپنے ایک شعر میں لفظ کو استعمال کیا' یہ شعر آپ نے ایک عامل کو ایک خط میں لکھ بھیجا تھا۔

قد کنت تشبه صوفاله کتب

من الفرائض و آیات فرقان

ترجمہ: حالانکہ تو ایسے صوفی سے مشابہت رکھتا تھا جو فرائض و احکام دین کی کتابوں کا مالک تھا۔ (مصارع العشاق)

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق ''ابو ہاشم صوفی'' سے پہلے بھی بہت سے بزرگانِ دین تھے جو زہد' ورع' توکل' محبت اور دوسرے معاملات دین میں ایک خاص مقام حاصل کر چکے تھے لیکن پہلے جو ''صوفی'' کے لقب سے مشہور ہوئے وہ وہی تھے ان سے قبل اور کوئی شخص اس نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ (رسالہ قشیریہ ونفحات الانس)

قدر فضوا الاثام والعیوب

وطهروا الابدان والقلوب

وبلغوا حقیقة الایمان

وانتهجر مناهج الاحسان

ترجمہ: انہوں نے گناہوں اور عیوب کو ترک کیا اور اجسام وقلوب کو پاک کیا اور ایمان کی حقیقت تک رسائی اور احسان کی راہوں پر گامزن ہوئے۔

حضرت امام سینا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الارشادات'' میں بڑے

Marfat.com

واضح انداز میں زاہد' عابد اور صوفی کا فرق واضح کیا ہے۔

۱۔ جو شخص دنیا اور اس کی لذت سے منہ موڑے اسے زاہد کہتے ہیں۔

۲۔ جو شخص ہمیشہ اپنے فکر کو قدوس و جبروت کی طرف متوجہ رکھتا ہے اور ہر لحظہ اپنے باطن میں نورِ حق کی تابانی کا آرزومند رہتا ہے اسے عارف کہتے ہیں اور عارف ہی صوفی کہلانے کا مستحق ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی عارف اور عظیم صوفی کو مسلمان کامل کہا ہے۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

حضرت محبوبِ الٰہی نظام الدین اولیاء زری بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: ''پیر ایسا ہونا چاہیے جو شریعت' طریقت اور حقیقت کے احکام کا علم رکھتا ہو اگر ایسا ہوگا تو وہ کسی ناجائز کے لیے نہیں کہے گا۔''

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ ''تین قسم کے آدمیوں کی صحبت سے اجتناب کیا کرو' ایسے عالموں سے جو غافل ہوں' ایسے فقیروں سے جو دھوکے باز ہوں اور ایسے صوفیوں سے جو جاہل ہوں۔''

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق : ''صوفیائے متقدمین علوم قرآن مجید' فقہ' حدیث اور تفسیر میں امام ہوا کرتے تھے۔''

حضرت سلطان العارفین سلطان محمد باہو قدس سرہ فرماتے ہیں:

سینے وچ مقام ہے کیندا سانوں مرشد گل سمجھائی ہو
ایہہ ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ہو
اس نوں اسم الاعظم آکھن ایہو سرِ الٰہی ہو
ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الٰہی ہو

Marfat.com

اسم ذات اللہ کو سلطان العارفین حضرت محمد باہو نور اللہ مرقدہ نے اسم الاعظم فرمایا ہے۔

تابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین وہ بزرگ ہستیاں تھیں جنہوں نے حضور پرنور تحیۃ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو ایمان کی نظروں سے دیکھا ان سے فیض حاصل کیا اور اس فیض کو آگے پہنچایا' تابعین کا زمانہ عہدِ صحابہ کے بعد شروع ہوتا ہے اول تابعی حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ عہدِ صحابہ میں موجود تھے اور جنگِ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندہ تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری دیدار نہ کر سکے' حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ''عرب میں اویس نامی ایک شخص ہے' قیامت کے دن وہ بقدر ربیعہ ومفر کی بھیڑوں کے میری امت کے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ (کشف المحجوب شریف)

اگر ہم حضور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا بغور جائزہ لیں تو تصوف کے تمام رنگ نظر آتے ہیں' بچپن میں معصومیت' بے فائدہ کھیل کود سے اجتناب' پاکیزہ جوانی' ایماندار تاجر کی حیثیت سے رزق حلال اور طہارت و پاکیزگی کے ساتھ اخلاقِ حسنہ اور نیک کردار کا بے مثال اور بے نظیر نمونہ چیز ہے جس میں حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر وہ حرام چیز ہے جس میں حلال کا کوئی پہلو نہیں۔''

نقیب اہل محبت' صاحب طریقت حضرت مالک بن دینار خواجہ حسن بصری کے مصاحب تھے صوفیاء میں بلند مقام رکھتے تھے' ان کی کرامات' ریاضات اور خصال بہت مشہور ہیں' ان کا قول ہے کہ ''اعمال میں سب سے زیادہ پیارا عمل خلوص ہے' کوئی عمل عمل نہیں ہوتا جب تک اس میں خلوص نہ ہو' خلوص کو عمل کے ساتھ وہی نسبت ہے جو روح کو بدن کے ساتھ ہے' خلوص کا عمل کا باطن ہے اور

Marfat.com

طاعتِ عمل ظاہر ہے۔ظاہر باطن سے پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے اور باطن کی قیمت ظاہر پر منحصر ہے۔ (کشف المحجوب شریف)

حضرت سلطان العارفین محمد باہو رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

قلب ہلیا تاں کیہ ہویا' کیا ہویا ذکر زبانی ہو
قلبی' روحی' خفی' سری' سبھے راہ حیرانی ہو
شہ رگ تو نزدیک او رہندا' یار نہ ملیا جانی ہو
نام فقیر تنہاں دا باہو جیہڑے وسدے لامکانی ہو

حضور نبی اکرم فخر دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تصوف (اون کا لباس) اختیار کرو اس سے تم اپنے دلوں میں ایمان کی مٹھاس پاؤ گے۔''

تقویٰ کا لباس ہو یعنی یہ پوری طرح ساتر ہو' زینت میں حد سے بڑھا ہوا نہ ہو اور آدمی کی عام حیثیت سے گرا ہوا بھی نہ ہو۔غرور و تکبر اور ریا کی شال لیے ہوئے نہ ہو' مرد کے لباس میں زنانہ پن نہ ہو اور عورت کے لباس میں مردانہ پن نہ ہو اور کسی دوسری قوم کی ایسی مشابہت بھی نہ ہو جو ذہنی غلامی اور احساسِ کمتری سے پیدا ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام قرآن مجید میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

''اے نبی! ان سے کہو کہ کسی نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کسی نے اللہ کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟ کہو دنیا میں بھی یہ ساری چیزیں دراصل ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے روز تو صرف انہی کے لیے ہوں گی۔''

حضور پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:''(جس شخص کا یہ حال ہو کہ) وہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھے اور اللہ ہی کے لیے (اس کی راہ میں) دے اور اسی (کی رضا) کے لیے ہاتھ روک لے تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

اسی طرح ایک اور حدیث قدسی ہے۔ ''میں نہ تو زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمان میں، اگر سما سکتا ہوں تو بندۂ مومن کے قلب میں۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔ ''تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب (ہے) سارے جہانوں کا (سورہ انعام آیت ۱۶۲ ترجمہ از کنز الایمان) راہِ تصوف کو اختیار کرنے والوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔'' (سورہ یونس آیت ۶۲ ترجمہ از کنز الایمان)

تصوّف درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت بلکہ عشق کا نام ہے اور عشق کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع سے بال برابر بھی انحراف نہ کیا جائے۔ پس تصوف شریعت سے الگ کوئی دوسری چیز نہیں بلکہ شریعت کے احکام کو انتہائی خلوص اور نیک نیّت کے ساتھ بجا لانے اور اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کی روح بھر دینے کا نام ہے۔

Similarly the renouned German scholar Anne Marle Schimmel who has studied Sufism from close quarters roveals, Sufism traces its origin back to the Prophet of Islam and lakes inspiration from the Divine word as revealed through Him in the Koram. The words of the koran have formed the cornor stone for all mystical doctrines. Sufism traces its origin back to Muhammad (peace be upon Him!)

Marfat.com

Himself Muhammad (peace be upon Him!) is the first link in the spiritual chain of Sufism and has Ascension (Meraj) into intimate presence of God.

In a nutshell one can go on mutliplying evidences from non Muslim sources that Sufism has its origin in the Quran and sunnah of the Prophet (peace be upon Him!)

According to william Stoddert "There is no Sufism without islam. Sufism is the spirituality of Islam.

The Shariat is the Vehicle or expression of Haqiqat and this is why, the Sufis are always amongst the most ardent defenders of out ward law (Shariat) This Summary sufism cannot be other than orthodox. This is because the doctrines of Sufism are derived entirely from Quran, which is the basis of Islamic or thodoxy. This refutes the allegations that Sufism developed chiefly as a result of such influences from extraneous Sources as Neoplationism` Charistianity or the indian Religions.

تصوف کے سلسلے میں اغیار کی آراء اور این میری شمل کے معنی خیز رائے کے مطابق:

Marfat.com

Sufism traces its origin back to the Prophet of Islam and takes inspiraion from the Divine word as revealed through him in the Koran.

سیر الاولیاء میں مرقوم ہے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی زری زر بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی جس میں لکھا ہوا تھا کہ جہاں تک ہو سکے دلوں کو راحت پہنچا کیونکہ مومن کا دل اسرار الٰہی کا محل ہے۔ نیز فرمایا کہ روز قیامت میں کوئی اسباب اس قدر قیمتی نہ ہو گا جس قدر دلوں کو راحت پہنچانا

حضرت مخدوم علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے تصوف کو غیر اسلامی اثرات و رسومات سے پاک کر کے ملت اسلامیہ کے فکر کو ایک نئی جہت اور تازہ جلا بخشی اور کمال بستگی اور جانکاہی سے گمراہوں کو راہ ہدایت دکھائی اور ان کی دُنیا و عاقبت کو سنوارنے میں مردانہ وار سعی و کاوش فرمائی جس سے امت مسلمہ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق حاصل ہوئی جن کی مساعی جمیلہ سے برصغیر پاک و ہند میں شمع اسلام منور ہوئی جن کی نورانیت سے لاکھوں نفوس قدسیہ فیض یاب ہوئے آج بھی روحانی تسکین کے لئے اور اپنے دلوں کی ویران بستیوں کو آباد اور شاداب کرنے کے لئے عرس البلادہ قطب الارشاد شہر لاہور کا رخ کرتے ہیں۔

تصوّف کے سلسلے میں ڈاکٹر نکلسن نے اپنی کتاب آئیڈیا آف پرسنیلٹی آف گاڈ ان اسلام میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ صاحب تصوف وہی ہو سکتا ہے جو قرآن مجید فرقان حمید اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو۔

پروفیسر فلپ ہٹی نے عربوں کی تاریخ میں کیا بات کہی ہے۔

"Like other Islamic movements, Sufism

Marfat.com

traces its origin to the Koran and Hadith.``

پروفیسر نکلسن تصوف کی راہ کی تمام منزل (مقامات) کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہے:

Mystics of every race and creed have described the progress of the spiritual life as a journey or a Pilgrimage. Other sysmbols have been used for the same purpose. but this one appears to be almost universal in its range. The Sufi, who sets out to seek God calls himself as "traveller`` (Salik):he advances by slow "stages`` (Maqamat) along a "path`` (Tariqat) to the goal of union with Reality (fana fil- Haqq)

ترجمہ: ہر نسل اور عقیدے کے صوفیائے کرام نے روحانی زندگی کی ترقی کو ایک عام سفر یا ایک متبرک سفر کی حیثیت سے بیان کیا ہے اس غرض کے لئے دیگر علامات بھی استعمال کی گئی ہیں لیکن اپنی حدود میں یہ علامت تقریباً آفاقی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو صوفی خدا کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ''مسافر'' کہتا ہے وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے اور راستہ (طریقت) پر

علم تصوّف میں عرفان نفس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کر کے اپنی منزل مراد کو پالیتا ہے۔ یہی معراج انسانی ہے اس سلسلے میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفس کے لغوی معنی کسی کے وجود یا اس کی حقیقت یا اس کی ذات کو کہتے ہیں۔ جب مطلوب و مقصود ہی معرفت خداوندی ہو تو اس کے لئے لازمی ہے کہ پہلے وہ اپنی معرفت کو

Marfat.com

حاصل کر لے تا کہ اپنے حدوث کی صحبت سے اللہ جل مجدہٗ کی قدامت کو جان سکے۔ اپنی فنا کے ذریعے رب کائنات کی بقا کی حقیقت اس پر آشکارہ ہو سکے۔ ارشاد خداوندی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جو اپنی ذات سے ہی جاہل ہو۔ اس سلسلے میں ایک بزرگ کامل کا قول ہے ''جو اپنے نفس سے جاہل ہے وہ غیر کی حقیقت سے جاہل تر ہے۔''

اور حدیث مبارکہ میں ہے ''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا'' یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچان لیا اس نے اپنے معبود حقیقی کو بقا سے پہچان لیا۔

مشائخ کرام اس سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے اپنے نفس کو ذلت سے پہچان لیا اس نے اپنے رب کو عزت سے پہچان لیا۔''

جس نے اپنے نفس کو عجز و انکساری کے ساتھ پہچان لیا اس نے اپنے رب کو غنا کے ساتھ پہچان لیا۔

جس نے اپنے نفس کو عنا کے ساتھ پہچان لیا اس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچان لیا۔

جس نے اپنے نفس کو عدم کے ساتھ پہچان لیا اس نے اپنے کو وجود کے ساتھ پہچان لیا۔

جس نے اپنے نفس کو عشق کے ساتھ پہچان لیا اس نے اپنے معبود حقیقی کو مشاہدے کے ساتھ پہچان لیا۔

تذکرہ اولیاء لاہور از محمد وارث کامل میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے جو شخص کسی پر بے اختیار عاشق ہو جائے تو پھر عفیف رہے اور اسے مخفی رکھے پھر مر جائے تو اس کی موت شہید کی موت ہو گی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غرا ختیاری عشق ہرگز مذموم نہیں۔ حضرت غالب نے کیا خوب کہا ہے۔

Marfat.com

مطہرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن　　ہم کو تقلید نیک ظرفی نہیں

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے۔

کعبہ بن گاہ خلیل اکبر است　　دل گذر گاہ جلیل اکبر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است　　و زہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

محبت یہ ہے کہ صفات حق میں فانی اور ذات حق کے ساتھ باقی ہو جائے یعنی اسے ولایت مطلق حاصل ہو اور محبت کی ہستی کا فنا ہونا محبوب کی بقا کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ محبّ اپنی ہستی بھی قائم رکھے کیونکہ جب تک وہ اپنی ہستی قائم رکھے گا جمال محبوب سے محروم رہے گا جب یہ جان لے گا کہ اس کی بقا محبوب کے جمال کے ساتھ قائم ہے۔ تو خود بخود اپنی ہستی کو فنا کرنے کے درپے ہو گا کیونکہ اپنی ہستی قائم رکھنا محبوب سے محجوبی ہے۔ کسی نے کیا خوب کیا ہے؟

تضرد باللّٰہ فرید فرید　　فظل وحید والمعشوق وحید

یعنی دوست کے ساتھ دوست ایک ہو گیا اور محبّ اور محبوب کا فرق مٹ گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب نفس کی مذمت کی تو اللہ جل مجدہٗ ان کے قول کی قرآن مجید میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے اور میں اپنے نفس کو پاک قرار نہیں دیتا بے شک نفس برائی کا بہت بڑا حکم دینے والا ہے مگر وہ شخص جس پر اللہ رب العزت رحم کرے۔

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''بندہ کے لئے سخت ترین حجاب یہ ہے کہ وہ روایت نفس میں مشغول رہے اور اس کی تدبیروں پر عمل کرتا رہے کیونکہ اس کی متابعت کا مطلب یہ ہے کہ وہ رضائے الٰہی کا مخالف ہے اور حق کی مخالفت تمام حجابوں میں سے سب سے بڑا حجاب ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ معرفت نفس کا کمال کیا ہے؟ فرمایا: ہمیشہ نفس سے

Marfat.com

بدگمان۔

حضرت ابو سلیمان درانی کا قول ہے نفس امانت میں خیانت پر ابھارتا ہے اور طلب رضا سے مانع ہوتا ہے۔

حضرت ابو علی جرجانیؒ فرماتے ہیں حق تعالیٰ پر نیک گمان کرنا معرفت کی نجات ہے اور اصل معرفت نفس کے ساتھ بدگمانی کرنا ہے۔

عرفان نفس نہ ہو تو نفسانی خواہشوں کی پیروی کے علاوہ کسی کو نہیں پہچانتا اور نہ جانتا ہے اور توفیق الٰہی کی بجائے ذات کی خوادی اس کا مقدر ہے۔

اس سلسلے میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نفس کو جو آفت اور وحشت دوزخ خیال کر اور جسم کو میدان قیامت خیال کر اس بہشت خدا کی رضا اور دوزخ اس قبر کا نمونہ ہے اور میدان قیامت اس کے محال و جلال کا مظہر ہے بس اپنے نفس کی مخالفت سے پہچان تا کہ خدا کے نزدیک عزت پائے۔ اپنے آپ کو عبودیت میں لے جانا کہ ربوبیت تک پہنچے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس کی مخالفت کا حکم دیا اور نفس کو قابو میں رکھنے کی مدح کی پس نفس کو قابو میں رکھ کر اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانا چاہئے یہی جہاد اکبر ہے اور اسی سے مشاہدہ حق حاصل ہوتا ہے اور یہی عرفان نفس کا کمال ہے۔

حدیث شریف میں ہے جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا پس اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا لیکن یہ خدا رسیدہ ہونے کے پہلے روز کے مراتب ہیں۔ اسی طرح حدیث پاک میں ہے ''جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا پس اس کی زبان گونگی ہوگئی۔''

سلطان العارفین حضرت باہو رحمتہ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔ ''صاحب فقر عظیم الشاں عظمت والا ہے اور قلب سلیم رکھتا ہے جو حق تعالیٰ کی رضا کو تسلیم کرتا ہے جس فقر کے حرف ف سے فخر، حرف ''ق'' سے قرب اور حرف

Marfat.com

''ز'' سے رحمت حاصل ہو وہ فقر شریعت محمدی کے لباس میں فقر اختیاری ہے۔اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں فقر کے بارے میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

''فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اے رب! میری طرف تو جو اچھی چیز اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔''

Prof Reynold A. Nicholson has rightly pointed out in the preface to the 2nd Editoin of Kashful-Mahjub Published in Nov. 1992 by Islamic Book Service Lahore "Though Hujweri was neither a profound Mystics nor a precise thinker is work on the Whole forms an admirable Introduction to the Study of Sufism It Covers a great deal. of ground and has the merit very rare in such books of bringing us in to immediate touch whth the author himself, his views experiences and adventures whole incidently it throws light on the manners of dervishes in various parts of the Moslem World. His exposition of Sufi doctrine and practice is distinguished not only by wide Learning and first hand knowledge, but also by the strongly personal Character impressed on every thing he writes".

Dr. Goldziher has observed that Sufism

Marfat.com

cannot be regarded as a regularly organized sect with his Islam and that its dogmas cannot be compiled in to a regular system. This is perfectly true` but after allowing for all divergemces there remains definte body of doctrine, which is held in common by Sufism of many different shades and is the result of grand agglomeration from many different minds.

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں

مخدوم الاولیاء سلطان الاصفیاء امام العارفین، زبدۃ السالکین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین، مظہر العلوم الخفیّہ والجلیّہ سیدنا حضرت شیخ ابو الحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدسی گروہ کے سرخیل ہیں جن کی بدولت ہمیں اکابر امت کے اقوال و اعمال تک رسائی میسر آتی ہے اور اکتساب خیر کی ترغیب ہوتی ہے۔ قلوب جلا پاتے ہیں اور تزکیہ نفس کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔ ہمارا ایمان کامل ہے کہ امام رسل ہادی سبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے۔ بعینہ عرفا نے امّت کے مبارک وجود حضرت سید الانبیاء ﷺ کی شان اطہر کے آئینہ دار ہیں۔ ان کاملین و اکملین کے ارشادات و فرمودات عالیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کی جزئیات کے موضح ہیں۔

مشائخ کاملین کی ملفوظات نگاری، فکر و نظر کی پاکیزگی کا ایک ایسا لائحہ عمل پیش کرتی ہے جو اتباع رحمت عالم، نور مجسّم سرور کائنات ﷺ کا مظہر و مؤید ہے۔

ان کی صداقت گفتار اور حسن کردار کو دیکھ کر نگاہ بشر ان کے اقوال و اعمال کے منبع و مصدر کی طرف گامزن ہوتی ہے اور نتیجتاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت و اطاعت دلوں میں ایک لافانی جذبے سے ہمکنار کرتی ہے ارشاد ربانی ہے:

((وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰاهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِکَ

Marfat.com

هُمْ اُولُو الْاَلْبَابَ))

ترجمہ : اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے اجتناب کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ ان کے لئے بشارت ہے پس آپ میرے بندوں کو خوشخبری دیں جو کلام کو سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی لوگ اہل عقل ہیں۔

حضرت مخدوم علی ہجوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے ماحول میں جنم لیا جہاں رشد و ہدایت' پند و نصائح اور تبلیغ اسلام کا دور دورہ تھا۔ ظاہر و باطن کی پاکیزگی اوڑھنا اس خاندان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اس خانوادے کو اللہ جل مجدہ اور رسالت مآب ﷺ سے صحیح معنوں میں وابستگی اور شریعت مطرہ کی اتباع کامل طور پر نصیب تھی۔ اس دور میں فقہا' محدثین' مفسرین' اہل زہد و تقویٰ اور داعیان توحید و رسالت بھی پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت اسی نور و عرفان کی فضا میں ہوئی۔ بچپن ہی سے روح کا رجحان عبادت الٰہی اور تقویٰ و پرہیز گاری کی طرف تھا شروع سے ہی ذہن پاکیزہ مزاج اور طبیعت قبول انعام کا مرقع تھی۔ آپ کو علم تفسیر' علم حدیث' علم فقہ' تاریخ' تصوف' منطق' فلسفہ' علم ادیان' کلام عربی و ادب اور مختلف علوم و فنون پر خاصی مہارت اور عبور حاصل ہے کہ کشف المحجوب شریف کا مطالعہ کرنے والا آپ کی علمی عظمتوں کا اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ فقید المثال اور نامور محقق ہیں اور آپ کی زبان مبارک کا ایک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے اور ملت اسلامیہ کے روحانی و باطنی فروغ کے لئے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمہ معرفت کے لئے خزینہ رشد و ہدایت ہے۔ آپ کی شاہکار محققانہ تصنیف منیف کے علمی مباحث میں آپ کی نگاہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مقام بزرگی و عظمت ہے۔ اسے آپ کی خدمت

Marfat.com

اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

امام الاولیاء سلطان العارفین سند الواصلین عارف کامل سیّد ابو الحسن علی بن عثمان ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنفی المذہب تھے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابو حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خصوصی عقیدت تھی اسی لئے آپ نے امام عالی مقام کا نام و اسم گرامی نہایت ہی عزت و تکریم سے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

''امام اماماں اور مقتدای سنیاں شرف فقہاء و عز علماء ابو حنیفہ بن نعمان بن ثابت الخراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

کیوں نہ ہو سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ ھنہ امام الائمہ' سراج الامتہ' رئیس الفقہاء والمجتہدین سید الاولیاء مبشر مصطفیٰ دعا مرتضی القصہ مختصر نبوت اور صحابیت کے بعد کسی انسان میں جس حد تک فضائل و محاسن ہو سکتے ہیں۔ آپ ان تمام اوصاف حمیدہ کا جامع اور عظیم رہنما تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت کوفہ عراق میں ۸۰ ہجری کو ہوئی اور وصال صد ملال بغداد شریف (عراق) میں ۱۵۰ ہجری کو ہوا۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت و مجاہدات میں انتہائی ثابت قدم اور راہ طریقت میں بہت بڑی شان کے مالک تھے۔ شروع شروع میں آپ نے گوشہ نشینی کا ارادہ کر کے مخلوق سے علیحدگی اختیار کر لی۔ چونکہ آپ نے اپنے دل کو جاہ و مرتبے کی خواہش سے آزاد کر لیا تھا۔ اس لئے لوگوں سے مکمل قطع تعلق کر کے اپنے آپ کو خالصتاً اللہ جل مجدہ کے لئے وقف کر دینے پر تیار ہو گئے۔ ایک رات عالم خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کی تربت مبارک سے استخواں جمع کر رہے ہیں اور بعض کو بعض سے علیحدہ بھی کر رہے ہیں۔ خوف اور ہیبت کے عالم میں بیدار ہو گئے اور محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۱۱۰ ہجری) کے ایک مصاحب سے اس کی تعبیر

Marfat.com

پوچھی۔ انہوں نے فرمایا: کہ آپ حضور سرور دو عالم ﷺ کے علم اور سنت کی حفاظت میں اس درجہ پر فائز الرام ہوں گے کہ صحیح کو غلط سے جدا کر دو گے۔ اسی طرح پھر عالم رویاء میں فخر دو عالم نور مجسم رسالت مآب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا:

''ابو حنیفہ! تمہیں اللہ رب العزت نے میری سنت کو زندہ کرنے کے لئے تولدّ فرمایا ہے۔ گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دو۔''

آپ کئی مشائخ کرام وعظام کے استاد تھے چنانچہ ابراہیم ادہم فضل بن عیاض داؤد طائی اور بشر حافی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے ہی کسب فیض کیا۔ ان کے علاوہ اپ کے تلامذہ میں کئی اور نامور ہستیاں ہیں۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشبہ حضور اکرم ﷺ کا زندہ و تابندہ معجزہ اور حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی کرامت تھے۔ امت مسلمہ پر آپ کا یہ احسان عظیم رہتی دنیا تک باقی رہے گا جو آپ نے تفقہ فی الدین کے تعلق سے کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتابوں میں ستر ہزار سے زیادہ حدیثیں پیش کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث مبارکہ سے آثار صحابہ کا انتخاب کیا ہے۔ نیز تراسی ہزار مسائل بیان کئے ہیں جن میں سے اڑتیس ہزار عبادات کے باقی معاملات کے مسائل ہیں۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی نے حضرت ابن مسعود سے ابو نعیم شیرازی نے قیس بن ثابت بن عبادہ سے کیا خوب روایت کی ہے۔

لو کان الایمان عند الثریا لتناولتهٗ رجالٌ من ابناء فارس و فی روایة البخاری و مسلم والذی نفسی بیده لو ان الدین معلقاً بالثریا لتناوله رجلٌ من فارس (مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۴۸۷)

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو فارسی اولاد میں سے بعض لوگ وہاں سے حاصل کر لیتے اور بخاری ومسلم کی روایت کے مطابق قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر دین ثریا میں لٹکا ہوا ہوتا تو فارس کا ایک شخص اس کو وہاں سے حاصل کر لیتا یہ فارسی النسل حضرت امام اعظم ابو حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کسی نے کیا خوب نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

اعذ ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
هو المسک ما کررته یتضوع

تدوین قانون اسلامی کا آغاز عظمت اور کرامت کا وہ نورانی تاج ہے جو امام اعظم کے لقب کی صورت میں امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ قدس سرہ کے فرق مبارک پر زینت افروز ہوا۔ منعم حقیقی جل مجدہ نے اپنی شان فیاضی سے آپ کو بے مثال قابلیت، فہم و ذکا بے نظیر حافظہ، فصاحت و بلاغت، سروری قلم ولسان، شہبازی زبان و بیان کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ دینی علوم میں آپ کی مسلمہ مہارت تو خیر حقیقت ثابتہ ہے۔ لیکن استنباط مسائل اور تفریعات شرعیہ میں آپ کو وہ تبحرّ حاصل تھا کہ محدثین اور فقہاء اپنے اشکالات کے جواب حاصل کرنے کیلئے اس منبع علم وحکمت بارگاہ دانش کے محتاج رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی نے فرمایا:

''من لم ینظر فی کتب ابی حنیفه لا یتجر فی الفقه.''

یعنی جو حضرت سیدنا امام ابو حنفیہ کی تصانیف پر نظر نہیں رکھتا وہ فقہی تجربہ حاصل نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حضرت امام شافعی جب کبھی حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات عالیہ کے اظہار کا ارادہ فرماتے تو جذبات کے عالم میں پکار اٹھتے۔

Marfat.com

من اراد ان يعرف الفقه فليلزم ابا حنيفه و اصحابه
فان الناس كلهم عيال عليه فى الفقه.

جو چاہے کہ فقہ کی معرفت حاصل کرے اس کو چاہئے کہ حضرت ابو حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تلامذہ کی صحبت کو لازم کرے۔ اس لئے کہ سب لوگ فقہ میں ان کے محتاج ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امت مسلمہ کی منفعت میں تمام زندگی بسر کر دی۔

IN reality the Solid body of recognised Hadith which forms the basis of Muslim Law can be found in the decisions of Abu Hanifa and the later Imams. If there are differences of opinion on any important point, it is almost always, where that difference already existed among the Companions. What is remarkable about Muslim Law based on the Quran and Sunnah and presented by Abu Hanifa for instance is not the differences in detail, but the extra Ordinary agreement in its main Structure ,which proves that there was an agreed corpus Sunnah, which was Common to both Schools of thought. It is a cammon fallacy to speak of the accepted books of traditions such as Bukhari, Muslim` Tirmizi etc as if they themselves constitute

Marfat.com

the Service of Islamic Fiqh. They are certainly adduced as authorities in later Judicial Controversy, but it is often forgotten that the Whole fabric of Fiqh was erected before these famous traditionists were even born, Abu Hanifa himself was born in 80 AH, when some of the other companions of the Prophet (Peace be upon Him!) were still alive, and he was the Pupil of Some of the famous Tabe particularly Ata bin Abi Rabah in Mecca. The body of traditions used by Abu Hanifa were fresh from the Tabe. These traditions are persent in the later Collections used by Abu Hanifa. Actually he served his whole life for the welfare of Muslim Ummah.

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالت علمی سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔ مگر باوجود وفور علم وفضل کے آپ حنفی المذہب ہیں اور سیدنا سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید پر آپ کو ناز اور فخر ہے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

۱۔ از علوشاں امام بزرگ تریں ایں بزرگواران امام اجل پیشوائے اکمل ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہ نویسند کہ اعلم و اورع و اتقائے مجتہدیں است چہ شافعی و مالک چہ احمد بن حنبل امام "الفقهاء و كلهم عيال حنيفه"

(مبداء و معارض ۵۵)

۲۔ معلوم شد کہ کمالات ولایت را حوفقت بفقہ شافعی است و کمالات نہ مناسبت بفقہ حنفی اگر فرضا دریں امت پیغمبرے مبعوث فی شد موافق کی عمل می کرو (مکتوب دفتر اول ص ۸۲)

ترجمہ: بزرگ آئمہ کے بزرگ امام اجل پیشوائے اکمل امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان مرتبے کے بارے میں بھلا میں کیا لکھوں جب کہ مجتہدین سے زیادہ علم والے اور زیادہ ورع وتقویٰ والے ہیں خواہ وہ امام شافعی و مالک ہوں یا امام احمد بن حنبل۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ فقہاء ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرہیز گاری اور تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استبناط کے نہایت بلند درجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ دوسرے لوگ اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں اور وقت معانی کی وجہ سے ان کے اجتہادات کو کتاب وسنت کے مخالف سمجھتے ہیں اور ان کو اور ان کے اصحاب کو ''اصحاب الرائے'' کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے علم اور درایت کی حقیقت اور ان کے فہم پر مطلع ہونے کی وجہ ہے۔

بلا تعصب وتکلف یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام کی نورانیت کشفی طور پر دریائے عظم کی مانند ہے اور باقی تمام مذاہب وادیان اس کے مقابلے میں حوض اور چھوٹی نہروں کی مانند ہیں اور ظاہری طور پر بھی اہل اسلام کی اکثریت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کی مقلدّ ہے اور یہ مذہب کثرت متبعین کے باوجود اصل اور فروع میں دوسرے مذاہب عالم سے متجرّ ہے اور استنباط میں ایک الگ طریق کا حامل ہے اور یہی دلیل اس کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۳۔ معلوم ہوا کہ کمالات ولایت کو فقہ شافعی سے اور کمالات نبوت کو فقہ حنفی سے مناسبت ہے۔ اگر بالفرض اس امت میں کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تو وہ

Marfat.com

فقہ حنفی کے مطابق عمل کرتا۔

اسی طرح مبداء و معارض صفحہ ۵۵ پر خواجہ محمد پارسا قدس سرہ فرماتے ہیں۔ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ در فصول ستہ میفر ماید ہمچنیں بزرگی ایشاں را کافی است کہ پیغمبر والوالعزم بمذہب اوعمل نماید صد بزرگی دیگر را بایں بزرگی عدیل نمی لوان یافت۔

ترجمہ : خواجہ محمد پارسا قدس سرہ فصول ستہ میں فرماتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہی بزرگی کافی ہے کہ ایک اولوالعزم پیغمبران کے مذہب کے مطابق عمل کرے اس طرح امام االاولیاء سراج اہل تقویٰ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور ہمیشہ کشف المحجوب شریف میں امام اعظم کا ذکر نہایت ہی عزت واحترام سے کیا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان اقدس کے مطابق بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب موافق حدیث کے ہے اور ان کے مذہب میں حدیث کی پیروی زیادہ ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کا مدار رائے اور اجتہاد پر ہے۔ سو یہ کلام محض غلط اور صریحاً نادانی ہے کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید احادیث رسول مقبول ﷺ اور اقوال صحابہ کبار کا جاننا اور یاد رکھنا اجتہاد میں شرط ہے اور بغیر اس کے اجتہاد نہیں ہوسکتا۔ پس جس صورت میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد تمام مجتہدین کے اجتہاد پر مقدم اور سابق اور بہت علماء کرام و مجتہدین کے نزدیک ثابت اور تمام امت مسلمہ کا مقبول ہے تو پھر اس گمان فاسد کا کوئی محل نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ نے بتلایا کہ مذہب حنفی میں ایک بہترین طریقہ

Marfat.com

ہے اور وہ بہت موافق ہے۔ اس طریقہ مسنونہ کے جو کہ مدّون کیا گیا۔ بخاری اوراس کے اصحاب کے زمانہ میں۔

امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وامام ابو یوسف سرداران اہل کشف ومشاہدہ ہیں۔

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

''کل من علیما فان'' کے مصداق امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دار فارنی سے کوچ فرما گئے۔ لیکن اس عالم فانی سے رخصت ہوتے وقت کونین کی سب سے بڑی دولت اپنے گھر میں چھوڑ گئے یعنی ان کی ذاتی ملکیت میں ہے۔

''نہ پایا لوگوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کچھ سوائے قرآن مجید فرقان حمید کے ایک نسخہ کے۔''

مؤرخ خطیب کے بقول دفن کے بعد بھی بیس یوم تک لوگ آپ کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ خواص وعوام میں آپ کی کتنی مقبولیت تھی۔

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۹۷۳ ہجری) اپنی کتاب ''الخیرات الحسان'' کی فصل پنتیس میں رقمطراز ہیں کہ

''ہمیشہ سے علماء اور اہل حاجت کا یہ طریقہ رہا کہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کرتے اور ان کے وسیلے سے حاجت روائی چاہتے اور اس ذریعہ سے کامیابی کا اعتقاد رکھتے اور منہ مانگی مراد پاتے ہیں۔''

Marfat.com

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بغداد شریف میں فروکش تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں امام اعظم ابوحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور آپ کی قبر کی زیارت کرتا ہوں اور جب مجھے حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کی قبر مبارک کے پاس جا کر اللہ جل مجدہ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم اور تقویٰ کے کیا کہنے ہیں۔

سبحان اللہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت ماب ﷺ میں جو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اس سے آپ کے عقیدہ کے مطابق سید عالم ﷺ کے مالک ومختار نور مجسم حاجت روا، مشکل کشا، حاضر و ناظر، باعث تخلیق ارض وسماء، سید انبیاء شافع روز جزا اور تمام مخلوقات کے آقا و مولیٰ اور ملجاء و ماویٰ ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اس قصیدہ پاک کے ترپن اشعار ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی فاضل دیوبند مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک (صوبہ سرحد) نے اپنی کتاب ''امام اعظم ابوحنفیہ کے حیرت انگیز واقعات'' کے صفحہ جات ۸۳، ۸۴ پر اس قصیدہ مبارکہ کے سولہ اشعار نقل فرمائے ہیں اور ترجمہ بھی پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ مولانا سمیع الحق اکوڑہ خشک پشاور نے تحریر فرمایا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی جگہ کو آج بھی ''الاعظمیہ'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد شریف میں آج بھی اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ علم حاصل کرنے کے بعد حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ ''علم پر عمل کرو'' کیونکہ

Marfat.com

وہ علم جس پر کاربند نہ ہوا جائے ایسا ہی ہے جیسے کہ بغیر روح کے جسم ہوتا ہے اور علم عمل کے بغیر پاکیزہ وصاف نہیں ہوتا اور نہ ہی علم حاصل کرنے والے کی زندگی میں خلوص پیدا ہوسکتا ہے۔

(گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب شریف باب ہفتم ص ۱۷۱)

بیان کیا جاتا ہے کہ ابوجعفر منصور کے زمانے میں امام اعظم ابوحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثفیان ثوری' مسعر بن کرام اور شریح رضوان اللہ علیہم اجمعین جو جید اور نامور علماء تھے کو قاضی مقرّر کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔ چاروں کو بادشاہ کے دربار میں طلب کیا گیا۔ جب چاروں حضرات روانہ ہوئے تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں چلتے چلتے تم میں سے ہرایک کے بارے میں اپنی فراست سے بتاتا ہوں مابعد فرمایا: کہ میں تو کسی حیلے سے اپنے آپ کو عہدہ قضاء سے بچالوں گا۔ سفیان بھاگ جائیں گے۔ مسعر اپنے آپ کو دیوانہ ظاہر کردیں گے اور شریح عہدہ قضا قبول فرمالیں گے۔ چنانچہ حضرت سفیان راستے سے بھاگ گئے۔ باقی تینوں حضرات منصور کے دربار پہنچے۔ اس نے پہلے پہل حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہدہ قضا قبول کرنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا: میں عربی النسل نہیں ہوں۔ میرا تعلق ان کے غلاموں کے خاندان سے ہے۔ دوسرے میں اس منصب کے لائق نہین اگر یہ بات درست ہے تو نااہل کو یہ عہدہ نہیں دیا جاسکتا۔ اگر یہ جھوٹ ہے تو جھوٹا اس قابل نہیں کہ مسلمانون کا قاضی بنے۔ اس طرح حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچ گئے۔ اس پر مولانا روم فرماتے ہیں۔

ابو حنفیہ قضا نکرو بمرد
تو بمیری اگر قضا نکنی

(امام ابوحنیفہ نے موت قبول کی قضا انہیں قبول نہ کی لیکن اے مخاطب

Marfat.com

تیرا یہ حال ہے کہ اگر تجھے قضا نہ ملے تو مرنے لگتا ہے اور خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے)۔

جب مسعر آگے بڑھے تو انہوں نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کا حال احوال پوچھنے لگ گئے۔ بادشاہ نے کہا اسے باہر نکال دو۔ یہ تو دیوانہ ہے پھر بادشاہ نے شریح سے کہا: تم یہ عہدہ سنبھال لو اس نے کہا میرا دماغ کمزور ہے۔ اس پر منصور نے کہا کہ مقوی ادویات اور مناسب مشروبات وغیرہ سے اپنا علاج کرو۔ تمہارا دماغ طاقتور ہو جائے گا چنانچہ قضا کا عہدہ ان کے سپرد ہو گیا۔

یہ واقعہ جس کا ذکر حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف جسے تصوّف میں آئین کی حیثیت حاصل ہے میں کیا ہے۔ فرمایا: یہ واقعہ صحت ملامت پر قوی دلیل ہے۔ کیونکہ ان تینوں جید علماء نے حیلہ کر کے خلق خدا سے اپنی جان چھڑائی۔ لیکن آج کے دور کے اکثر علماء خواہش نفس کے پیروکار اور راہ حق سے دور ہیں ان کے لے امراء کے گھر قبلہ کی مانند ہیں۔ ویسے بھی درج بالا واقعہ سے آپ کا کمال دو صورت میں ظاہر ہے ایک تو آپ کی پیش گوئی کی صداقت دوسرے اپنے آپ کو صحت و سلامتی پر اتنا قائم رکھا کہ جاہ و اعزاز خلقت کی پرواہ نہ کی۔

سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نوفل بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال پر ملال ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سید یوم النشور ﷺ حوض کوثر کے کنارے جلوہ افروز ہیں اور آپ کے پاس بہت سے مشائخ کرام کھڑے ہیں۔ انہی میں ایک معمر بزرگ ہیں جو نہایت ہی خوبصورت اور جن کے سر کے بال سفید ہیں انہوں نے اپنا رخسار مبارک حضور ﷺ کے رخ انور پر رکھا ہوا ہے اور ان کے برابر حضرت نوفل بن حیان کھڑے ہیں۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی سلام عرض کیا میں نے انہیں عرض کیا کہ مجھے پانی دیجئے

Marfat.com

وہ فرمانے لگے کہ میں حضور تاجدار مدنی ﷺ سے اجازت حاصل کرلوں۔ آپ ﷺ نے انگلی مبارک سے پانی دینے کا اشارہ فرمایا: میں نے پانی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا۔ مگر پیالہ سے پانی کم نہ ہوا میں نے حضرت نوفل بن حیان سے عرض کیا کہ یہ بزرگ سفید بالوں والے جو حضور سرور عالم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہیں۔ کون ہیں؟ تو فرمایا: یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے بائیں جانب جو کھڑے ہیں وہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس طرح میں دریافت کرتا رہا اور اپنی انگلیوں پر گنتا رہا حتی کہ سولہ بزرگ ہستیوں کو میں نے گنا۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو سولہ گرہ کی گنتی پر انگلی تھی۔

غرض کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پارسائی' تقویٰ' بزرگی اور عظمت اس کثرت سے مناقب ہیں کہ کشف المحجوب شریف جسے تصوف میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے ان کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

مسائل کے استنباط اور استخراج کے سلسلہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سات اساسی اصول ہیں۔ (۱) قرآن مجید فرقان حمید۔ (۲) رسول اکرم ﷺ کے اقوال وافعال وتقریرات۔ (۳) حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل اور ان کا فتاویٰ۔ (۴) اجماع یعنی اہل علم کا کسی دور میں کسی مسئلہ پر اتفاق کرلینا۔ (۵) قیاس یعنی کسی ایسے مسئلہ کا حکم جس کا بیان نہیں آیا ہے' کسی ایسے مسئلہ سے نکالنا جس کا حکم معلوم ہو۔ (۶) استحسان علماء کرام نے فرمایا ہے قیاس کی ایک قسم جلی اور واضح ہے اور اس کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور دوسری قسم خفی اور غیر واضح ہے لیکن اس کا اثر قوی ہوتا ہے پہلی قسم کو قیاس کہتے ہیں اور دوسری قسم کو استحسان۔ (۷) وہ مروج طریقہ جس پر بندگان خدا کا تعامل ہو۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات متعدد طریقوں

Marfat.com

سے کثرت کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ پہلے قرآن مجید سے لیتے ہیں۔ اگر قرآن مجید میں حکم نہیں ملتا تو سنت نبی اکرم ﷺ سے لیتے ہیں اور سنت رسول مقبول ﷺ میں نہ ملا تو حضرات صحابہ کا قول لیتے ہیں اور اس قول کو لیتے ہیں جو قرآن مجید اور سنت رسول مقبول ﷺ کے زیادہ قریب ہو اور اگر صحابہ کرام کا قول نہیں ملتا تو آپ تابعین کے قول کے پابند نہیں رہتے بلکہ آپ بھی اجتہاد کرتے ہیں۔ جیسا کہ تابعین نے اجتہاد کیا ہے۔

حضرات ائمہ دین کے درجات اللہ تعالیٰ بڑھائے۔ ان حضرات نے جان سے تن سے مال سے دین مبین کی خدمت کی ہے۔ ان کے پیش نظر ارشاد نبی اکرم ﷺ ''یسروا ولا تعسروا تھا'' آسان بناؤ' مشکل نہ بناؤ لٰہذا ان حضرات نے سہولت کی راہیں کھولیں اور ان حضرات کے اختلاف سے امت مسلمہ کو یہ فائدہ پہنچا کہ رحمت کی راہیں کھلیں حضرت عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پند نامہ میں کیا خوب کہا ہے۔

آن امامانے کہ کردند اجتہاد
رحمت حق بر روان جملہ باد
بو حنیفہ بد امام باصفا
آں چراغ امتان مصطفیٰ
باد فضل حق قرین جان او
شاد باد ارواح شاگردان او
صا جبش بو یوسف قاضی شدہ
دُز محمد ذوالمنن راضی شدہ

آپ کی تصنیف منیف کو تصوّف اور صوفزم میں آئین کی حیثیت حاصل ہے۔

Marfat.com

Sufism is the latest easiest, simplest quickest and the most successful of all mystical systems in the world. It advocates full participations in the worldly affairs unlike other mystical disciplines which are characterised by world renunciation and asceticism.

منقبت

درشان حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از عارف باللہ حضرت مستان شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العاشقین و برہان العارفین حقائق حضور قبلہ خواجہ مستان شاہ کابلی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ تیرہویں صدی کی عظیم البرکت شخصیت ہیں۔ یہ منقبت آپ نے اپنے دیوان مسمّٰی بہ آتشکدہ وحدت مین تحریر کی ہے۔ یہ بزرگ کامل واکمل حضرت علامہ محرم علی چشتی ثم لاہوری نوراللہ مرقدہ کے مرشد کامل ہیں۔ جو ارادت مند صدق دل سے یہ منقبت بطور وظیفہ پڑھے گا حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و ارادت اس کے دل میں جاگزین ہوں جو ابدی سرمایۂ حیات وسعادت ہے۔ لیکن علم اور عمل جزو لاینفک ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف المحجوب شریف ص ص ۱۹۸، ۱۹۹ مطبوعہ سمرقند پر حضرت ابوالعباس القاسم بن مہدی السیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''آپ نے اپنے باپ سے ترکہ میں بہت مال پایا پھر آپ نے

Marfat.com

وہ سارے کا سارا مال و متاع دے کر کسی سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موئے مبارک حاصل کر لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عمل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی برکتوں سے ایک تو سچی توبہ نصیب فرمائی دوسرے آپ کو حضرت ابوبکر واسطی قدس سرّہ کی صحبت سے سرفراز فرمایا جب آپ دنیا سے رحلت فرمانے لگے تو وصیت فرمائی کہ موئے مبارک میرے منہ میں رکھ دیے جائیں۔ آج آپ کی قبر مبارک مرو میں مرجع خلائق اور عوام وخواص سب پر ظاہر و عیاں ہے۔ لوگ حاجتیں چاہنے کے لیے آپ کے مزار پر جانے اور وہاں سے مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں۔ حاجات پوری ہونے اور حل مشکلات میں آپ کی قبر انور مجرب ہے۔ واللہ اعلم۔''

یہ سب کچھ عمل کی روشنی سے ہے۔ عمل بھی شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ اسی لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان اقدس ہے کہ کشف المحجوب شریف سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو وقتی اور عارضی غفلت وحجاب میں مبتلا ہیں۔ حق و صداقت کا انکار جن لوگوں کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔ انہیں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

مالکِ ملکِ دو عالم خواجہ ہر دوسرا
نہ سپہرش سایہ گردان، مہر و ماہش خاکپا
اولیاء اللہ لاخوف علیھم راسزا
کیست اَں ظل الٰہی نورِ پاک مصطفیٰ
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

ترجمہ: دونوں جہاں کے مالک اور دونوں جہاں کے سردار۔ نو آسمان یعنی عرش و کرسی اور سات آسمان جن پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ سورج و چاند جن کے پاؤں کی خاک ہیں جو آیہ اولیاء اللہ لاخوف علیھم کے مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک وہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو سارے جہاں کو خزانے عطا کرنے والے نور خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما و پیشوا ہیں۔

شاہ بازِ قافِ قُدس و طائر سدرہ نشین
بل بود مکانِ سدرہ مر درا زیرِ نگیں
حاملِ بارِ امانت حامی دنیا و دین
آستان بوسِ حریش غوث و قطب اجمعین
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ کوہ قاف (قدس) کے شاہ باز ہیں۔ سدرہ میں رہنے والے پرندے ہیں بلکہ مقام سدرہ میں رہنے والے آپ کے زیر نگیں اور ماتحت ہیں۔ آپ بار امانت کے حامل اور دین و دنیا میں حامی و مددگار ہیں۔ تمام غوث و قطب آپ کے آستانہ پر بوسہ زن ہیں۔ آپ گنج بخش فیضِ عالم خدا کے نور کے مظہر ناقصوں کے لیے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

نورِ پاک مصطفیٰ پروردہ ربِ جلیل
کعبہ معنیٰ دلہا را بود ہمچوں خلیل

Marfat.com

فیضِ عامش جاری کردہ خلد آسازیں تبیل
جوئے شہد و جوئے شیر و سلسبیل و زنجبیل
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک ہیں۔ رب جلیل نے آپ کی خصوصی پرورش فرمائی ہے۔ آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح دلوں کے معنوی کعبہ کے معمار ہیں۔ آپ نے جنت کی طرح کا فیض عام جاری کر رکھا ہے۔ یعنی آپ نے شہد کی نہر۔ دودھ کی نہر چشمہ سلسبیل اور چشمہ زنبیل جاری کیا ہوا ہے۔ آپ سب کو خزانہ دینے والے عالم کو فیض پہنچانے والے اور خداوند تعالیٰ کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے لیے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

یہاں تک کہ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے۔ زمین سے نباتات ان کے احوال کی صفائی سے اگتے ہیں اور کفار پر مسلمان اولیاء اللہ کی ہمت و توجہ سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ (کشف المحجوب ص ۲۴۲ نسخہ مطبوعہ سمرقند)

روضۂ پر نور پاکش در زمین ہمچون بہشت
بہرہ دراز فیض عامش خاص و عام و خوب وزشت
تیر رفتہ باز گرداند بدل سازد سرشت
خوش بسفتہ دُرا وصافش معین الدین چشت
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

ترجمہ: آپ کا پرنور پاک روضہ مبارک زمین میں جنت کی طرح ہے۔ آپ کے فیضِ عام سے خاص و عام اچھے بُرے سب فیضاب ہے ہیں۔ آپ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لا سکتے ہیں۔ دلوں کے مزاج درست کرنے والے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ نے آپ کی صفت بیان کرنے میں اچھے موتی پروئے ہیں۔ یعنی

گنج بخش فیض عالم مظہر نورخدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

☆☆☆

نورِ بے چونِ تقدس درمیان ماوُطین
تن پرستاں راکشودہ دیدۂ حق الیقین
خاذنِ گنجینۂ اسرار راباشد امیں
سایۂ الطافِ ایزد رحمۃ اللعالمیں
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آب وگل کے اس جہان میں آپ اللہ تعالیٰ کی بے مثل و پاک ذات کے نور ہیں۔ آپ نے حق پرستوں کے لیے حق الیقین کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ آپ خزانہُ اسرار و رموز کے خازن اور امین ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ اور حضور رحمۃ اللعالمین کی رحمتوں اور مہربانیوں کا سایہ ہیں۔ آپ عالم کو فیض پہنچانے والے اور خداوند قدوس کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے لیے پیر کامل اور کاملین کے رہنما ہیں۔

Marfat.com

ناصیہ فرسا ہمہ روئے زمین بر درگہش
پہلوے شیرِ فلک رامی در اندر و بہش
از خدا آ گہ کند دل را خیالِ آ گہش
شد معین الدین فرید الدین بطوفش چلہ کش
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: ساری زمین کی چیزیں آپ کی درگاہ عالی پر آ کر جھکتی ہیں۔ آسمانی شیر کے پہلو کو آپ کی لومڑی چیر پھاڑ دیتی ہے۔ آپ کا خیالِ خدا آ گاہ دل کو رموزِ معرفت سے آ گاہ کرتا ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ فرید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے روضہ اقدس کے گرد گھومے اور اس پر چلہ کشی کی۔ آپ گنج بخش فیضِ عالم، خدا تعالیٰ کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل کاملوں کے رہنما ہیں۔

اے شہنشاہِ دوعالم خواجۂ مالکِ رقاب
از فراقت دیدۂ ما گریہ دارد چوں سحاب
تابشد خورشیدِ عالم در زمین زیرِ نقاب
ہر زمان خواند فلک یَالَیتنی کُنتُ تُرَاب
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: اے دونوں جہاں کے شہنشاہ، گردنوں کے مالک و آقا، تیرے فراق میں ہماری آنکھیں بادل کی طرح برس رہی ہیں۔

Marfat.com

جب سے آفتابِ جہاں (حضرت داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زیر زمیں نقاب پوش ہوئے ہیں، ان کے فراق میں آسماں ہر وقت کہتا ہے کاش کہ میں مٹی ہو چکا ہوتا۔ آپ گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا۔ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما ہیں۔

اے کہ از خوبانِ عالم بردۂ یکسر سبق
چرخ خیر مقدمت کردہ ستارہ در طبق
سینۂ بے کینہ ات از تیغ وحدت گشتہ شق
آفتابِ ملک معنیٰ ذاتِ آں دیدارِ حق
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ تمام جہان کے حسینوں سے سبقت لے گئے۔ آسماں نے ستارے طبق میں سجا کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ کا سینہ بے کینہ شمشیرِ توحید سے شق ہے۔ آپ ملکِ معنیٰ کے آفتاب ہیں۔ آپ کا دیدار حق تعالیٰ کے انوار کا دیدار ہے۔ آپ گنج بخش فیض عالم ہیں، اللہ جل مجدہ کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل کاملوں کے رہنما ہیں۔

شاہِ جیلاں غوثِ اعظم شیخ ارض و سما
گفت در جمع مریداں از کرامت بارہا
ہم زمانہ گر ہے بودم علی ہجویر را
تازہ بیعت کردے بردست آں بیضالقا
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نور خدا

Marfat.com

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: شاہ جیلاں، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زمینوں اور نو آسمانوں کے شیخ نے از روئے کرامت اپنے مریدوں کے مجمع میں بارہا فرمایا کہ اگر میں حضرت علی ہجویر کے زمانہ میں ہوتا تو اس نورانی ملاقات والے بزرگ کے ہاتھ پر تازہ بیعت کر لیتا کہ آپ گنج بخشِ فیض عالم ہیں۔ اللہ رب العزت کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل، کاملوں کے رہنما ہیں۔

بود در کشتی بجمعے مقتدائے بحر و بر
زجر بر حضرت نمودند اہل کشتی سربسر
گفت ہاتف جملہ رابہرت کنم زیر و زبر
گفت یارب من نخواہم جملہ رابکشانظر
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: حضرت داتا صاحب جو بحر و بر کے مقتداو پیشوا ہیں۔ ایک دفعہ کچھ لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھے کہ کشتی کے مالکوں نے حضرت کو ڈانٹنا شروع کیا۔ (بدتمیزی سے پیش آئے) تو ایک غیبی آواز نے کہا میں تیری خاطر ان سب کو زیر وزبر کرتا ہوں۔ (ہلاک و برباد کر دیتا ہوں) مگر حضرت نے عرض کی یارب میں یہ نہیں چاہتا۔ بلکہ تو ان پر اپنی نظر رحمت ڈال۔ آپ گنج بخشِ فیضِ عالم ہیں۔ نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

Marfat.com

چوں شکست افتاد برمحمود سلطان زہندیاں

التجا بانزد حضرت برد با آہ و فغاں

گفت پیغمبر کہ فتح خواہی از ہندوستاں

تو بغزنی رو علی ہجویر رابا خود ستاں

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: سلطان محمود نے جب ہندیوں سے شکست کھائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آہ وفغاں کرتے ہوئے ملتجی ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا اگر تو ہندوستاں پر فتح حاصل کرنا چاہتا ہے تو غزنی سے اپنے ساتھ علی ہجویری کو لے جا کر وہ گنج بخش فیض عالم ہیں۔ نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

شاہِ عالم فخرِ آدم قطب جملہ اولیاء

سیّدِ عالی نسب فرزندِ خاصِ مصطفیٰ

سرِ حق اسرارِ احمد نورِ پاک مرتضیٰ

مرحباؤ مرحباؤ مرحباؤ مرحبا

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ عالم کے بادشاہ ہیں۔ آدم کے لیے باعث فخر ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے قطب ہیں۔ عالی نسب سیّد ہیں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص فرزند ہیں۔ آپ حق کا بھید۔ احمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے اسرار علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ کے نورِ پاک ہیں اور سب آپ کی تشریف آوری پر آپ کو مرحبا کہتے ہیں۔ آپ گنج بخشِ فیض عالم ہیں۔ نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

چشمِ مستت سرمہ کش از کحل مازاغ البصر
مقتبس از روضۂ پر نور تو شمس و قمر
مہر تو منقوش بردل ہمچوں نقش کالحجر
یک نظر برحال مسکین و فقیراں یک نظر
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ کی نگاہ مست فیضانِ نبوت کے نور سے سرگیں ہے۔ آپ کے روضۂ پرنور سے شمس وقمر بھی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ دل پر آپ کی مہر و محبت پتھر پر نقش کی طرح پختہ ہو چکی ہے۔ مسکین وفقیر آپ کی نگاہ کرم و فیض کے منتظر ہیں۔ آپ گنج بخش فیض عالم اور مظہر نور خدا ہیں۔ ناقصوں کے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما و پیشوا ہیں۔

طوفِ کویت مے نماید جُملہ طوافیاں
چوں طوافِ کعبۃ اللہ می نماید حاجیاں
در صفا و مروۂ کویت ہمہ نعرہ زناں
صاحب ِ بیتی نظر برحالِ زارِ عاجزاں
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا

Marfat.com

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: (آپ سے حصولِ فیض کے لیے) سب چکر کاٹنے والے آپ کے کوچے کا چکر کاٹتے ہیں۔ جس طرح حاجی لوگ کعبۃ اللہ کے اردگرد گھومتے ہیں۔ آپ کے کوچہ کے صفا و مروہ میں سب نعرہ لگاتے پھرتے ہیں کہ اے صاحبِ بیت عاجزوں کے حال زار پر ایک نگاہ ضرور ڈالیے۔ کیونکہ آپ گنج بخش فیض عالم اور نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیرِ کامل اور کاملوں کے پیشوا ہیں۔

جسم زاریم و نظر تاروح روحانی شویم
برجہم از خاکدانِ تیرہ نورانی شویم
تا بکے لبیک گویاں جان و ایجانی شویم
عیدِ وصلت رانما تا جمعہ قربانی شویم
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: ہم جسم کی چیرہ دستیوں کے ہاتھوں بہت لاغر و نحیف ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کی نگاہِ کرم کے طالب ہیں۔ تا کہ ہم مجسم روح اور روحانی بن جائیں۔ اے جان ہم کب تک لبیک کہتے رہیں گے۔ ہمیں اپنے وصل کی عید دکھائیں تا کہ ہم سب اپنی جانیں قربان کر دیں۔ آپ گنج بخشِ فیض عالم ہیں۔ نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

لاہور از فیضِ قدومت رشکِ بستانِ حرم

Marfat.com

میر سد بر طوفِ کویت ہندی و رومی عجم
کعبہ ثانی شدہ برعاشقاں زاں لاجرم
برزبانِ پیر وبرناگشتہ جاری دمبدم
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: لاہور آپ کی تشریف آوری کے فیض سے باغ حرم کے لیے قابل رشک بن چکا ہے۔ آپ کے کوچہ کے گرد گھومنے کے لیے سب ہندی، رومی اور عجمی آ جا رہے ہیں۔۔۔ آپ کا درِ اقدس عاشقوں کے لیے بلاشبہ کعبہ ثانی بن چکا ہے۔ اور ہر بوڑھے، جوان کی زبان پر ہر وقت جاری ہو چکا ہے کہ آپ گنج بخش فیضِ عالم اور مظہر نورِ خدا ہیں۔ ناقصوں کے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

شہ سوارِ اوجِ وحدت عرش اعلیٰ متکا
لطف کُن از فیض عامت خواجۂ عالم پناہ
زاں نظر برحضرت اجمیر کر دی بادشاہ
کن بحالِ زارمستان شاہ کابل یک نگاہ
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: اے وحدت کی بلندیوں کے شہسوار اور اے وہ ہستی کہ عرشِ اعلیٰ جس کی تکیہ گاہ ہے۔ اور اے خواجۂ عالم پناہ! اپنے فیضِ عام سے مجھ پر لطف و کرم کی نگاہ فرمائیے۔۔۔ اے بادشاہِ ملکِ

Marfat.com

ولایت وہ نظر جو آپ نے حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ڈالی تھی اس طرح کی ایک نظر مستان شاہ کابلی کے حال زار پر بھی ڈال دیجئے۔ کیونکہ آپ گنج بخشِ فیضِ عالم ہیں۔ نورِ خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے پیشوا ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جہان کی تدبیر کرنے والا بنایا ہے۔ انہیں یہ قوت بھی دی ہے کہ وہ سارے جہان کو دیکھتے ہیں۔ انہیں سارے جہان کا نگران مقرر کیا ہے۔ جہاں کی مشکلات اور آسانیاں ان سے متعلق کر دی ہیں اور احکامِ عالم کو ان کی ہمت اور مدد و توجہ سے وابستہ کر دیا ہے۔

(کشف المحجوب شریف ص ۲۴۵)

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاکِ بے ہمتا توئی
نازنینِ حضرتِ حق صدر و بدرِ کائنات
چشم و چراغِ انبیاء نورِ چشمِ ما توئی
شمس تبریزی چہ داند نعتِ تو پیغمبرا
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سرورِ اعلیٰ توئی

از: حضرۃ شمس الدین شمس تبریز رحمۃ اللہ — صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بطور پیامبر اتحاد بین المسلمین

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاہکار محققانہ تصنیف منیف کے علمی مباحث میں اتحاد بین المسلمین کے پیامبر کے طور پر بالواسطہ اور بلاواسطہ پیش خدمت ہے۔

اتفاق اور باہمی اتحاد سے ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی ممکن ہے اور ان کا مستقبل بھی روشن ہے ارشاد ربانی ہے۔

((وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ .)) (القرآن ۳: ۱۰۳)

ترجمہ: ''اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔ جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا اور تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ۔''

مسلمانوں کو چاہئیے کہ خداوند قدوس اور رسول مقبول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے درمیان متنازع مسائل کے حل کے لئے صبر و بردباری جیسے

Marfat.com

اوصاف حمیدہ کو اپنائیں۔ اسی سے مسلمانوں کی عظمت رفتہ، عزت اور شوکت کا زمانہ پلٹ آئے گا اس سلسلے میں روشن فکر مصنفین اور پروفیسرز حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے قلم وفکر سے معاشرے کو کماحقہ آگاہ کریں اتحاد بین المسلمین کے محاسن اور اختلافات کی قباحتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اخوت کی ثقافت کو فروغ دیں کیونکہ نفاق انتشار باہمی آویزش مناقشات اور چپقلش ہر قوم کے ملی وجود کے لئے زہر قاتل ہیں۔

برّصغیر پاک و ہند میں مسلمان فرمانرواؤں نے تقریباً ایک ہزار سال حکومت کی اور ان کا ایک ہی مذہب و مسلک رہا ان کی احساس ملت کی بنیاد حضور ﷺ کی محبت اور عقیدت تھی اور انہوں نے اللہ رب العزت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوا تھا۔ اسلام مسلمانوں کی وحدت فکر و عمل کا نام ہے اسی لئے ہر قسم کے انتشار و افتراق کے سدباب کے لئے قرآن مجید میں بار بار مسلمانوں کو باہم متحد رہنے اور اختلافات دور کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

مخدوم الاولیاء سلطان الاصفیاء امام العارفین زبدۃ السالکین حجۃ الکاملین سند الواصلین مظہر العلوم الخفیہ والجلیہ سیّدنا شیخ ابو الحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف جسے تصوّف میں دستور کی حیثیت حاصل ہے اور انسائیکلو پیڈیا ہے۔ میں فرماتے ہیں۔

((لِاَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا لِعِزِّ الْاِسْلَامِ وَ نَجَاةِ النَّفُوْسِ وَ رِضَاءِ الرَّحْمٰنِ وَ نَحْنُ نَتَكَلَّمُ لِعِزِّ النَّفْسِ وَ طَلَب الدُّنْيَا وَ قَبُوْلِ الْخَلْقِ.))

ترجمہ: ''اس لئے کہ ان کی گفتگو و کلام اسلام کی عزت اور نفوس کی نجات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتی ہے اور ہماری گفتگو

Marfat.com

نفس کی عزت دنیا کی طلب اور مخلوق میں قبولیت کے لئے ہوتی ہے۔"

پس ہر وہ ذی شعور جو اللہ رب العزت کی رضا کی موافقت کے لئے کہتا ہے اور حق بیان کرتا ہے تو اس کے کلام میں رعب اور دبدبہ ہوتا ہے لیکن جو شخص اپنی رضا اور مراد کی موافقت میں کہتا ہے اس میں اہانت اور تذلیل کے پہلو ہوتے ہیں لہٰذا مخلوق خدا کے لئے اس میں کوئی فائدہ ہی نہیں کیونکہ اس قسم کا کلام حلق سے اوپر ہوتا ہے۔ دل اور خلوص سے اس کا واسطہ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنی یاد ہی کو دل کی عزت سے موسوم کیا ہے اور اسی دل میں اگر طمع اور لالچ پیدا ہو جائے تو وہ ذلت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

((اَلطَّمَّاعُ مُسْتَوْحِشٌ مِنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ.))

ترجمہ: "طمع کرنے والے سے ہر ایک آدمی نفرت اور وحشت اختیار کرتا ہے۔"

یہی پہلو امّت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتا ہے جو کہ ان کاملین و اکملین کا شیوہ نہیں روایت ہے کہ زبدۃ الاولیاء شہباز عظیم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید خاص نے جو لوہار تھے ایک قینچی تحفۃً آپ کی خدمت اقدس میں پیش کی جسے حضرت نے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب اسے مغموم پایا تو از راہ کرم فرمائی ارشاد فرمایا: کہ گھر سے سوئی لے آؤ وہ گھر گیا اور سوئی لا کر عقیدۃً پیش کی جسے قبول فرما لیا گیا اس نے فلسفہ دریافت کیا تو فرمایا:

"قینچی کاٹنے کے لئے اور سوئی جوڑنے کے لئے"

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری حین حیات میں یہی پیغام دیا کیونکہ آپ اتحاد بین المسلمین کے صحیح معنوں میں پیامبر تھے۔

اور یہی کاملین حقہ جب تک مسلمان بادشاہوں اور فرمانرواؤں کی پشت

Marfat.com

پناہی کرتے رہے مسلمان ہر میدان میں اور ہر ملک میں کفار کے مقابلے میں غالب رہے یہاں تک کہ شیر اسلام تمام بیشہ دنیا پر چھا گیا اور تمام مادی حکومتیں اور ظاہری سلطنتیں عام جانوروں کی طرح ہر جگہ شیر اسلام سے لرزہ براندام رہیں۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں:

((خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقُلُوْبَ مَسَاكِنَ الذِّكْرِ فَصَارَتْ مَسَاكِنَ الشَّهْوَاتِ وَ لَا يَمْحُوْا الشَّهْوَاتِ مِنَ الْقُلُوْبِ اِلَّا خَوْفٌ مِنْ عجٍ اَوْ شَوْقٌ مُقْلِقٌ.))

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کرنے کی جگہ بنایا ہے اور جب نفس کے ساتھ دلوں نے ہم نشینی اختیار کی تو دل شہوتوں کے ٹھکانے بن گئے ہیں اور دلوں کی شہوت کو بیقرار کرنے والے خوف کے سوا کوئی پاک نہیں کرے گا یا بے آرام کرنے والا شوق پاک کرے گا۔''

لہٰذا خوف اور شوق ایمان کے دو ستون ہیں وحشت والا دل ایمان سے بے خبر ہوتا ہے کیونکہ ایمان سے ہی اللہ رب العزت کے ساتھ محبت اور انس ہوتا ہے اور وحشت کے ذریعے غیروں کے ساتھ پیار اور الفت ہوتی ہے۔

باب ملامت کے بیان میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت مقدسہ بیان کی ہے۔

((وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.)) (القرآن ۵:۵۴)

ترجمہ: ''وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف نہیں کرتے

Marfat.com

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے اور اللہ تعالیٰ وسعت اور علم والا ہے۔''

احادیث میں حضور ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

((اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ اِلَّا اَوْلِیَائِیْ.))

ترجمہ: ''میرے اولیاء میرے چوغے کے نیچے ہوتے ہیں انہیں میرے اولیاء کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ظہور قدسی سے قبل اقوام و ملل مختلف طبقات میں منقسم تھیں۔ وطنیت' قومیت' رنگ و نسل' حسد بغض' کینہ طوزی' زبانی ولسانی تعصّبات جو نہ صرف باہمی نسل انسانی میں افتراق و انتشار اور چپقلشوں کا موجب تھے بلکہ نفرت کے بیج اس حد تک پروان چڑھ چکے تھے کہ تشدد اور خونریزی نے جنم لے لیا تھا فخر دو عالم نور مجسم رحمۃ للعالمین ﷺ نے انہیں بھائی چارہ' مساوات' حریت کا عملی درس دیا۔

آج اقوام متحدہ کے دستور میں اخوت کا ڈھونگ برائے نام بلکہ منافقت پر مبنی ہے جس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ آج بھی ان مہذب ممالک میں یہ جگہ جگہ لکھا ہوا ہے۔

Blacks and Dogs are not Allowed

اس کے برعکس قرآن مجید فرقان حمید نے چودہ سو سال قبل عالم انسانیت کو مقام انسانیت سے باخبر کیا تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

((یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً .))

(القرآن ۴:۱)

Marfat.com

ترجمہ: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کو جوڑا بنایا اور دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیئے۔''

یہ آیت مبارکہ ''تخلیق مقصد انسانی'' اور رشد و ہدایت کی وحدتوں کا تذکرہ کرتی ہے کیونکہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا گیا تھا۔ انسان کی پیدائش کا بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرما دیا گیا۔

القصہ مختصر جب انسانوں کا خالق ایک ہے سب ایک ہی باپ کی اولاد کنبہ ہیں۔ ویسے تمام انسانیت کا مقصد اللہ رب العزت کے احکامات کی تعمیل ہے ہر ایک بھائی چارہ اخوت مساوات کے جذبے سے سرگرم عمل ہے تو پھر آپس میں پیار و محبت سے رہتے ہوئے حضور پرنور شافع یوم النشور صاحب قرآن ﷺ کے فراہم کردہ آخری ضابطہ حیات کی پیروی ''انما المومنون اخوۃ'' بے شک مومن بھائی بھائی ہیں کے تحت کرنی چاہئے کیونکہ

۱۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو کالے' گورے امیر غریب بادشاہ و گدا میں کوئی فرق نہیں رکھتا یہاں سیاہ فام بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوبصورت ابولہب پر ان گنت فضیلتیں حاصل ہیں۔

۲۔ اسلام آخری ضابطہ حیات ہے۔

((اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا)) (القرآن ۵: ۱۳)

ترجمہ: 'آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔''

۳۔ اسلام ہی وہ دین متین اور حق ہے جو جامع اور اکمل ضابطہ ہدایت پوری نوع انسانی کے لئے فراہم کرتا ہے ارشاد ربانی ہے:

Marfat.com

((هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ.)) (القرآن ۴۸: ۲۸)

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اپنے رسولوں کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے بھی انسان پر انسان کے جبر واستبداد کے خاتمہ کے لئے وحی الٰہی کی ہدایت کا ہی پیغام دیا ہے۔

"Domination of man over man under various pretext of rationality can only ended through abedience Divine revelation``(Draft Constitution of Islamic Pakistan, Lahore 1971)

۴۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا عظیم فریضہ اسی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض کیا گیا۔ لہٰذا انتشار و افتراق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک عظیم و مستحکم ملت اسلامیہ کی ضرورت کے پیش نظر نوع انسانی کی بقا کے لئے اصلاح و ہدایت کا اہم فریضہ ادا کرنا چاہیے جو وحدت انسانی کا عظیم مقصد ہے۔

۵۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی ظلی یا بروزی نبی نہیں آئے گا۔ قیامت تک حقانیت اور ہدایت کے نور کو آنے والی امت مسلمہ تک پہنچانا ایک عظیم فریضہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

((کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ.)) (القرآن ۳: ۱۱۰)

ترجمہ: ''تم وہ بہترین امت ہو جو ظاہر کی گئی ہو لوگوں کے

Marfat.com

لئے (ان کی ہدایت و بھلائی کے لئے) تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لے آتے اہل کتاب تو یہ بہت بہتر ہوتا ان کے لئے۔''

۶۔ اسلام پوری نوع انسانی کو ''الخلق عیال اللّٰہ'' کہہ کر ایک کنبہ اور برادری تصور کرتے ہوئے حسن سلوک کا درس دیتا ہے جو رذائل اخلاق سے بچا کر فضائل اخلاق کا درس فراہم کرتا ہے۔

• اتحاد بین المسلمین کی وہ اساس جو اسلام نے ودیعت فرمائی ہے جس کی ترجمانی حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب شریف میں کی ہے اس کی نظیر کسی قوم کسی مذہب اور کسی نظام حیات میں ملتا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ترین ہے کیونکہ مادی مفادات تعصب ونفرت کے بیج اور قبائلی تنازعات جب جڑ پکڑتے ہیں تو بھائی چارے ختم ہو جاتے ہیں۔ اخوت اسلامیہ کے جن عملی پہلوؤں کی آپ نے نشان دہی کی ہے ان کی عملی تائید اس طرح ہوتی ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے ۔ نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے ۔ دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی جہد و جہد کے بعد مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لایا لیکن یہ اللہ رب العزت کی ہدایت کے مطابق کفر وشرک اور تمام بداخلاقیوں کا قلع قمع کر کے ہوا تھا۔

لیکن آج اسلام پھر انحطاط کا شکار ہو چکا ہے جس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔

ا۔ اگرچہ امت مسلمہ کا تصور تو پروان چڑھ رہا ہے لیکن اس کی حقیقی روح اجاگر نہیں ہو سکی وہ اس صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب (Live and let alive) پر عمل ہو۔

Marfat.com

۲۔ معاشرتی اقدار کا جنازہ نکل رہا ہے مگر معاشرے کے ارباب بست و کشادا اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کئے ہوئے ہیں۔

۳۔ ہر شخص اپنی ذات کے لئے محنت و مشقت کر رہا ہے لیکن اس حقیقت سے نابلد ہے کہ اس کی ذات یا خاندان فقط معاشرے کی اکائی ہے جب تک معاشرہ ترقی پذیر نہ ہو ایک خاندان کی ترقی بے معنی ہے کیونکہ ہر فرد کا تعلق معاشرے سے براہ راست ہے۔

۴۔ عالم اسلام کو کفار کی سازشوں سے باخبر رہنا چاہئے اور تمام اختلافات کو بھلا کر اتحاد بین المسلمین کے لئے کام کرنا چاہئے۔ عالم اسلام کی پریشانیوں کا واحد حل یہی ہے کہ اتحاد امت مسلمہ کی منزل کو حاصل کر کے امت کے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کیا جائے لیکن اس کے لئے نسلی، قبائلی، لسانی تفریقیں مٹا کر ہی کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دنیائے اسلام فلسطین، بوسنیا، لبنان، الجزائر، کشمیر اور افغانستان میں برسرپیکار مجاہدین کے درد کا احساس کریں۔ ہر روز ان سرزمینوں پر مجاہدین کے پاک خون بہے جا رہے ہیں۔ کیا اسلام کا یہی درس ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں دہشت گردی خواہ کوئی کرے قابل مذمت ہے۔ قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے قبضے میں ہے دنیائے اسلام نے اس کے لئے کیا اجتماعی کوششیں اور کاوشیں کیں۔ ۱۹۴۸ء سے کشمیر کے مجاہدین ہندوؤں کے ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ مساجد، درگاہوں کی بے حرمتی اور ماؤں بہنوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے جب کہ کشمیری عوام ناپاک ہندوؤں کے تسلط سے آزادی کے خواہاں ہیں۔

اگر امت مسلمہ میں وحدت ملی ہوتا تو بوسنیا کے مسلمان سربوں کی بمباری کا نشانہ بنتے ہوئے تباہی کے دہانے تک نہ پہنچتے۔ اگر امت مسلمہ میں وحدت کا

Marfat.com

جذبہ ہوتا اور احساس وحدت ہوتی تو آج بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے یورپ کے کافرستانوں میں ایک اسلامی مملکت کا وجود ہو چکا ہوتا۔ اگر یہی ملی وحدت ہوتی تو آج افغانستان کے مسلمان غاصب روسیوں کے چنگل سے آزاد ہونے کے بعد داخلی جنگ وجدال اور خانہ جنگی کا شکار نہ ہوتے۔ اور مابعد کے واقعات سے پریشان نہ ہوتے۔

افغانستان میں بھائی کو بھائی کے ساتھ لڑا کر قتل و غارت، خونخواری، تباہی، غارتگری، بربریت اور درندگی کا بازار سرگرم عمل ہے۔ اور ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد کے واقعات اپنی مثال آپ ہیں۔ بھارت میں بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی سازشیں بام عروج پر ہیں۔ بابری مسجد کا انہدام اور احمد آباد کے فسادات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ دیگر اقلیتوں کے لئے بھی زندگی کی آسائشیں منقطع ہو چکی ہیں۔

کیا حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا یہ مشن تھا انہوں نے تو اخوت، ہمدردی، بھائی چارہ، محبت، موانست وغمگساری کے جذبات کو پروان چڑھانے کے لئے کام کیا۔ بلکہ آپ نے اپنا ملک افغانستان اعزو اقرباء یہاں تک کہ آباد و اجداد کے قبور کو بھی خیر باد کہہ دیا اور اتحاد بین المسلمین کے پیامبر کی حیثیت سے نفاق، انتشار، باہمی آویزش، مناقشات اور چپقلش کو امت معلّمہ کے وجود کے لئے سم قاتل قرار دیا۔ آپ میں مسلمانوں کے اتحاد کے لئے صحیح معنوں میں سچی تڑپ اور تمنا تھی بلکہ اسے فریضہ سمجھتے ہوئے امت مسلمہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔

ظاہر اوزاغم دیں درد مند باطنش چوں دیریاں، زنار بند

ہمیں ہمیشہ اتحاد کے لئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کرنا چاہئے کیونکہ ہم ان ہی کی امت ہیں۔

غریبم یا رسول اللہ غریبم ندارم درجہاں جز تو حبیبم

Marfat.com

بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم و لیکن خوش نیصم

اتحاد کے تمام تر رشتے اور بندھن کس لئے ہیں یہ درس ہمیں کس نے دیا یہ درس ہمارے آخری اور پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ اس کائنات کا رب ایک ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید اس کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔ اگر ہم عشق مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ درمیان میں حائل نہ کریں تو وہ کون سی حد فاصل ہے جو ہمیں کفار سے جدا رکھتی ہے۔ اگر آپ ہی نہیں تو پاکستان کہاں ہوگا اگر پاکسان نہیں تو اتحاد بین المسلمین کہاں' ان تمام رشتوں کی وابستگی اور جڑ فخر دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہی لطیف نکتہ ہمیں حضور مخدوم الاولیاء و سلطان الاصفیاء امام العارفین حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات نے اپنی تصنیف منیف کشف المحجوب شریف کے ذریعے سمجھایا ہے اور اپنے افغانستان بالخصوص غزنی کے لیے بھی دعا کی ہے۔ اس نورانی تصنیف کے مراجع و منابع قرآن مجید فرقان حمید' احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اقوال ائمہ کرام ہیں۔

آپ اسی قدوسی گروہ کے سرخیل ہیں جو امام رسل' ہادی سبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کمال محبت و متابعت سے ولایت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز المرام ہو کر خلافت الٰہیہ اور حضرت سید الانبیاء ﷺ کی نیابت کبریٰ کے منصب جلیلہ پر متمکن ہوتے ہیں اور چونکہ آپ نے اپنے آپ کو محبوب خدا کی محبت میں فنا کر دیا ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی مقام محبوبیت عطا ہو جاتا ہے اور کرہ ارض پر خلیفۃ اللہ اور مظہر انوار خدا اور نائب محبوب خدا ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپ کو اتحاد بین المسلمین کے پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے اپنی ظاہری زندگی میں بے پناہ رشد و ہدایت جاری کی ہے تصوّف اسلام' از عبد الماجد دریا آبادی طبع اعظم گڑھ بار سوم ص ۵۲ درر نظامی (خطی) مرتبہ شیخ علی محمود جاندار میں تحریر شدہ ہے۔

''وی فرمودند کشف المحجوب شریف' از تصنیف علی ہجویری است قدس

Marfat.com

اللہ العزیز اگر کسے را پیری نہ باشد چوں ایں را مطالعہ کند اورا پیدا شد......من ایں کتاب را بہ تمام مطالعہ کردہ ام۔''

حقیقت حال یہ ہے کہ اگر ہم تاریخی وحدت ہیں تو احکام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی سنت مطہرہ سے وابستگی اور عشق محمدی کے کلمہ جامعہ کی بناء پر متحد ہو جانا چاہئے۔

بقول حکیم الامت شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم   زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

امت مسلمہ کی کامیابی و کامرانی کا سرمایہ عالم اسلام کا اتحاد ہے اور اس اتحاد کو ملکی، جغرافیائی، براعظمی، لسانی، نسلی اور مذہبی اختلافات پر ہر طرح سے فوقیت حاصل ہے۔ یہی اتحاد بین المسلمین کی راہیں اور سنہری اصول ہیں۔ جن کی تلاش فطرت کا اٹل اصول ہے کفار و مشرکین کی تمام تر مزاحمتوں کے باوجود اللہ رب العزت کا دین غالب آ کر رہے گا۔ لیکن یہ کامیابی امت کی وحدت اور اتحاد بین المسلمین میں مضمر ہے اور وہ تب ممکن ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ایک لمحہ ضائع کئے بغیر عشق و اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکتہ اتحاد قرار دیتے ہوئے بنیان مرصوص کی طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں کیونکہ یہی وقت کی پکار ہے اور یہی امت مسلمہ کی جملہ کوتاہیوں کا مداوا ہے۔ اس لئے ''لا یخافون لومۃ لائم'' کے تحت ہر مسلمان اتحاد کی نعمت عظمیٰ کے حصول کے لئے اپنا دینی فرض ادا کرے۔

مسلمانوں کا موجودہ انتشار و افتراق کوئی منطقی دلیل نہیں رکھتا کیونکہ یہ محض اسلام دشمنوں کا ڈھونگ اور ان کے پٹھوؤں کا مفاد ہے جسے بالآخر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اسلام دشمن طاقتیں ذلیل و خوار ہوں گی عالم اسلام پر کالی کملی والے کے نام لیوا اپنا پرچم لہرائیں گے۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

کیونکہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اپنے اندر اتنی قوت رکھتا ہے کہ اہل اسلام کی عظمت رفتہ بحال کر سکے اور امت مسلمہ منظم و مربوط ہو۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　　دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

اتحاد بین المسلمین بلاشبہ وقت کی اہم ضرورت ہے لیکن اس کا آغاز ہمیں پاکستان سے کرنا چاہئے یہاں تعصبات ختم کر کے مسلمانوں کو امت واحدہ میں تبدیل کرنا چاہئے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اسوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے سے معاشرے میں فساد ختم ہو جائے گا۔ پاکستانی عوام کی ترقی کے لئے فرقہ واریت کا خاتمہ ضروری ہے۔

تحریک پاکستان کے دوران برصغیر کے مسلمانوں میں ہر قسم کے فرقہ وارانہ اختلافات ختم ہو گئے اور پوری قوم متحد ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اب بھی کرم کرے تا کہ اہل دل کی یہ خواہش بھی پایہ تکمیل کو پہنچے اور مسلمان اتحاد و یکجہتی کے وہی مناظر پھر پیش کریں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔ پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے یہ بات لازم و ملزوم ہے کہ یہاں صاف ستھری اسلامی جمہوریت ہو تا کہ یہاں کے باشندوں کو بنیادی حقوق کا تحفظ حاصل ہو اس کے بغیر پائیدار امن کا قیام نہایت ہی مشکل ہے۔

امت مسلمہ کے ارباب بست و کشاد کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اسلامی معاشرے میں قانونی' سیاسی' اقتصادی' اجتماعی ثقافتی انجمنوں' علم اور انفرمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی وسیع تر مفاد کے لئے تعلقات کو اس طرح فروغ دیں تا کہ امت مسلمہ کے درمیان مستحکم پن پیدا ہو اور کدورتوں اور رنجشوں کے خاتمے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ اللہ جل مجدہٗ بتوسل حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے قول و عمل اور قلم کے ذریعے عالم اسلام کے عظیم مقاصد یعنی اتحاد بین المسلمین کے حصول کے لئے

Marfat.com

ہماری کوششیں اور کاوشیں مدو معدون ثابت ہوں اور اصلاح وتعمیر ملت کے عظیم منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا ئیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں عظیم مشن میں کامیابی و کامرانی ہو گی۔ کیونکہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف منیف جو تصوّف میں آئین اور سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

In the words of Prof. Hurgronje:

"The League of Nations founded by the Prophet of Islam (Peace be upon Him!). Put the principle of intetnational unity and human brotherhood on such universal foundations as to show candle to other nations.``

He continues: The fact is that no nation of world can show a parallel to what Islam has done towards realisation of the idea of League of Nations aiming at the restoration of the idea of the missing spiritual ingredient in the lop sided imbalanced over materialistic modern civilization by reaching union and communion with God,through the Sufi stages of journey to God in God, with God by God,to end the exasperating spiritual vacuum responsible for all frustrations anxieties, woes and internecine wars in the world".

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اقدس "انما المنون

Marfat.com

اخوۃ'' کے موافق تمام کرہ ارض کے مسلمان ایک جان کی طرح ہیں اور اسی فرمان کو اولیاء اللہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے قول و فعل سے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے اور انہی کاملین حقہ کی پاکیزہ زندگی مسلمانان عالم کے لئے نشان راہ ہے۔ اللہ جل مجدہ امت مسلمہ کو عمل کثیر کی توفیق رفیق سے ہمکنار فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس سلسلے میں فیلسوف اسلام شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اس طرح رطب اللسان ہیں۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک　　ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک　　کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

منکرین موجودہ جگۂ مزار پُرانوار

ایک شخص شاکر رضوانی نے مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۱ء کو پاکستان ٹائمز میں اس طرح دیدہ دلیری کرتے ہوئے فرمایا۔

It is Government`s duty to ascertain the place of Saint` burial even if this should mean digging up the grave to find out a human Skeleton does lie these. If a Saint lies there the body and the coffin wil be intact or no trace of a Skeleton will be found there if no body was buried there, in which case- It will have to be conceded that no repllca of grave stood there untill emperor Akbar has one constructed to keep the masses away from the

Marfat.com

Imperial place.

''حکومت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس ولی کی قبر کا تعین کرے خواہ اس تعین کے سلسلے میں انسانی ڈھانچہ کے آثار کی نشاندہی کیلئے قبر کو کھودنا ہی کیوں نہ پڑے۔ اگر یہی قبر اس ولی کا مدفن ٹھہرا' تو ان کا جسم اور کفن بھی صحیح و سالم ہوگا اور اگر انسانی ڈھانچہ میسر نہیں ہوگا تو یہاں کوئی دفن نہیں ہوا۔ اس صورت میں تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہاں پر قبر کا وجود نہیں تھا تا آنکہ شہنشاہ اکبر نے لوگوں کو شاہی محل سے دور رکھنے کے لئے یہ جعلی قبر تعمیر کروائی۔''

موصوف نے غالباً اس حدیث شریف کا جو بخاری شریف کی حدیث مشکوٰۃ میں بھی ہے۔ حدیث قدسی ہے کا مطالعہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے عداوت کی اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے یہ عجیب بات کہ عداوت ولی سے اور جنگ خدا سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی قدرت' خدا کی طاقت' خدا کی نصرت اور خدا کی مدد ولی کی پشت پر لگی ہوئی ہے۔ اللہ جل مجدہٗ نے قرآن پاک میں فرمایا:

((اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ.))

ترجمہ: ''خبردار بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم۔ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔''

Marfat.com

آیت مقدسہ میں ''الا'' اولیاء کرام کے ذکر کے ساتھ شروع فرمایا: ''الا'' صرف تنبیہہ کے معنی میں غافلوں کو ہوشیار کرنا یوں دیکھیے اور سمجھیے کہ اولیاء اللہ کی شان سے جو لوگ غافل تھے اللہ جل مجدہٗ نے ان کی غفلت دور کرنے کے لئے تنبیہہ فرمائی ''الا'' لوگو خبردار ہو کہ وہ معمولی درجے کے لوگ نہیں وہ بڑے اونچے درجے کے لوگ ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سال بودن اتقیا

یعنی اولیاء اللہ کے ساتھ کچھ عرصہ صحبت رکھنا سو برس کا متقی ہونے سے بہتر ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

ان اولیاء الله لایموتون بل ینتقلون من دارالفناء الی دارالبقاء۔

''یعنی بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں اور ہمیشہ زندہ ہوتے ہیں بلکہ دار فانی سے دارالبقا کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔''

اللہ جل مجدہ نے قرآں مجید' فرقان حمید میں بے شمار چیزوں کا ذکر فرمایا: حرام چیزوں سے بچنے کا ذکر فرائض و واجبات کے بجا لانے کا ذکر نماز قائم کرنے اور زکوۃ کی ادائیگی کا ذکر جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ''الا'' نہیں فرمایا: لیکن جب اولیاء کرام کی بات آئی تو فرمایا ''الا'' خبردار ہو جاؤ کیونکہ اگر کوئی اولیائے عظام کی شان سے غافل ہو جائے یا اولیاء اللہ سے نفرت کرنا شروع کر دے تو اس کا صدقہ و خیرات اور عبادت بھی بیکار ہے۔

اولیائے کرام کے بارے میں قرآن مجید فرقان حمید میں اس طرح ہے۔

((وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا.))

Marfat.com

''اور وہ جو راتیں کاٹتے ہیں اپنے رب کے سجدے اور قیام میں۔''

ان کاملین حقہ کا اٹھنا' بیٹھنا' اوڑھنا بچھونا' چلنا پھرنا' زمین کے اوپر ہوں' زمین کے نیچے ہوں' سب کچھ اللہ جل مجدہٗ کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام کے فلسفہ۔ کے مطابق جسم سے روح نکل جائے تو وہ فانی ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حقیقت تو روح ہے یہی کاملین واکملین روحانیت کے افق پر چمکتے ہوئے آفتاب و ماہتاب ہیں۔ اسی وجہ سے حضور سرور عالم ﷺ کے غلاموں کی ان کے ساتھ وابستگی ہے اور روح کا باقی ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ان کے کمالات بھی اسی طرح باقی ہیں۔ جب روح اور کمالات ہر دو موجود ہوں تو وابستگی بھی باقی و موجود ہوتی ہے انہی کی بارگاہیں روح کے لئے راحت کدہ ہیں جو غم اور خوف سے نجات چاہتا ہے انہیں کاملین کا دامن پکڑنا چاہئے۔

یوں تو جملہ عشاق کے قلوب حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار ہیں لیکن جہان وہ محو استراحت ہیں وہ مقام بوسہ گاہ عالم' قبلہ اہل صفا اور کعبہ عشاق ہے کیونکہ آپ خود شریعت مطہرہ کی پابندی کے پیکر جمیل تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی شریعت کا حسین مرقع تھے آپ شریعت و طریقت کی عملی تفسیر تھے آج بھی آپ کے مزار پرانوار پر ہر وقت زائرین کا بے پناہ ہجوم رہتا ہے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب قرآن خوانی' درود و سلام اور نوافل ادا نہ کئے جا رہے ہوں حقیقت حال تو یہ ہے کہ یہ تبلیغ اسلام کا مرکز ہی نہیں بلکہ انوار الٰہی کی جلوہ گاہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فقراء اللہ تعالیٰ کی کرامتوں میں سے کرامت ہے۔

آپ کی روحانی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ سلطان الہند خواجہ خواجگان غریب نواز معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی نے بھی جو حضور سرور دو عالم ﷺ کی توجہات کرم کے ساتھ اپنے مرشد عالی

Marfat.com

مقام حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سے بھرپور تھی' مزید اکتساب فیض کے اسی جگہ آپ کے مزار پرانوار پر چلہ کشی کی' حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ لازوال نعمتوں سے بھرپور اور کامل و اکمل بن کر بارگاہ داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ سے رخصت ہوئے۔

اسی طرح سلسلہ عالیہ چشتیہ کے آفتاب عالم' قطب الاولیاء' شمس الفقراء شہباز عظیم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کہنیوں کے بل رینگتے ہوئے کافی عرصہ لاہور ضلع کچہری کے قریب ٹبہ سے اکتساب فیض کے لئے یہیں آتے رہے۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء زری زر بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت سرکار مخدوم پاک علی احمد صابر برکلیر شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت خواجہ باقی باللہؒ ' حضرت میاں میرؒ ' حضرت مجدد الف ثانیؒ ' حضرت شیخ محمد اسماعیل عرف میاں وڈاؒ ' جیسی عظیم المرتبت ہستیوں نے بھی اسی مقام پر حاضری دی۔ یہ تمام حضرات ظاہری و باطنی طور پر اسی جگہ پر کونین کی نعمتوں سے سرفراز ہو کر واپس لوٹے کیوں نہ ہو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے۔ اس کے علاوہ سلطان ابراہیم غزنوی' قطب الدین ایبک' سلطان التمش' سلطان غیاث الدین بلبن' سلاطین خاندان سادات' اکبر' جہانگیر' شاہجہان اور داراشکوہ نے اسی جگہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی۔ شرح مسند امام اعظم حضرت ملا علی قاریؒ لاہور ص ۱۱۴ پر تحریر ہے۔ ''جب تم کاموں میں حیران پریشان رہ جاؤ تو قبر والوں سے مدد مانگو۔''

داراشکوہ مزار شریف کے محل وقوع کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہے:

Marfat.com

''قبر درمیان شہر لاہور مغربی قلعہ واقع شدہ۔'' سفینۃ الاولیاء طبع کانپور ۱۵۶ میں تحریر ہے کہ ان کی قبر لاہور شہر میں قلعہ سے مغرب کی جانب واقع ہے جس کا اردو ترجمہ وارث کامل نے سفینۃ الاولیاء طبع لاہور صفحہ ۱۹۸ میں یوں کر دیا:

''مزار مبارک لاہور کے مغربی قلعہ میں واقعہ ہے۔''

لاہور کا نقشہ بدلنے کے باعث داراشکوہ کی یہ تحریر مبہم ہو جاتی ہے۔ ترجمہ کرنے والے غلطی کا ثبوت دیا اسی بناء پر تیس سال قبل یہ اعلان ایک مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ مزار داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نہیں ان کا مزار پرانوار قلعہ لاہور میں ہے جس کے خلاف متعدد مضامین اخبارات میں چھپے۔ داراشکوہ کی اس تحریر کے ابہام کو ڈاکٹری مولوی محمد شفیع نے صفحہ ''۶۔۷'' مقدمہ کشف المحجوب شریف میں اس طرح حل کیا:

''داراشکوہ نے یہ کہا ہے'' قبر لاہور کے درمیان قلعہ کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ کچھ عجیب سا بیان ہے اس لئے کہ قبر شہر کی فصیل سے باہر ہے۔ البتہ شہر کی بیرونی آبادی کے درمیان ہے اور قلعہ کے مغرب کی بجائے جنوب مغرب کہنا زیادہ صحیح ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ داراشکوہ کے زمانے میں قلعہ سے مغرب کو آتے تھے تو بادشاہی مسجد جو اس وقت تھی ہی نہیں پہلا قابل ذکر مقام دریائے راوی کا گھاٹ تھا دریا اس وقت قلعہ کے نیچے سے بہتا تھا۔ اس گھاٹ کو کابل جانے والی سڑک عبور کرتی تھی اور گھاٹ کے بعد داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار والا علاقہ ہی قابل ذکر تھا۔ چنانچہ ایک انگریز سیاح فنچ نامی نے جو ۱۶۱۱ء یعنی جہانگیر بادشاہ کے عہد ساڑھے چھ ماہ کے قریب لاہور میں ٹھہرا رہا اسی ترتیب سے اس مواضع کا ذکر کیا ہے۔ گو

Marfat.com

وہ مسجد شکر گنج کہتا ہے بجائے مسجد گنج بخش کے۔"

اس کے علاوہ ماضی قریب میں حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے اسی جگہ حاضری دی اور حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس طرح نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

خاک پنجاب از دم او زندہ گشت　　صبح ما از مہر او تا بندہ گشت

۱۹۵۹ء کے آخر تک مزار پرانوار اور ملحقہ جائیداد کا انتظام و انصرام نسل در نسل مجاورین کے ہاتھ میں تھا جسے محکمہ اوقاف نے ۱۱ جنوری ۱۹۶۰ء کو اپنی تحویل میں لیا۔ جس وقت حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا وصال صد ملال ہوا اس وقت رائے راجو جو آپ کے خلیفہ تھے زندہ تھے۔ اس لئے یہ بات صریحاً قیاس آرائی پر مبنی ہے کہ آپ کا مزار پرانوار یہاں نہیں۔ رائے راجو کا مزار بھی یہیں ہے اور بعد میں بھی اس کی نسل سے متعلقین کے مزارات یہیں ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ مزار شریف کی کھدائی کی جائے محض بغض پر مبنی ہے اس سلسلے میں مزید دلائل یہ ہیں۔

ایک ہزار سال کے عرصے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی مزار اقدس اور مسجد کی تعمیر و مرمت کئی بار ہو چکی ہے سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک سلطان محمود غزنوی کے برادر زادہ ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم غزنوی بن مسعود بن محمود سر عبد العزیز رنجانی جو شاہ جہان کے زمانے کا شاعر ہے نے عرفی کے نے بنوایا تھا۔ تحقیقات چشتی مولفہ مولوی نور احمد صفحہ ۱۴۵،۶۷ پر یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت کے ساتھ جو دو مزار ہیں وہ شیخ احمد حمادی سرخسیؒ اور شیخ ابو سعید ہجویریؒ کی ہیں۔ اسی مزار کی توسیع میں بڑھ چڑھ کر بعد ازاں مغل اعظم جلال الدین اکبر نے بھی حصہ لیا۔ مشہور قصید کے جواب میں لاہور پر ایک قصیدہ لکھا اس میں حضرت داتا صاحب کے روضہ انور و اطہر پر جو زائرین کا ہجوم رہتا ہے اس پر اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے مزار و نثار شاہ ہجویری ندیدستی کہ محل آسا بہ پیرا

Marfat.com

مونش جوش انس و جان بینی گدای درگہش از منزلت شاہ جہاں یابی غلام خادمش از رتبہ مخدوم جہان بینی (مقدمہ کشف المجوب از ڈاکٹر محمد شفیع ص ۸)

جو شاکر رضوانی کے بیان کے بالکل ہی برعکس ہے چبوترے کے گرد کا حجرہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے فیل بان میاں عوض خان نے ۱۲۴۵ ہجری میں تعمیر کروایا تھا۔

مہارانی چندر کور اور موراں نے زائرین کے لئے دلان بنوائے تھے جواب موجود نہیں انگریزی عہد میں نور محمد سادھو نے گنبد تعمیر کروایا تھا جس کی دوبارہ مرمت مولوی فیروز الدین نے کروائی تھی۔ انہوں نے دیواروں پر سنگ مر مر کی سلیں اور دروں پر سنگ مرمر کی جالیاں نصب کرائیں۔ اس کے علاوہ گنبد پر سبز ٹائلیں لگوا کر اسے خوبصورت بنوایا۔ دو مزار اندر موجود ہیں جو حضرت داتا گنج بخش ﷺ کے ہیں۔ پرانی مسجد کی تعمیر اور درگاہ عالیہ سے ملحقہ ایک عالی شان ڈیوڑھی چوہدری غلام رسول مرحوم نے تعمیر کروائی تھی۔ اسی مزار اقدس کے ساتھ سنگ مرمر کی غلام گردش مرحومہ امیر النساء اہلیہ محترمہ شاہنواز مرحوم نے تعمیر کرائی تھی۔ داراشکوہ نے بھی مزار اقدس کے تعویذ کو سنگ مرمر سے بنوایا تھا۔ درگاہ کی چوکھٹ میاں عبد الحنان مرحوم اور میاں غلام جیلانی مرحوم نے بنوائی تھی اور فرش بھی انہوں نے لگوایا تھا مزار مبارک کے گرد جالی اور کتبہ جات چوہدری دین محمد نے بنوائے تھے اسی مزار کے گنبد کے اندر کا فرش ایک پارسی نے تعمیر کروایا تھا۔ قدیم عہد میں شہنشاہ ہند محمد شاہ کے نائب صدر میر مومن کی قبر تھی۔ جب پرانی مسجد تعمیر ہوئی تو وہاں سنگ مرمر کی سل لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح پرانی مسجد کے صحن میں اب بھی ایک سل لگی ہوئی ہے جو پہلی مسجد کے محراب کا نشان ہے یہی وہ سل ہے جہاں حضرت داتا گنج بخش ﷺ نے اپنی حین حیات امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ یہاں پر اب لکڑی کا چوکھٹا ہے حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی

Marfat.com

اجمیری ثم سنجری رضی اللہ عنہ کے حجرہ اعتکاف کا گنبد ملک محمد شریف مرحوم نے تعمیر کروایا تھا۔ جو اسی مزار سے ملحقہ ہے۔

اس کے علاوہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی، حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، حضرت خواجہ غلام فرید مٹھن کوٹ، حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، حضرت پیر مہر شاہ گولڑوی، حضرت مولانا عمر الدین گڑھ شنکری، حضرت میاں قربان علی چشتی نظامی گڑھ شنکری، حضرت میاں مہربان علی چشتی نظامی گڑھ شنکری میاں سلطان علی چشتی نظامی گڑھ شنکری، میاں عطا معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور میاں فرحان علی چشتی نظامی قدس سرہ، نے یہاں پر ہی حاضری دی۔ نسبت بڑی بات ہے۔

سگ اصحاب کہف روزی چند
پی نیکاں گرفت مردم شد

"یعنی اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کا ساتھ دیا تو وہ انسان بن گیا۔ یعنی انسانیت کے درجے پر پہنچ گیا۔

ان حقائق اور براہین کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا مزار پر انوار اسی جگہ پر ہے اور شاکر رضوانی کا یہ فرمانا کہ اسے کھدوایا جائے صریحاً بے حرمتی پر مبنی ہے ارباب بست و کشاد کو اس کا نوٹس لینا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی اس قسم کی جرات رندانہ نہ کر سکے اور کروڑوں پاکستانیوں اور دیگر ممالک کے عقیدت مندوں کے جذبات مجروح نہ ہوں۔

پاکستان ہندوستان ترکستان اور تمام روئے زمین پر جلیل القدر اولیاء سابقین میں سے اکثر حسنین کریمین منوّرین کی اولاد ہیں جن کے مزرات مقدسہ سے آج بھی فیوضات الٰہیہ کے دریا اور سمندر بہہ رہے ہیں۔

عروس البلاد لاہور حضرت سید علی مخدوم ہجویری رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا حسنین

Marfat.com

کریمین کی اولاد پاک ہیں۔ اسی طرح ایسی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجیب الطرفین سید ہیں۔

جس جگہ یار کا نقش کف و پا ہوتا

بس وہیں کعبہ ارباب وفا ہوتا ہے

حضرت مولانا محمد عمر الدین طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت دیکھئے

جہان و قال بخشم جوئے نمے ارزد منم فقیر و گدا حضرت گنج بخشؒ

میری نظروں میں اس جہان اور دولت کی کوئی وقت نہیں۔ میں تو حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر اور در کا گدا ہوں۔

صاحب مضمون جن عقلی دلیلوں پر اتنا نازاں ہے اس کی حیثیت کا تعین کسی عدالت جا کر وکلاء کی بحث سے کرے۔ ہر دو فریقین کے وکلاء حضرات اپنی اپنی سوچ اور نہج کے مطابق عدالت کو متاثر کرنے کے لئے دلائل پر دلائل پیش کریں گے لیکن ظاہر ہے دو فریقین کے دلائل تو صحیح ثابت نہیں ہو سکتے اسی لئے ایک چور نے عدالت کے پوچھنے پر اس امر کو تسلیم کر لیا تھا کہ چوری تو میں نے ہی کی تھی لیکن اپنے وکیل کے دلائل سے متاثر ہو کر کم از کم مجھے تو یقین ہو گیا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی۔

حضرت ذوالنون مصریؒ اور ابو تراب بخشی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے سے ناراض ہوتا ہے اس کی زبان کو اولیاء اللہ پر طعن و تشنع اور اعرضبات و انکار کرنے میں دراز فرما دیتا ہے۔ سہیل بن عبد اللہ تستری رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ بدنصیبی اور محرومی کی علامتوں میں سے اولیاء اللہ کی صحبت اور زیارت سے احتراز کرے اور ان کی باتوں اور نصیحتوں کو قبول نہ کرے بلکہ دل سے ان کا انکار کرے۔

یہ بات زور روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر برائی میں ملوث شخص عقلی

Marfat.com

دلائل سے جواز تلاش کرنے میں منہمک رہتا ہے اس لئے ایسے حالات میں عقل پر اعتبار مناسب نہیں کیونکہ عقلی استدلال میں وش فل تھنکنگ کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ اسی لئے ان معاملات سے بھی انکار کر دیتا ہے جو اس کی حب الفقراء من اخلاق الانبیاء وبغض الفقراء من اخلاق الفرعون۔ سمجھ اور سوجھ بوجھ میں نہ آتے ہوں۔ حدیث شریف میں ہے۔ ''فقراء سے محبت کرنا انبیاء کا ایک خلق ہے اور فقرا سے بغض و کینہ رکھنا فرعونی خلق ہے۔

حقیقت حال تو یہ ہے کہ تعظیم و تقدس ادب کے بغیر ناممکن ہے اور جہان اس قسم کے لوگ کے حروف تہجی سے بھی عاری ہوں وہی ان کاملین و اکملین کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لئے عقل جب تک عشق الٰہی کے رنگ میں نہ رنگی ہوئی ہو اس کی سوچ صحیح سمت اختیار نہیں کر سکتی یہی وجہ ہے کہ وہ نفس کی غلام بن کر رہ جاتی ہے انہی کاملین کا طرۂ امتیاز تھا کہ انہوں نے نفس کی متابعت چھوڑ دی۔ حقیقت حال یہ ہے ''فقراء کی محبت جنت کی کنجی ہے۔''

اولیائے کرام اور صوفیاء عظام کا وجود نوواز دان جادۂ شوق کے لئے مینارہ ہدایت سے کم نہیں ہوتا۔ ان کی تعلیمات، پند و نصائح بلاشبہ اہل ایمان و یقین کے لئے سرمایہ اعزاز ہوتے ہیں۔ یہ کاملین حقہ دین مصطفویٰ ﷺ کے پاسبان اور ناموس حق و صداقت کے پاس دار ہوتے ہیں ان کی گفتار ان کے کردار کی گواہی اور ان کا روشن کردار اعجاز نطق کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ طالبان حق اس سے تنویر باطن حاصل کرتے ہیں۔

آپ سے عقیدت واحترام کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور آپ کے ارشادات و فرمودات کو مشعلِ راہ بنائیں کیونکہ آپؒ ایک ایسے روحانی راہنما، متصوف اور ولیٔ کامل تھے جنہوں نے متعدد تصنیفات و تالیفات اور بالخصوص کشف المحجوب شریف جیسی بلند پایہ اور معرکۃ الآراء کتاب

Marfat.com

تحریر فرمائی۔ آپ کی تصنیفِ لطیف کے بارے میں لب کشائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اپنے وقت کو ہمیشہ پیدا کرنے والے کی یاد میں بسر کر سختی اور محنت سے نہ گھبرا کہ یہی جوانمردی کی نشانی ہے' درود پاک کو اپنا وظیفہ بنا کہ درود پاک کے بعد جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے' یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ اس کا بڑا اجر ہے۔ اگر ہم ان محسنین امت کا شکر و ذکر کرنے میں بخل کریں گے تو اللہ جل مجدہ کا شکریہ ادا کرنے کی صلاحیت کہاں سے لائیں گے۔ چنانچہ میرے نزدیک شکریہ ادا کرنے کا واحد راستہ ان کی پاکیزہ زندگی کے حالات سے دوسروں کو متعارف کرانا اور ارشادات و ملفوظات کو عام کرنا ہے۔

ارشادات عالیہ

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک کا ایک ایک لفظ گنجینہ حکمت و معرفت ہے اور مسلمانوں کی روحانی و باطنی فروغ کے لئے اور طالبان حق و صداقت اور تشنگان چشمہ معرفت کے لئے خزینہ رشد و ہدایت ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال و اشادات کے چند مقدس کلمات پیش خدمت ہیں۔ کیونکہ انہی کاملین کے اقوال اور زندگیاں متوصلین اور عام انسانوں کو جادۂ کامیابی پر گامزن کرنے کا انتہائی موثر ذریعہ ہے۔ آپ صاحب صحو صاحب مقام اور صاحب صوفیٔ باصفا تھے اور تصوف کے مدونین فن میں ان کا نام امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ اور عبد اللہ سلمٰی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد اور محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی الشیخ سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے آتا ہے۔

آپ سے عقیدت و احترام کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور آپ کے ارشادات و فرمودات کو مشعل راہ بنائیں کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے روحانی راہنما متصوف اور ولی کامل تھے جنوں نے ذاتی

Marfat.com

اغراض اور نام و نمود کی خواہش سے بے نیاز ہو کر دین متین کی خدمت کی اور یہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد حیات تھا جس کے تادم حیات کوشاں رہے۔

☆ فرماتے ہیں کہ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں۔

(۱) توبہ گناہ کو۔ (۲) جھوٹ رزق کو۔ (۳) غیبت علم کو۔ (۴) غم عمر کو۔ (۵) صدقہ بلا کو۔ (۶) غصہ عقل کو۔ (۷) پشیمانی سخاوت کو۔ (۸) تکبر علم کو۔ (۹) نیکی بدی کو۔ (۱۰) عدل ظلم کو۔

☆ بیگانے کو قریب تر ہونے سے منع کرو۔

☆ اپنے گناہوں کے لئے رات دن استغفار کرو۔

☆ اپنے اساتذہ کرام کا حق ادا کرو۔

☆ کمزوروں پر رحم کرو اور لقمہ حرام نہ کھاؤ۔

☆ ایسا کام کرو جس سے کسی کو فائدہ ہو کسی کی دل شکنی نہ کرو۔

☆ دنیا پانی پر تیرتی ہوئی ایک کشتی ہے ہمیں غوطہ خور بننا چاہئے نہ کہ ڈوبنے والے۔

☆ اللہ رب العزت سے مرشد کامل و اکمل کی صحبت طلب کرنی چاہئے۔

☆ اللہ جل مجدہ کے حضور اس چیز کی توفیق کے لئے دعا گو ہونا چاہئے جو تمہارے لئے عمدہ ہو اور اس کی ذات کو پسند ہو۔

☆ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کھانے پینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں لیکن اکل اور شرب کا شوق حد سے نہیں بڑھنا چاہئے۔

☆ سلاطین اور حکام کی ملاقات فقیر کے لئے سانپ اور اژدہا کی مانند ہے جب کہ وہ نفس کے لئے ہو۔

☆ دنیا کے ساتھی (ہاتھ، پاؤں، آنکھیں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں دراصل تیرے دشمن ہیں۔

Marfat.com

☆ تحفہ اور ہدیہ کو رد نہیں کرنا چاہئے۔

☆ جہاں عزت و تکریم کے مخالف ہوں وہاں مت جا۔

☆ فقیر کے لئے مرشد کی حضوری سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ مرشد حقیقی وہ ہے جو دریائے معرفت کا غوطہ خور ہو۔

☆ غرور کو اپنے جسم سے نکال دو۔

☆ اے طالب حقیقی تو اپنے حبیب اور لطیف کا غم اپنے وجود میں پیدا کرتے ہوئے راہ خدا و قدوس کا مرد بن۔

☆ خلقت کا میل جول ترک کر کے تنہائی اختیار کر۔

☆ اس میں شک نہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام اولیاء اللہ کے دوست ہیں۔ بقاء اور مشاہدہ باری تعالیٰ اولیائے کرام و عظام کے وسیلہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

☆ ہر وقت مرشد کامل و اکمل کا دیدار کرتے رہو تاکہ حقیقت اور طریقت حاصل کرسکو۔

☆ بے عزتی کی جگہ پر قدم نہ رکھو جو عزت کرے اس کے پاس بیٹھو۔

☆ مبتدی کو سماع نہیں سننا چاہئے یہ بہت کٹھن راستہ ہے۔ زوال کا اندیشہ ہے۔

☆ دنیا پانی پر کشتی کی طرح ہے۔

☆ الہیا کام کر کہ تجھ سے کسی کو فیض پہنچے۔ کسی کا دل ناراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆ مولیٰ کا طالب بن تاکہ ترا شمار بطور مذکر ہو۔

☆ مرشد کی حضوری ہر لحظہ ہونی چاہئے۔

☆ رب العزت سے نیک اولاد طلب کرو۔

Marfat.com

☆ بھید نہ کھول اور نماز کو نہ بھول۔

☆ فقر کی معرفت (تعلیم اور پہنچان) کے لئے سیر دنیا سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

☆ اللہ جل مجدہ کے حضور خوف سے نکلے ہوئے آنسو روح کی کدورت کو دھو دیتے ہیں۔

☆ ایسے حاکم وظلم و استبداد کے خلاف رعایا کے حقوق کے نگہبان اور دین پناہ ہوں ان کی امداد اور مدح سرائی فقیر پر لازم ہے۔

☆ محبت کی تاثیر تمام عادتوں کو بدل دیتی ہے۔

☆ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو والدین کی قبر پر جا کر دعا کرے تو اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔

☆ دلوں کا بگڑنا اہل زمانہ کے بگڑنے سے مطابقت رکھتا ہے۔

☆ پابندی شروع کرنے والے خواہ کتنے ہی مفلس اور نادار کیوں نہ ہوں۔ انہیں حقارت سے مت دیکھ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ خداوند قدوس بھی تمہیں حقارت سے دیکھے۔

☆ تصوف کے حصول کے لئے علم کا چشمہ ضروری ہے تاکہ اس کے پانی سے تصوف کی جڑ مضبوط اور شاخ میوہ دار ہو۔

☆ مومن کی روح اس کو بہشت کی طرف دعوت دینے والی ہے۔

☆ کوئی ایسا فعل نہ کرو کہ قیامت کے روز اس کے باعث شرمسار ہونا پڑے۔

☆ اسباب کا نہ ہونا فقیر کے نزدیک برابر ہے۔

☆ پیغمبر اولیاء پر فضیلت رکھتے ہیں ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہے۔

☆ اللہ جل مجدہ کے مخصوص لوگ خاص فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔

Marfat.com

☆ صوفی وہ ہے جو نہ تو کسی چیز کا مالک ہو نہ مملوک یعنی کوئی چیز اس کی قید میں نہ ہو اور نہ وہ کسی چیز کی قید میں ہو۔

☆ پیغمبر کی بزرگی اور رتبہ کی بلندی صرف معجزہ ہی نہیں بلکہ عصمت کی صفائی سے ہے۔

☆ دنیا کے ساتھی (ہاتھ، پاؤں، آنکھیں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں۔ دراصل تیرے دشمن ہیں۔

☆ خدا کے راستے کے سالکوں کا پہلا مقام توبہ ہے۔

☆ بھید کو نہ کھول اور نماز کو نہ بھول۔

☆ درود پاک کو اپنا وظیفہ بنا کہ درود مبارک کے بعد جو دعا مانگی جائے مستجاب الدعوات ہوتی ہے۔

☆ دنیا خوشی کا مقام نہیں سراسر درد ہے۔

☆ مندرجہ ذیل آٹھ کلمات پر عمل پیرا ہونے سے خدا شناسی حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ جب نماز ادا کرو تو دل کو قابو میں رکھو۔ (۲) نماز باجماعت ادا کرو۔ (۳) کسی کے گھر جاؤ تو آنکھ محفوظ رکھو۔ (۴) مخلوق کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت لازمی امر ہے۔ (۵) رب العزت کو فراموش نہ کرو۔ (۶) موت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ (۷) جو کسی کے لئے کرو اسے بھول جاؤ۔ (۸) جو کوئی بدی کرے اسے فراموش کرو۔

☆ صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول مقبول ﷺ ہو۔

☆ انسان کی نجات دین کی اتباع میں ہے اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں۔

Marfat.com

☆ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ طالبان حق اللہ کی راہ میں ابتدا سے لے' انتہا تک اس ذریعے سے راستہ پاتے ہیں اور اس میں ان کے مقامات کھلتے ہیں۔

☆ اے طالب' حق کا طالب بن تکلیف سے نہ ڈرو۔ فقیری مشکل ہے۔ علم پڑھ علم سیکھ اور عمل کر۔

☆ صبر خوشی کی چابی ہے اسے اختیار کر اور مرد راہ بن۔

☆ حجاب دو قسم کا ہوتا ہے ایک حجاب رینی (رین عربی میں زنگ کو کہا جاتا ہے جس سے مراد طبعی یا پیدائشی) ہم اس سے رب العزت کی پناہ مانگتے ہیں۔ یہ حجاب ہرگز نہیں اٹھ سکتا۔ دوسرا حجاب غینی ہے۔ یہ جلدی اٹھ جاتا ہے۔

☆ علم طریقت کے حقائق سرخ گندھک کی مانند ہیں جو بالکل کمیاب ہوتی ہے اور جب اس کو پا لیتے ہیں تو وہی کیمیا ہوتی ہے اور اس کا ایک دانگ بھر (تقریباً ٦ رتی) وزنی پتھر بہت سے تابنے اور کانسہ کو سونا بنا دیتا ہے۔

☆ انسان کو امور الٰہی اور خدا کی معرفت کا علم ضروری ہے۔

☆ تصوف کا دعویٰ کرنا اور اہل تصوف کے ساتھ نیک اعتقاد رکھنا اخروی زندگی کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

☆ خلاصی اور نجات مشیت الٰہی سے متعلق ہے نہ کہ مجاہدہ سے۔

☆ پیغمبر ولیوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اس لئے ولایت کی انتہا نبوت کی ابتدا ہے۔

☆ جب نفس فانی ہو جاتا ہے تو کھانا پینا فنا ہو جاتا ہے۔

☆ محبت حال ہے' حال کبھی قال نہیں ہوتا یعنی اگر محبت زبردستی پیدا کرنا

Marfat.com

چاہو تو نہیں کر سکتے کیونکہ یہ عطائے الٰہی ہے۔

☆ علم اسی قدر سیکھنا فرض ہے جس سے عمل درست ہو بے فائدہ علم سیکھنے کی خداوند تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔

☆ محبت خداوندی کے غلبہ کو سکر کہتے ہیں اور مراد کے حصول کو صحو کہتے ہیں۔

☆ کرامت ایک ولی کے صدق کی علامت ہے۔

☆ روح ایک لطیف شے ہے۔ جو خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے آمد و رفت رکھتی ہے۔

☆ تیری خوشی اور غم دونوں رضائے الٰہی کے لئے ہونے چاہئیں۔

☆ مرید کو بیعت کرتے وقت اپنے زہد و ریاضت کی قوت کا صحیح اندازہ کر لینا چاہئے۔

☆ شعر کا سننا جائز ہے۔ پیغمبر ﷺ نے شعر سنا ہے اور صحابہ کبار نے شعر کہا ہے اور سنا ہے۔

☆ امیروں کی صحبت فقیر کے لئے قاتل ہے۔

☆ اہل باطن ظاہر میں مخلوق سے اور حقیقت میں خدا سے ملے ہوئے ہیں۔

☆ صوفیاء کرام وہ لوگ ہیں جو خداوند قدوس کے حکم اور اس کے دوستوں کی متابعت میں اپنی جان کو صرف کرنے اور اپنا حصہ چھوڑ دینے کی وجہ سے قرب حق میں دائمی زندگانی حاصل کرتے ہیں۔

☆ اولیاء اللہ خدا کے ملک کے والی اور منتظم ہیں۔ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے زمین سے پیداوار ان کے احوال کی صفائی سے ہوتی ہے۔

☆ جس کام میں نفسانی غرض آ جائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے نفس کو اس کی خواہشوں سے دور رکھنا جنت کے دروازے کی چابی ہے۔

Marfat.com

☆ نوجوانوں کو بوڑھوں کا ادب کرنا چاہئے کیونکہ وہ ان سے زیادہ عبارت گزار اور تجربہ کار ہیں۔

☆ علوم بہت ہیں اور انسانی عمر تھوڑی اس لئے تمام علوم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں البتہ اس حد تک علم ضروری ہے جس سے عمل درست ہو جائے۔

☆ روزہ باطنی عبادت ہے جس کا ظاہر سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ابتدا سے انتہا تک راہ حق پر اہل طلب کی رہنمائی کرتی ہے۔

☆ زکوٰۃ درحقیقت شکر نعمت ہے۔

☆ دولت ایک آزمائش ہے لیکن اس سے غربا و مساکین اور یتامیٰ کی امداد کرنا بہترین توشۂ عقبیٰ ہے۔

☆ سچا فقر بن خواہ کافروں کی سی کلاہ پہن۔

☆ انسان کے لئے سب چیزوں سے مشکل اللہ کی پہچان ہے۔ تنگ دست فقیر پر خدائی راز آشکار ہوتے ہیں وہ جس قدر مال و متاع سے بے نیاز ہوگا اس کی عبادت اسی قدر زیادہ پسندیدہ مستجاب ہوگی۔

☆ نفسانی خواہشات کی تکمیل دروازہ دوزخ کی چابی ہے اور خواہش و شہوت کی پیروی نہ کرنا بہشت کی چابی ہے۔

☆ غافل امراء کاہل فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت میں داخل ہے۔

☆ عارف کے لئے عالم ہونا ضروری ہے لیکن ہر عالم عارف نہیں ہوتا۔

☆ جب فقیر کو بادشاہ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا سامان سفر اور توشہ آخرت برباد ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

☆ جو چیز بندے کو خدا سے دور اور غائب کرے وہ عزت نہیں بدترین قسم کی ذلت ہے۔
☆ اگر کسی کی کھجور کی گٹھلی بھی تیرے پاس ہو تو اس کے حوالے کر دے اور اسے اپنے پاس نہ رکھ۔
☆ ایثار یہ ہے کہ تو اپنے ساتھی کا حق نگاہ میں رکھے اور اپنا حصہ اس کو دے دے اور ساتھی کے آرام کے لئے خود تکلیف اٹھائے۔
☆ نفس ایک باغی کتا ہے کتے کا چمڑہ جب تک دباغت اور رنگ نہ کیا جائے پاک نہیں ہوتا۔
☆ ماں باپ کے ادب سے اللہ جل مجدہ صدر جنت میں جگہ دے گا۔
☆ جو اللہ تعالیٰ عنایت کرے اس پر راضی رہ۔
☆ جب تک بندہ اس دنیا میں نفس اور خواہشات نفس کے چنگل سے نہیں نکلتا معرفت الہیہ سے سرفراز نہیں ہو سکتا۔
☆ جو فقیر پر گزرے اسے کسی پر ظاہر نہ کرے اور جس بات کا اس پر ظہور ہو جائے اسے پوشیدہ نہ رکھے۔
☆ اپنے پیر و مرشد کو اپنا قبلہ جان اور دل سے اس کی خدمت کرتا رہ اور مرشد کامل کی نصیحتوں پر عشق و محبت سے عمل پیرا ہو۔
☆ حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی سنت مطہرہ اور اسوۂ حسنہ کی مکمل طور پر پیروی کرنی چاہئے۔
☆ ذکر و عبادت کے ساتھ ساتھ درود شریف کو اپنا مستقل وظیفہ بنا۔
☆ نیک اور سعادت مند اولاد کی طلب کر اور سب سے پہلے اسے شریعت مطہرہ کی صحیح تعلیم دلوا۔
☆ اپنے ماں باپ کا ہمیشہ ادب اور احترام کر۔

Marfat.com

☆ علم کو مکمل طور پر پڑھ اور اس پر عمل پیرا ہو۔

☆ توحید مسلمان کا سب سے قیمتی ورثہ ہے اور ایمان عمل کی بنیاد ہے۔ شرک انسان کے اعمال حسنہ کو بالکل برباد کر دیتا ہے۔

☆ اہل طریقت اور عارف کے نزدیک جس طرح ظاہری نعمتوں کی زکوٰۃ لازمی ہے۔ اسی طرح باطنی نعمتوں کی بھی زکوٰۃ لازم وملزوم ہے۔

☆ سماع سننے والا متبع شریعت مطہرہ اور پابند صوم وصلوٰۃ ہو۔

☆ زیادہ سونا مرید کے لئے حرام ہے اور یہ بے کاری کی علامت ہے۔

☆ کرامت کا اظہار نہ کرنا بہتر ہے۔

☆ سماع کو دیر سے سنیئے تاکہ اس کی عظمت دل میں موجود رہے۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ''یا حبیب اور یا لطیف'' کے معنوں کو اپنے وجود میں رکھ لے اور ان کو اپنا ورد بنا لے۔

☆ خداوند قدوس کی محبت کے غلبہ کوثر کر کہتے ہیں اور مراد کے حصول کو ثو کہتے ہیں۔

☆ جبر الگ عجیب چیز ہے۔

☆ طالب کو چاہئے کہ خودی، خود پسندی، شیخی و تکبر کو چھوڑ دے اور ان کو اپنے وجود سے بالکل نکال دے۔

☆ بیگانے کو قریب تر ہونے سے منع کرو۔

☆ طالب عقبیٰ کامت ہو عقبیٰ کو عقوبت یعنی عذاب سمجھ طالب مولیٰ رہو۔ کیونکہ اس کا طالب مذکر اور دانا اور بہادر ہوگا۔

☆ خداوند قدوس کی شناخت پر کسی کی تکلید نہیں کرنی چاہئے بلکہ اسے اس کے کمال کی صفتوں سے پہچاننا چاہئے۔

☆ جب وضو کے لئے ہاتھ دھوؤ تو دل کی دنیا کی آلائشوں کو دھو ڈالو۔

Marfat.com

☆ پیغمبر کی بزرگی اور رتبہ کی بلندی صرف معجزہ ہی نہیں بلکہ عصمت کی صفائی ہے۔

☆ رب العزت کے سوا کسی دوسری چیز میں مشغول نہیں ہونا چاہیۓ۔

☆ جب کسی دوست کا راز تجھ پر آشکارا ہو جائے تو اس کا اظہار نہ کر کیونکہ منصور حلاج نے ایک ذرہ برابر راز کا اظہار کیا تھا اور اس کے بدلے اسے سر دینا پڑ گیا۔

☆ مشاہدہ حق اولیاء اللہ کے توسل عالی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

☆ اگر کسی مزار یا قبرستان کے قریب سے تمہارا گزر ہو تو ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنی چاہیۓ تا کہ وہ تمہارے لئے بھی رب العزت کے حضور دعا گو ہوں۔

☆ والدین کو اپنا قبلہ گردانا چاہیۓ۔

☆ اگر تم ہفت ہزاری بھی ہو جاؤ تو کیا بالآخر ایک مشت خاک ہو۔

☆ تمہارے ہاتھ پاؤں تمہارے دشمن ہیں جب تم مر جاؤ گے تو یہی ہاتھ کہیں گے کہ غیر چیز کو کیوں چھوا' پاؤں کہیں گے کہ بری جگہ کیوں گئے تھے اور آنکھیں سوال کریں گی تم نے کیوں بری نگاہ سے دیکھا۔

☆ نفس کی مثال شیطان کی ہے اور اس کی مخالفت عبادت کا کمال ہے۔

☆ صوفی وہ ہے جس کی گفتار و کردار میں فرق نہ ہو اور جو اخلاق کی تہذیب کا کام کرے۔

☆ فقر کا کمال فقر یہ ہے کہ اس کے فقر کے ترازو کے پلڑے میں دونوں جہان رکھ دیئے جائیں تو فرق ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ پڑے اور اس کی سانس دونوں عالم میں نہ سمائے۔

☆ فقر غنا سے بہتر ہے جب طالب خدا کے سوا دنیا کی ہر شے سے بے نیاز

Marfat.com

ہو جاتا ہے تو پھر فقر اور فنا دونوں کی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

☆ خداوند قدوس کو نفس پر مقدم رکھو تو خود کو اطمینان حاصل ہو جائے گا۔

☆ فقر کی ظاہری علامت مفلسی و بے کسی ہے مگر اس کی حقیقت ذات حق کی طرف توجہ اور اس کی معرفت ہے۔

☆ پیغمبر کی بزرگی اور رتبہ کی بلندی صرف معجزہ ہی نہیں بلکہ عصمت کی صفائی ہے۔

بارگاہ عالی کا منظر

حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربار دُربار آج بھی مرجع خلائق ہے یہاں انوار کی بارش ہوتی ہے۔ جو دلوں کو منور کرتی ہے آنے والوں کو ذہنی سکون اور روحانی سرور پہنچاتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں مرکز زمین کفر والحاد میں اسلام کا پرچم بلند کیا اور اپنی روحانی قوت اور نظر کیمیا اثر سے بے شمار گم گشتگان بادیۂ کفر و ضلالت کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اور ان کے سینوں کو نور اسلام سے منور فرمایا: خود شریعت مطہرہ کی پابندی کے پیکر جمیل تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی شریعت کا حسین مرقع تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریعت و طریقت کی عملی تفسیر تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سالک پر باطنی کیفیات اور اسرار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں تو انوار الٰہیہ کے مسحور کن اور بے خود کرنے والے مناظر میں کھو کر شریعت اور احکام الٰہی کی تعمیل میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ کوئی ولی بھی اتباع شریعت مطہّرہ اور احکام ربانی کی پابندی سے مستثنیٰ نہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدت و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

Marfat.com

ارشادات کو مشعل راہ بنائیں۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسے روحانی راہنما متصوف اور ولی کامل تھے جنہوں نے ذاتی اغراض اور نام و نمود کی خواہش سے بے نیاز ہو کر دین کی خدمت کی۔ آج بھی سند الواصلین حجۃ الکاملین کے مزار اقدس پر ہر وقت زائرین کا بے پناہ ہجوم رہتا ہے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب قرآن خوانی، درود و سلام اور نوافل ادا نہ کئے جا رہے ہوں۔ یہ تو اس جگہ کا مقام ہے۔ صاحب جگہ کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا۔

زبدۃ السالکین کی چوکھٹ پر گدا بھی اور مظلوم بھی، ستائے ہوئے اور ستانے والے بھی، لٹنے والے بھی اور لوٹنے والے بھی، پانے والے بھی اور جو پا چکے ہیں وہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ غرض ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اہل دل کے لئے یہ بارگاہ دعاؤں کی قبولیت اور قرب خداوندی کا مرکز جو عرفان خداوندی اور سکون قلب کی دولت اپنے زائرین میں تقسیم کر رہا ہے۔

کہیں کوئی گڑگڑا کر دعا مانگ رہا ہے کوئی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے عجز و نیاز کا پیکر بنا ہوا ہے کہ معبود حقیقی کی عنایت اور کریمی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسط سے نصیب ہو۔ اکثر رات کے آغاز سے رات ڈھلنے تک دربار عالیہ کے سامنے لوگ مؤدب کھڑے ذکر خدا اور درود سلام میں مشغول رہتے ہیں کسی کی یہ آرزو ہے کہ علی الصبح آستان پاک کا باب رحمت کھلنے پر سب سے پہلے اسے نیاز مندانہ سلام اور حاضری کا شرف مل جائے۔

تقریباً نصف صدی سے محترم المقام عالی المرتبت حافظ منظور حسین صاحب چیئرمین امور مذہبیہ کمیٹی حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے حضور جس والہانہ عقیدت کے ساتھ درج ذیل شجرہ عالیہ پیران عظام و مریدین حضرت گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کے جذبہ صادقہ نے انہیں دربار دُربار پر روزانہ کی حاضری پر مجبور کر دیا ہے۔ موصوف

Marfat.com

ممدوح کو حضرت کے پڑوسی ہونے کا بھی شرف حاصل رہا ہے۔ آپ صحیح معنوں میں ولیٔ کامل اور عاشق صادق حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ہو رقم کس سے تمہارا مرتبہ یا گنج بخشؒ | ہیں ثنا خواں آپ کے شاہ و گدا یا گنج بخشؒ
بحرِ غم میں ہوتی ہے زیر و زبر کشتی میری | لو خبر بہر محمد مصطفیٰ یا گنج بخشؒ
مہرباں ہو کر ہماری مشکلیں آساں کرو | صدقہ حضرت علیؓ المرتضیٰ یا گنج بخشؒ
از پئے خواجہ حسن بصریؒ مجھے ہونے نہ دو | پھندۂ حرص و ہوا میں مبتلا یا گنج بخشؒ
از برائے طاعت حضرت حبیب عجمی کرو | نور ایماں سے منور دل میرا یا گنج بخشؒ
حضرت داؤد طائی پیر کامل کی طفیل | کیجئے سب حاجتیں سب کی روا یا گنج بخشؒ
از پئے معروف کرخی خواب میں آ کر مجھے | چہرۂ انور دکھا دو برملا یا گنج بخشؒ
از برائے سری سقطی رہے لب پر میرے | اسم اعظم آپ کا جاری سدا یا گنج بخشؒ
از پئے الطاف تکریم و فیوضات جنید | ہو ہمارے حال پر نظر عطا یا گنج بخشؒ
از برائے حضرت ابوبکر شبلی نامدار | ہو ہمارے دل کا حاصل مدعا یا گنج بخشؒ
از پئے حضرت علی حصریؒ مجھے کر دو رہا | ہوں گرفتار غم و رنج و بلا یا گنج بخشؒ
از برائے بو الفضل ختلی رہے جلوہ نما | ہر گھڑی دل میں تصور آپ کا یا گنج بخشؒ
یا علی مخدوم ہجویری برائے ذات خویش | غیر کا ہونے نہ دو ہم کو گدا یا گنج بخشؒ
جب نظر لطف و کرم کی شیخ ہندیؒ پر پڑی | کر دیا قطرے سے دریا آپ نے یا گنج بخشؒ
حضرت خواجہ معین الدینؒ فرید الدینؒ کو | گنج عرفاں آپ کے در سے ملا یا گنج بخشؒ
اس بشر کے ہو گئے فوراً سبھی مطلب روا | صدق سے ایک مرتبہ جس نے کہا یا گنج بخشؒ
آپ کے دربار عالی میں کیا جس نے سوال | آپ نے ہے بخشا گنج بے بہا یا گنج بخشؒ
کس کے در پر یہ ظہور الدین کرے جا کر سوال | آپ کے دربار عالی کے سوا یا گنج بخشؒ
طے کیا ہجویر سے لاہور کا مشکل سفر | آپ کو منظور تھی رب کی رضا یا گنج بخشؒ

Marfat.com

مابعد نہایت ہی والہانہ انداز میں یہ اشعار جناب الحاج ملک اللہ بخش صاحب خادم دربار مقدس ربع صدی تک مابعد اب قاری محمد نعمان تونسوی کی اقتدا میں پڑھے جاتے ہیں۔

ہیں آپ فخر انساں سلامٌ علیکم　　اے مظہر خدا شاں سلامٌ علیکم
علی اسم اعظم صفت گنج بخشی　　ہے مخدوم سلطاں سلامٌ علیکم
علی نام تیرا فرشتوں کی تسبیح　　ہیں آپ شان سبحان سلامٌ علیکم
ہیں آپ فخر ہجویر ولیوں کے افسر　　نبی جی کے فیضان سلامٌ علیکم

کوئی خواجہ کی جالی کو تھامے ہوئے رب ذوالجلال سے لو لگائے ہوئے ہے کہیں نعت خوانی ہے اور جود و کیف کا عالم طاری ہے کہیں عشق وسلوک، عقیدت ومحبت، عبادت وریاضت کی محفلیں نظر آتی ہیں۔ غرض کیا تحریر کیا جائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پرانوار مصدر فیض اور منبع روحانیت ہے۔

یہ وہ متبرک ومقدس مقام ہے جہاں پر قرآن خوانی، ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا ﷺ ہوتا ہے۔ یہ تبلیغ اسلام کا بڑا مرکز ہی نہیں بلکہ انوار الٰہی کی جلوہ گاہ ہے جہاں ہر وقت عقیدت مندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریائے فیض کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں اور ابدالآباد تک نکلتے رہیں گے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

دربار اقدس میں کیف ومستی کا سماں رہتا ہے بے تابیوں کو زبان مل جاتی ہے خاموشیاں آواز کا سہارا لے لیتی ہیں۔ بے قراریوں کو قرار میسر آجاتا ہے۔ یہاں پر کہیں منتیں مانی جارہی ہیں کہیں چلے کئے جارہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ہونٹوں کی فریاد اور آنکھوں کے آنسو ایک کارواں کی صورت رواں دواں ہیں یہاں دینے والے، اور مانگنے والے کے درمیان کوئی فاصلہ نظر نہیں آتا۔ دعائیں کی

Marfat.com

جا رہی ہیں۔ رب ذوالجلال کے حضور لوگ سر بسجود ہیں۔ عبادت و ریاضت میں اہل دل اس طرح ہمہ تن مصروف ہیں کہ دنیا کی خبر ہی نہیں۔ شکستہ دلوں کے قافلے حاضر ہو رہے ہیں۔ ستم رسیدگان عالم ہجوم در ہجوم موجود ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل عالی سے بارگاہ رب العزت میں التجا کر رہے ہیں۔ کوئی مصائب و آلام کا شکار ہے۔ کوئی گنہگار اپنی زندگی پر اس طرح شرمسار ہے کہ اس کی گردن جھکی جا رہی ہے کوئی لغزشوں اور کوتاہیوں کا معترف ہے۔ کسی کو سکون نہیں تو وہ سکون کے لئے متلاشی ہے پھیلی ہوئی جھولیاں' لرزتے ہوئے ہونٹ' طویل آہ و زاریاں اور دعائیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ کسی کی آنکھ بند' ہونٹ پیوستہ' لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھنٹوں سے دلوں کی زبانیں جاری ہیں اس بے تاج بادشاہ کے حضور میں انبوہ کثیر حاضر ہے۔ عبادت و ریاضت' جذب و مستی' شوق و شیفتگی کا یہ عالم ہے کہ پہروں کھڑے ہیں رات سے دن ہوا اور دن سے رات مگر ہلنے کا نام نہیں لیتے اور پھر اس بارگاہ عالی سے انوار و تجلیات ربانیہ دامن میں سمیٹے ہوئے بیدار ہوتے ہیں اور سراپا عجز و نیاز بن کر یہ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

کون جو خالی گیا دربار عالی سے ترے — چھوڑ کر جائیں کہاں ہم تیرا در یا گنج بخشؒ

ایسے ہی مقام پر حافظ محمد افضل فقیرؒ کا نذرانہ عقیدت در پیش خدمت حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ اس طرح ہے۔

بینم بدسینۂ ہا ضیاء ریزئ او — بیتابی عشق خیزد از بن مو
سبحان اللہ شاہباز فقر است — سلطان العارفین حضرت باھوؒ

برطانیہ کے نومسلم جناب شہید اللہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے برادر عزیز جناب فاروق احمد نور اللہ مرقدہ جو لینارڈ خاندان کے امیر کبیر تھے نے کشف المحجوب شریف کے انگریزی ترجمہ سے متاثر ہو کر جناب حضرت مولانا سید محمد ذوقی رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر مرید ہوئے۔ جناب فاروق احمد کا مزار

Marfat.com

پرانوار حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ عالیہ میں ہے۔ جب کہ جناب شہید اللہ فریدی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مقدس سخی حسن قبرستان کراچی میں ہے۔ آپ کشف المحجوب شریف مطبوعہ مکتبہ المعارف کے دیباچے میں فرماتے ہیں حضرت مخدوم سید علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی شہرت کا دارومدار کشف المحجوب شریف ہی نہیں ہے بلکہ آپ کا لاہور میں وہ مزار مبارک ہے جہاں پر ملک ہندوستان ۱۴راگست ۱۹۴۷ء سے قبل اور اب پاک و ہند اور دیگر ہمسایہ ملکوں کے زائرین کا ہجوم رہتا ہے اور وہ روحانیت کے پیاسے اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ کشف المحجوب شریف کو تو چند لوگوں نے پڑھا ہوگا لیکن آپ کی روحانیت سے لاکھوں سیراب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا آپ کی شہرت اور عظمت کا دارومدار صرف کتابیں اور تذکرے نہیں بلکہ آپ کی وہ بے پناہ روحانی قوت اور کشش ہے۔ جس سے ہرکس و ناکس آپ کی طرف کھچا چلا آ رہا ہے۔ آپ بھی متحدہ ریاست ہائے امریکہ اور یورپ میں لادینیت اور مادہ پرستی کی وجہ سے لوگ اطمینان قلب کی دولت ضائع کر چکے ہیں۔ اسی لئے اولیاء کرام مثلاً امام غزالی' ابن عربی' رومی اور جنید رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کی کتابوں کے مطالعہ سے سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو کر مشرف باسلام ہو رہے ہیں یہ مادیت اور لادینیت کا نتیجہ ہے میکڈانلڈ اپنی کتاب (Aspect of Islam) میں بیان کرتا ہے کہ جہاں تک زندہ اولیاء کا تعلق ہے ہماری مغربی دنیا میں ان کا فقدان ہے اس لئے میں اکثر متوفی اولیاء کی تلاش میں رہتا تھا۔ جس کی اسلامی دنیا میں کوئی کمی نہیں ان کے مزارات پر میں احترام سے جاتا تھا اور فاتحہ بھی پڑھتا تھا۔ مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا اور میں نے وہاں مزارات پر جاکر خدا کا قرب محسوس کیا مزید کہتا ہے۔

''مجھے محسوس ہوا کہ غیب سے میرے سمیت تمام حاضرین پر ایسی روحانیت چھا رہی تھی جو اور کسی جگہ نہیں ملتی۔''

Marfat.com

روشن از عکس جمالش عالم امکان ما — یک نگاہ ناز جاناں قیمت ایمان ما

وصال صد ملال

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے بقول جامی صاحب نفحات الانس دارا شکوہ سفینۃ الاولیاء (۴۵۴ھ یا ۴۶۴ھ) ہدایت حسین' دائرۃ المعارف اسلامیہ' مفتی غلام سرور خزینۃ الاولیاء عبد الماجد تصوف اسلام ''شیخ محمد اکرام'' آب کوثر' میر غلام آزاد بلگرامی ''ماثر الکرام'' گنیش داس وڈیرہ ''چار باغ پنجاب'' سامی بیگ قاموس اعلام ۴۶۵ ہجری میں اس دار فانی کو خیر باد کہا بلکہ جامی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال بھی یوں تحریر کی ہے۔

خانقاہ علی ہجویر است — خاک جاروب از درش بردار
طوطیا کن بدیدۂ حق ہیں — تاشوی واقف در اسرار
چوں کہ سردار ملک معنی بود — سال وصلش برآید از سردار

مفتی غلام سرور صاحب لاہوری نے اس طرح فرمایا ہے۔

علی غزنوی آن شاہ ہجویر — سراپا نور روشن ماہ ہجویر
سفر چون کرد زین دنیائے فانی — شدہ خالد بخلد جاودانی
عیان تاریخ او چوں ماہ گفتم — علی ہجویریؒ عالی جاہ گفتم

اس کے عدد ۴۶۴ بنتے ہیں۔

چو آن شاہ جناں اندر جناں شد — زسرور سال ولے سرور عیاں شد

اس سے مادہ تاریخ لفظ سرور سے اور سرور کے عدد ۴۶۶ ہیں۔

بسال رحلت آن عارف دیں — ندا آمدز رضوان کاشف دیں

اس سے مادۂ تاریخ کاشف دیں ہے جس سے ۴۶۵ عدد برآمد ہوتے ہیں۔ مولوی احمد بخش چشتی اس سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔

شیخ عالی علی ہجویریؒ بود — مخدوم ہر صغار و کبار

Marfat.com

هست سردار وزیور لاہور طرفہ تاریخ وصل آن سردار

ھیست 'سردار اور زیورلاہور ہر سیہ (تینوں) لفظوں سے علیحدہ علیحدہ ۴۶۵ عدد ہی نکلتے ہیں۔

''تذکرۃ الاصفیاء میں ۴۶۴ اور سفینۃ الاولیاء مؤلفہ داراشکوہ میں ۴۶۶ سن وصال تحریر ہیں۔

اسی لئے نکلسن نے ۴۶۵ ہجری تا ۴۶۹ ہجری متعین کیا ہے۔ ڈاکٹر قاسم غنی نے تاریخ تصوف دراسلام جلد دوم میں ۴۷۰ ہجری سن وفات تجویز کیا ہے۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع نے ۴۷۹ ہجری اور عبدالحیٔ حبیبی قندھاری نے ۵۰۰ ھ تک تعین کیا ہے۔ (ڈاکٹر مولوی محمد شفیع معاملات دینی وعلمی ۲۳۰ عبدالحی' جیبی مضمون تاریخ وفات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ اورینٹل کالج میگزین فروری ۱۹۶۰ء) ان محققین کی آرا سے اگر اتفاق کیا جائے تو لازمی طور پر سن وفات ۴۸۵ ہجری اور ۵۰۰ ہجری کے درمیان قرار پائے گا۔ کیونکہ اگر ۴۶۵ ہجری کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات تسلیم کرلیا جائے تو آپ کی زندگی کی اکثر کریاں مربوط نہیں رہتیں اور ان کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ درج ذیل واقعہ اس کا واضح ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد حقانی اور پیر طریقت شیخ ابوالفصل محمد بن حسن ختلی کا وقت آخر آیا۔ وان روز کہ دی را وفات آمد......سر بر کنار من داشت......وصیت و راز بکرد و جان بداشدُ (کشف المحجوب شریف صفحہ ۲۰۹ طبع لینن گراڈ)

ذہبی نے بھی اس واقعہ کی تاریخ کا تعین ۴۶۰ ہجری کیا ہے اگر اس کو درست تسلیم کرلیا جائے تب بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورود مسعود ۴۶۱ میں دور دراز کی مسافت طے کر کے لاہور میں ہوا ہو گا۔ اسی طرح اگر مشہور تاریخ

Marfat.com

۴۶۵ ہجری پر اکتفا کیا جائے۔ تب آپ کے قیام لاہور کا عرصہ صرف تین یا چار سال بنتا ہے۔ اس قلیل مدت میں "بلّغوا عنی ولو آیته" کے مطابق فریضہ تبلیغ کو اس حد تک بجا لانا کہ بقول داراشکوہ اہل آن دیار ہمہ مرید و معتقدا و گشتند (سفینۃ الاولیاء صفحہ ۱۶۵) کہ اس کے بسنے والے سب کے سب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتقدا اور مرید ہو گئے یہ بات ممکن معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اتنے قلیل عرصے میں یہاں کے لوگوں کا آبائی مذہب کو ترک کرنا انسانی طاقت وقوت سے باہر ہے۔ اس لئے کہ تین چار سال میں تو حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی ذہنیت اور زبان سے واقف ہوئے ہوں گے۔

کشف المحجوب شریف میں ایسے بزرگوں کا بھی ذکر ملتا ہے جن کی خدمت میں مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باریاب ہو چکے تھے لیکن تصنیف کے وقت ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ اسی لئے ان بزرگوں کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماضی بعید کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ ان میں امام ابو القاسم قشیری المتوفی ۴۶۵ ہجری ابو الحسن سالبہ المتوفی ۴۷۳ ہجری ابو علی فارمدی ۴۷۷ ہجری شیخ عبد القادری ہردی ۴۸۱ ہجری خاص طور پر ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہیں ان کے حالات زندگی اور سنین وفات پر غور و خوض کرنے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ کشف المحجوب شریف ۴۸۱ ہجری کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچی لیکن حضرت مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد بھی زندہ رہے۔ اسی لئے جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا زمانہ ۴۸۵ ہجری اور ۵۰۰ ہجری کے درمیان ہو گا لیکن زیادہ اغلب یہی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال پر ملال سن ۵۰۰ ہجری میں ہوا ہو گا۔

(ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مقالات دینی و علمی: ۳۳/عبد الحی جیسی مضمون تاریخ وفات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورینٹل کالج میگزین فروری

Marfat.com

۱۹۶۰ء)

آپؒ کے آستانہ عالیہ سے حضرت خواجۂ غریب نوازؓ کا کسب فیض

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ سلطان الہند خواجہ خواجگان غریب نواز معین الدین چشتیؒ جیسی مقدس ہستی نے بھی جو حضور سرور علیہ ﷺ کی توجہات کرم کے ساتھ اپنے مرشد عالی مقام حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے بھرپور تھی مزید اکتساب فیض کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر چلہ کشی کی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ لازوال نعمتوں سے بھرپور اور کامل و اکمل بن کر بارگاہ داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہوئے کیوں نہ ہو۔

چو لقب او شدہ ہند الولی عطائے رسول
ازاں اسنت بحر عطا خواجہ معین الدین

جب کہ ان کا لقب سلطان الہند ہو گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہی بحر عطا ہیں خواجہ معین الدین۔

یاد رہے کہ برصغیر پاک و ہند میں حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی برکت سے اشاعت اسلام ہوئی۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاہور کو برصغیر کے شہروں کا قطب الارشاد قرار دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ عروس البلاد لاہور کے اس شرف کا آغاز غزنوی دور ہی میں ہوا۔ ورنہ پہلے اسے یہ اہمیت حاصل نہ تھی۔

در شہر لاہور امام عرفاست خاکش کحل الجواہر دیدۂ ماست
ترویج شریعت و نگہداری فقیر حضرت سید علی ہجویری راست

حضور خواجہ خواجگان رحمتہ اللہ علیہ اللہ جل مجدہ کے چھ چھپے ہوئے رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ باری تعالیٰ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

۱۔ علم کو میں نے بھوک اور سفر میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے وطن اور شکم سیری میں تلاش کرتے ہیں۔

۲۔ عزت کو میں نے شب بیداری میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے سلاطین کے دربار میں تلاش کرتے ہیں۔

۳۔ راحت کو میں نے جنت میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔

۴۔ بلندی کو میں نے تواضع اور انکسار میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے غرور میں تلاش کرتے ہیں۔

۵۔ دعا کی قبولیت کو میں نے لقمہ حلال میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے لقمہ حرام میں تلاش کرتے ہیں۔

۶۔ تونگری کو میں نے نے قناعت میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے حرص میں تلاش کرتے ہیں۔

سلطان الہند غریب نواز خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے حضو میں محمد افضل فقیرؒ کی منقبت

خواجہ خواجگاں غریب نوازؒ — درد مندان عشق راد مساز
سرور اولیائے ارض عجم — بہر فخر عرب بما پرواز
سیدؐ الانبیا فرستادت — جلوہ افروزیت ہمہ اعجاز
معرفت را بہاز بارگہت — فقر رابر تو صد ہزاراں ناز
سوزہا راز سینہ ات یکسر — تاحد مگاہ کبریا تگ و تاز
چونداۓ خلیل از اجمیر — حق بہ ہر گوشہ ات رساند آواز
ہمہ طاغوتیاں پذیر فتند — دین اسلام رابہ عجز و نیاز

Marfat.com

واھتدی اکثر الھنود بہ — من تزکی فانہ قد فاز
چشت اہل بہشت را باشد — تا ابداز فیوضت استکناز
بختیارؒ و فریدؒ و خواجہ نظامؒ — وآں شہنشاہ کلیر شہبازؒ
ہمہ سرشار در ریاضت ہا — ہمہ اندر عبودیت ممتاز
پرتو نورروبت ارزاں ساخت — رازہا زابہ جان محرم راز
بہر سید علی ہجویری — نگہ لطف بر فقیر انداز

مختلف سلاسل کے کاملین کی فیضابی

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے آفتاب عالم قطب الاولیاء شمس الفقراء کی جانب سے حضرت شہباز عظیم بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کہنیوں کے بل رینگتے ہوئے کافی عرصہ لاہور ضلع کچہری کے قریب ٹبہ سے اکتساب فیض کے لئے آتے رہے۔

گردید درت باخلد سفر درنام شریفت ائیست اثر — چہ غم است زتلخی روز حشر یا گنج شکر یا گنج شکر

آپ کے نام شریف میں اتنی تاثیر ہے کہ آپ کا دروازہ جنت کی طرح مشہور ہوگیا۔

اب روز حشر کی تلخی کا کیا غم — یا گنج شکر یا گنج شکر

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانیؒ حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء زری زربخش نوراللہ مرقدہ حضرت سرکام مخدوم پاک علی احمد صابر کلیر شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ حضرت میاں میرؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت شیخ محمد اسماعیل عرف میاں وڈاؒ جیسی عظیم المرتبت ہستیوں نے حاضری دی یہ تمام حضرات ظاہری و باطنی طور پر کونین کی نعمتوں سے سرفراز ہوکر واپس لوٹے اور قلب ونظر کو اس قندیل مصطفیٰ کی ضیاریزی سے مستنیز کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس رحمت

Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار وتجلیات کا مرکز ہے۔ آپ نے اپنا سلسلہ جاری نہیں فرمایا: البتہ بعض کتب میں تحریر ہے کہ رائے راجو المعروف شیخ ہندی رحمتہ اللہ اور آپ کے اصحاب ابو سعید ہجویری رحمتہ اللہ علیہ اور حماد سرخسی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے خلفاء تھے آپ کے مزار پر انوار کا فیضان زائرین کے لئے ہر زمانے میں ایک سیل رواں بنتا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ سلطان ابراہیم غزنوی' قطب الدین ایبک' سلطان المتمس' سلطان غیاث الدین بلبن سلاطین خاندان سادات اکبر' جہانگیر' شاہجہان اور داراشکورہ نے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری کو باعث آخروی نجات تصوّر کیا۔

رسومات

عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم الحاج میاں خوشی محمد صاحب سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بقول ان کی خاندانی اور صدری روایت کے مطابق حضور سیّد مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۹ رمحرم الحرام کو ہوا۔ اس روز مزار پر انوار کو روح کیوڑہ اور عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے زائرین' ارادت مندان اور معتقدین اس عرق کو لے کر محفوظ کر لیتے ہیں اور مختلف امراض میں مبتلا لاعلاج مریض اسے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اللہ جل مجدہ کے فضل وکرم' رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ تُوْصِلُ الْحَبِیب الی الحبیب. ط یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

۱۹' صفر المظفر (یعنی غسل پاک مزار پرانوار کے چالیس روز بعد) آپ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک کا انعقاد ہوتا ہے جس میں بیس لاکھ سے زائد عقیدت مند زائرین حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ رات کو بارہ بجے نعت خوانی کے بعد ختم خواجگان ختم غوثیہ اور مخصوص شجرہ جات پڑھ کر حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ۲۰ صفر المظفر کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس منایا جاتا ہے۔ ہر دو روز خصوصی دعا علامہ مقصود احمد قادری چشتی خطیب جامعہ مسجد داتا دربار قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ یہ نورانی' وجدانی پُر کیف وسرور کی محافلیں اپنا ہی رنگ پیش کرتی ہیں۔ جہاں پر جھولی پھیلائے ہوئے خالی دامن زائرین کو سکون قلب میسر ہوتا ہے۔ کیونکہ قولہ تعالیٰ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب۔ اس سے قبل دعا کی سعادت ماضی قریب میں حافظ عبدالمنان پشاوری ثم ملتانی مولانا محمد عمر اچھروی' مولانا عبدالوہاب' مولانا محمد سعید احمد نقشبندی (جن کا مزار حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار کے اندر ہے۔) ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو بھی حاصل ہو چکی ہے۔ عرس مبارک کے ہر دو ایام میں نماز فجر کے بعد قرآن خوانی اور اس کے بعد عشاء کی نماز تک علماء کرام کا خطاب مواعظ حسنہ نعت خوانی اور حفاظ حضرات قرآت سے عقیدت مندوں کے دلوں کو محظوظ کرتے ہیں۔ نماز عشاء سے قبل درود وسلام سے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ ان عظیم البرکت وجدانی' روحانی محافلوں میں ملکی اور غیر ملکی مقررین جنہیں اپنے فن میں تجربہ اور مہارت ہوتی ہے۔ حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

مزید برآں ملک بھر کے سجادہ نشین حضرات مختلف اجلاس کی صدارت اور مہمان خصوصی کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ مزار پُر انوار پر Round the clock قرآن خوانی ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا ہوتا ہے۔ سماع ہال میں محفل سماع کے مختلف اجلاس ہوتے ہیں۔ ان محافل میں ملک کے نامور مشہور و

Marfat.com

معروف قوال، قوّالی کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ آخر میں خصوصی رنگ پڑھا جاتا ہے ۔

اج پیا میرے دے گھر رنگ ہے نی
جو منگو تورے سنگ ہے نی

ان تمام محافل میں مجاورین حضرات جوق در جوق حصہ لیتے ہیں۔ محکمہ اوقاف مجلس مذاکرہ کا بھی اہتمام کرتا ہے۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سجادہ نشین، حضرات ہر دو روز لنگر کا وافر انتظام و انصرام کرتے ہوئے زائرین کی خدمت میں ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ صوبہ پنجاب سے تمام گوالے دودھ کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ جسے Scientific انداز سے محفوظ اور گرم کر کے عقیدت مندوں میں خالص دودھ کا نذرانہ فری پیش کیا جاتا ہے۔ مجاورین حضرات نہایت ہی جہاندیدہ، باصلاحیت فہم وادراک کے داعی ہیں جو نسباً راجپوت ہیں۔ اور خدمت کو ہی اپنا شعائر سمجھتے ہیں۔

۲۔ مزید برآں مرید اوّل عظیم المرتبت واحد خلیفہ شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس پاک اور ۴ ربیع الاول شریف کو درگاہ معلیٰ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار دُربار پر ہوتا ہے کیونکہ شیخ ہندی نوراللہ مرقدہ کا مزار پُرانوار حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار عالیہ کے بائیں جانب ہے۔ اس عرس میں بھی ہزاروں عقیدت مندان شریک ہو کر سکون قلب کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ ہر سال ۴ ربیع الاول شریف کو مجاورین، سجادہ نشینان حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سید مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تخت پاک پر جانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس روز ان حضرات میں ایک عجیب وغریب سی کیفیت ہوتی ہے کیوں نہ ہو نسبت بڑی بات ہے۔ یہ تمام حضرات حضرت شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد ہیں جو لندن، امریکہ اور ملک کے قرب

Marfat.com

و جوار میں رہائش پذیر ہیں۔ ان ایام میں عاشق صادق الحاج میاں خوشی محمد صاحب درود شریف مختلف اسلامی کتب اور چارٹس وغیرہ عقیدت مندوں میں فری تقسیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے اپنی زندگی کا معمول بنالیا ہے۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ نیست

اس کے علاوہ سجادہ نشین میاں زبیر صاحب قادری ضیائی تلمیذ رشید حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم و مغفور بھی فری کتب تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس روز محکمہ اوقاف کی طرف سے ان سب حضرات کی دستار بندی ہوتی ہے۔

محفل سماع' قرآن خوانی' ذکر و اذکار کی محافل کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں بین الاقوامی اور ملک بھر کے سجادہ نشین حضرات' علماء اور فضلاء قوال' نعت خوان حضرات شرکت کر کے اپنے نصیبوں کو جگاتے ہیں۔ خوش نصیب حضرات کی ان دنوں میں بھی دستار بندی ہوتی ہے۔ عرس کے دنوں میں کافی لنگر کا انتظام انصرام سجادہ نشین حضرات کرتے ہیں۔

حضرت شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کا سلسلہ طریقت جنیدیہ ہے۔ اس خاندان میں جناب میاں محمد صدیق مرحوم و مغفور نے حضور قبلہ پیر مہر علی شاہ نوراللہ مرقدہ گولڑہ شریف سے بیعت کا شرف حاصل کیا تھا اس خاندان کو حضرت قبلہ معصوم صاحب چک سادہ (گجرات) اور میاں عبدالرشید صاحب المعروف بہ نوٹاں والی سرکار سرگودھا سے بھی کافی عقیدت ہے۔ محترم میاں زبیر صاحب حضور قبلہ عالم قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی نوراللہ مرقدہ کے مرید خاص ہیں۔

دربار دُربار پر ہر جمعرات کو بھی نعت خوانی' ذکر و اذکار کی محافل ہوتی

Marfat.com

ہیں اور اس کے بعد لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ اس روز بھی زائرین کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔ بالخصوص ہر نئے چاند کی پہلی جمعرات کو تو کم از کم دو لاکھ کے قریب زائرین' عقیدت مندان حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر چاند کی چھٹی شریف' گیارہویں شریف اور مختلف متبرک ایام پر نورانی' وجدانی' روحانی اور ایکانی محفلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ مابعد زائرین کی تواضع بھی کی جاتی ہے۔

تعمیر مزار و مسجد

ایک ہزار سال کے عرصے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس اور مسجد کی تعمیر و مرمت کئی بار ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک سلطان محمود غزنوی کے برادر زادہ ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم غزنوی بن سلطان مسعود غزنوی (۴۵۱ تا ۴۹۲ ہجری) (۱۰۵۹ تا ۱۰۹۹ء) نے بنوایا تھا۔ بعدازاں مغل اعظم جلال الدین اکبر نے بھی مزار کی توسیع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چبوترے کے گرد کا حجرہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے فیل بان میاں عوض خان نے ۱۲۴۵ ہجری میں تعمیر کروایا تھا۔

مزار اقدس سے ملحقہ قبرستان سکھوں کے زمانے میں مسمار کر دیا گیا تھا مہارانی چندر کور اور موراں نے زائرین کے لئے دالان بنوائے تھے جواب موجود نہیں۔ انگریزی عہد میں نور محمد سادھو نے گنبد تعمیر کروایا تھا۔ جس کی دوبارہ مرمت مولوی فیروز الدین نے کروائی تھی۔ انہوں نے دیواروں پر سنگ مرمر کی سلیں اور دروں پر سنگ مرمر کی جالیاں نصب کرائیں۔ اس کے علاوہ گنبد پر سبز ٹائلیں لگوا کر اسے خوبصورت بنایا۔

دو مزار اندر موجود ہیں جو حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو پیر بھائیوں شیخ حماد سرخسی اور شیخ ابو سعید ہجویری کے ہیں۔ ۱۸۲۶ء میں ایک نئی

Marfat.com

مسجد بنائی گئی تھی جس پر ایک گنبد تھا۔ مسجد چھوٹی تھی اور زیادہ تر لکڑی کی تھی۔ ۱۹۲۱ء میں پرانی مسجد کی تعمیر اور درگاہ عالیہ سے ملحقہ ایک عالی شان ڈیوڑھی چوہدری غلام رسول مرحوم نے تعمیر کروائی تھی۔ چوہدری غلام رسول کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ جو ٹھیکداری کا کام کرتے تھے وہ کٹھ (Herbel) بوٹی مہاراجہ کشمیر کو سپلائی کرتے تھے جسے وہ باہر ایکسپورٹ کرتا تھا۔ ایک دفعہ مہاراجہ نے چار لاکھ روپے انہیں راولپنڈی میں ادا کیے۔ جنہیں وہ لے کر بذریعہ ریل لاہور آئے یہ روپے ایک صندوق میں بند تھے۔ لاہور اسٹیشن پر اتر کر سیدھے گھر آ گئے مگر وہ صندوق ریل کے ڈبے میں ہی بھول آئے جب یاد آیا کہ صندوق بھول آیا ہوں تو فوراً اپنی گاڑی میں لاہور اسٹیشن پر پہنچے۔ لیکن گاڑی چل چکی تھی اب ریل گاڑی کا تعاقب کیا اور جالندھر اسٹیشن پر اسے پکڑ لیا۔ راستے میں یہ منت مان لی تھی کہ اگر صندوق بحفاظت مل گیا تو اس رقم کو اللہ جل مجدہ کے راستے میں خرچ کر دوں گا۔ اب صندوق بھی صحیح سلامت مل گیا۔ موصوف کو تین رات حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی اور حکم ہوا کہ مسجد تعمیر کرائیں۔ چنانچہ مشہور و معروف (Architect) سے نقشہ بنوا کر مسجد تعمیر کروائی گئی۔ ۱۹۲۳ء بمطابق ۱۳۴۲ ہجری میں مسجد کے جنوب کی طرف وضو کے لئے ایک تالاب بنوایا گیا۔ اذان کے لئے نو منزلہ برج تعمیر کیا گیا۔ تالاب اور برج مابعد مسحار کر دیئے گئے اس مسجد کے پانچ گنبد تھے سامنے کی عمارت سرخ پتھر کی تھی۔ اس پر پہلو دار سفید گنبد اس کی روز افزوں عزت و احترام کے مظہر ہیں۔ موجودہ غلام گردش پہلے موجود نہ تھی۔ سفید سنگ مرمر سے تعمیر شدہ غلام گردش عروس البلاد لاہور کے لوگوں کی عقیدت و اُنسیت کا مظہر ہے۔

مزار اقدس کے ساتھ سنگ مرمر کی غلام گردش مرحومہ امیر النساء اہلیہ محترمہ شاہ نواز مرحوم نے تعمیر کرائی تھی۔ دارا شکوہ نے مزار اقدس کے تعویذ کو سنگ

Marfat.com

مرمر سے بنوایا تھا۔ ایک دفعہ داراشکوہ نے حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ سے اس امر کا تذکرہ کیا کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر ''ون'' کا ایک درخت ہے جس کی تعظیم لوگ پوجا کی حد تک کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ مزار پرانوار پر حاضر ہوئے اور مراقبہ کیا۔ مراقبے میں اپ کو حکم ہوا کہ اس درخت کو اکھاڑ کر یہاں چھوٹا سا حوض بنوا دو چنانچہ یہ حوض آپ ہی نے بنوایا تھا۔ جسے مابعد سنگ مرمر کے ستون سے اونچا کر دیا گیا۔ اب ایسا ہی حوض عورتوں کی طرف بھی بنا دیا گیا ہے یہ کام الحاج علی الدین نے کروایا تھا۔

درگاہ کی چوکھٹ میاں عبد الحنان مرحوم اور میاں غلام جیلانی مرحوم نے بنوائی تھی ڈیوڑھی کی گلی اور فرش بھی انہوں نے ہی لگوایا تھا۔ ڈیوڑھی کے شمالی دروازے پر خواجہ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی موزوں کردہ تاریخ کندہ ہے۔

ایں روضہ کہ بانیش شدہ فیض است مخدوم علی راست کہ باحق پیوست
در ہستی نیست شد ہستی یافت زاں سال وصالش افضل آمداز ہست

اس کے علاوہ ڈیوڑھی کے مشرقی دروازہ پر یہ کتبہ بھی پہلے تھا جواب نہیں ہے۔

سال بنائے حرم مومناں خواجہ زجبریل زہاتف مجو
چشم بہ المسجد اقصیٰ فگن الذی بارکہ'' ہمہ مگو

۴۶۵ ہجری اقبال مرحوم

مزار مبارک کے گرد جالیاں اور کتبہ جات چوہدری دین محمد نے بنوائے تھے۔ گنبد کے اندر کا فرش ایک پارسی نے تعمیر کروایا تھا۔ گنبد کا رنگ سبز تھا گنبد سنگ مرمر کے ہشت پہلو ڈھانچہ پر قائم ہے۔ قدیم عہد میں مسجد کے صحن میں شہنشاہ ہند محمد شاہ کے نائب گورنر میر مومن کی قبر تھی جب پرانی مسجد تعمیر ہوئی تو وہاں ایک سنگ مرمر کی سل لگا دی گئی۔ ۱۲۷۹ ہجری میں جناب گلزار شاہ نامی سادھو نے

Marfat.com

جناب نور محمد سادھو کے ذریعے اس مسجد کو از سرِ نو تعمیر کروایا۔ اسی طرح پرانی مسجد کے صحن میں ایک اور سل لگی ہوئی ہے جو پہلی مسجد کے محراب کا نشان ہے۔ یہی وہ سل ہے جہاں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حین حیات امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیری ثم سنجری کے حجرہ اعتکاف کا گنبد ملک محمد شریف مرحوم نے تعمیر کروایا تھا۔ جو اسی مزار پُرانوار سے ملحقہ ہے۔ میاں غلام جیلانی جھنڈو کے پوتے نے درگاہ عالیہ کی مسجد بنوائی تھی جسے نئی مسجد بننے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ حضرت ہجویری رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد روضہ کے ساتھ ہی مغرب کی جانب تھی جو مسجد کی تعمیر کے وقت اس کے صحن میں شامل کر دی گئی۔

۱۹۵۹ء کے آخر تک مزار مبارک اور ملحقہ جائیداد کا انتظام و انصرام نسل در نسلِ مجاورین کے ہاتھ میں تھا محکمہ اوقاف نے ۱۱ جنوری ۱۹۶۰ء کو اسے اپنی تحویل میں لے لیا اب مزار اقدس سے ملحقہ ایک نئی مسجد پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے تکمیل ہو چکی ہے۔ جس کے لئے تقریباً بلال گنج سڑک تک جگہ لی گئی ہے اس جگہ کے حصول کے لئے محکمہ اوقاف کو ایک خطیر رقم ادا کرنا پڑی ہے اس عظیم الشان مسجد میں بیک وقت پچاس ہزار نمازی نماز کے مقدس فریضہ کی انجام دہی بخوبی کر سکتے ہیں اور نمازیوں کو تنگی مسجد کی شکایت تھی وہ بھی رفع ہو گئی ہے مسجد کے دو عالی شان مینار ہیں۔ داتا دربار مسجد سے ملحق کمپلیکس فز۲ ہر کام مکمل ہو چکا ہے۔

دربار ہسپتال اور دیگر رفاہی امور

داتا شفاخانہ سکیم کے تحت ایک ہسپتال اور نو ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اس کے علاوہ گشتی شفاخانے بھی قائم کئے گئے ہیں ایک ایکسرے پلانٹ نصب ہو چکا ہے آنکھوں اور زچہ بچہ کے علاج کے لئے علیحدہ وارڈز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید توسیع بھی نہایت ہی اعلیٰ سطح پر کی گئی ہے۔ ہسپتال نادار اور مفلس

Marfat.com

مریضوں کے لئے ہمہ وقت کھلا رہتا ہے۔

۱۹۶۹ء سے ہی جہیز سکیم کا اجرا کیا گیا تھا جس کے تحت ہر ماہ (بجز ماہ محرم کے) ۲۵ مستحق مادار اور مفلس بچیوں کو جہیز مہیا کیا جاتا ہے اس سکیم کو مزید ترقی دینے کے لئے کوشش جاری وساری ہے۔ اس سکیم کے تحت مستورات پر مشتمل ایک مجلس قائمہ ہے اس کے علاوہ دستکاری سکول بھی قائم ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی اندرونی چھت کو آیات کریمہ اور اللہ جل مجدہ کے اسمائے مبارک سے مزّین کیا گیا ہے۔ ان نادر کتبوں کو دیکھ کر روح میں ایک فرحت محسوس ہوتی ہے یہ لطافت اور دلکشی بھی ہر زائر کو اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ گنبد کی بنیاد کے بڑے دائرے میں سورہ یٰسین منقش کی گئی ہے محرابوں پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار اور قرآن مجید کی دوسری آیات کندہ ہیں۔ گنبد کے درمیانی حصہ میں ایک بڑا تارہ ہے جس کے اردگرد سورۂ اخلاص کندہ کی گئی ہے۔ اس دیدہ زیب نقش ونگاری کے درمیان رنگین کام ۱۲ رمضان المبارک ۱۹۶۸ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا تھا یہ سعادت میجر ابراہیم کو نصیب ہوئی۔

غلام گردش میں چاروں طرف توسیع سنگ مرمر کی تنصیب سے ہوئی ہے نیز دربار اقدس کے پائیں طرف ایک سونے کا دروازہ بھی نصب ہو چکا ہے جو حکومت ایران کا بنا ہوا ہے۔

مردوں اور عورتوں کی طرف سنگ مرمر کے وضو خانہ جات اور فرش لگائے جا چکے ہیں یہاں پر آٹھ مختلف دروازے ہیں۔

باب النساء مستورات کے لئے مختص ہے جہاں پر مردوں کا داخلہ کلی طور پر بند ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت ہو۔ آپ کی ذات اقدس نے جس مشن کو لے کر لاہور تشریف

Marfat.com

لائے تھے اور جس کے اجراء کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر میں خود حصہ لیا تھا اور متعدد تصنیفات و تالیفات اور بالخصوص کشف المحجوب شریف جیسی بلند پایہ اور معرکتہ الآرا کتاب تحریر فرمائی اس کا تقاضا یہ ہے کہ اسی کام کو مقدم رکھا جائے جو کہ آپ کا مقصد حیات تھا جس کے لئے تادم حیات کوشاں رہے۔

۱۹۷۰ء کے آخر میں مسجد کی توسیع کا عظیم منصوبہ تیار کیا گیا تاکہ نمازیوں کی قلت جگہ کی شکایت دور کی جا سکے۔ ۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو اس عظیم الشان نئی مسجد کا سنگ بنیاد صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم مغفور نے رکھا۔ مقبرہ کمیٹی نے مسجد کے ڈیزائن کے لئے بین الاقوامی مقابلہ منعقد کروایا۔ یہ ڈیزائن شاہی مسجد ٹھٹھہ بادشاہی مسجد (جسے اورنگ زیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہم نے تعمیر کروایا تھا) اور ترکی سبز مسجد سے متاثر ہو کر ۱۹۸۰ء میں تیار کروایا گیا۔ اس سے قبل مسجد اور مزار پر انوار کا ماڈل صدر محمد ایوب خان مرحوم و مغفور کے وقت میں بھی تیار کروایا گیا تھا جو کہ چاروں سڑکوں کے درمیان تھا۔ وسط ۱۹۸۲ء میں موجودہ مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور ۱۹۸۹ء کو پایہ تکمیل تک پہنچی۔ مسجد کا یہ فیز (Phase) ۱۶۰،۰۰۰ مربع فٹ پر محیط ہے۔ اس مسجد کا فتتاح ۱۹۸۹ء میں میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعلیٰ (اس وقت کے) پنجاب نے کیا تھا۔ مسجد کے دو عالی شان مینار ہیں۔

فیز (Phase) دوم کی تعمیر کا کام تقریباً سات سال تک رکا رہا بالآخر مارچ ۱۹۹۷ء میں موجودہ تین منزلہ کمپلیکس پر کام کا آغاز ہوا تو اس وقت تہہ خانے کی حالت ناگفتہ بہ تھی درمیان والی گیلری کی جگہ دوکانوں کا منصوبہ تھا۔ دو سال کے عرصے کے بعد ۲۷۵۰۰۰ مربع فٹ جگہ کا اضافہ کیا گیا۔ تہہ خانہ کو ۲۰۰۰ گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے مختص کیا گیا اور ۳۲۵۰۰۰ مربع فٹ رقبے پر ملک کے عظیم الشان ایئر کنڈیشنڈ سماع ہال کی تعمیر ہوئی۔ اس منصوبے کی وجہ سے مجوزہ

Marfat.com

دو کانیں ختم کی گئیں۔ سماع ہال میں آٹھ ہزار آدمیوں کے بخوبی بیٹھنے کا انتظام و انصرام ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر خواتین و مرد حضرات کے لئے وضو خانہ جات لنگر خانہ خط آرٹ کی گیلری تبرکات لائبریری اور ریسرچ سنٹر بھی تعمیر کئے ہیں۔

کمپلیکس کی بالائی سطح حیرت انگیز پر شکوہ اور نادر فن تعمیر کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ پہلے ڈیزائن کے ساتھ ساتھ باقی ماندہ حصہ کے لئے فیز (Phase) اول کی گنبد والی ہی محرابین بنائی گئی ہیں تاکہ ڈیزائن میں کسی قسم کا فرق نہ آئے گنبد اور غلام گردش من وعن اسی طرح تھا لیکن اب گنبد کو بھی دوبارہ مرمت کیا گیا ہے۔ سونے کا کلس بھی خوبصورت بنایا گیا ہے۔ یہ مسجد نقش و نگار ظاہری حسن و جمال کا بھی بہترین خوبصورت مرقع ہے اس سے شاہی ذوق جمال کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ مختلف تعمیراتی حصص رسمی نہ ہیں۔ برآمدے محرابین مختلف سطحوں کے صحون مغلیہ چہار باغ کے نمونے کی طرح ہر سبز حصے فوارے آبشاریں لوہے کی جالیاں وغیرہ میں ہم آہنگی کا پہلو نمایاں ہے خواتین کے حصے کو شیشے کی دیوار الگ کرتی ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ساتھ جب شعاعیں اس شیشہ پر منعکس ہوتی ہیں تو عجیب منظر دیدنی ہوتا ہے اسی طرح جب مختلف رنگوں میں روشنی پھیلتی ہے جو عجیب و غریب منظر پیش کرتی ہے۔ سماع ہال میں سورۃ نور کی قرآنی آیت مقدسہ ''اللہ نور السموت والارض'' مسحور کن منظر پیش کرتا ہے۔

مغلیہ فن تعمیر میں بالخصوص اور مسلم فن تعمیر میں بالعموم ''پانی'' جزو لاینفک ہے۔ اسی لئے سبز ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ بڑے فلور پر مرکز میں ایک دیدنی فوارہ ہے۔ جس کا تعلق لہریں پیدا کرنے والے فوارے کے ساتھ منسلک ہے۔ سبز رنگ ویسے بھی بابرکت تصوّر ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور پرنور شافع یوم النشور فخر دو عالم نور مجسم نبی ذی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ کا رنگ بھی سبز ہے۔ حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے گنبد کا رنگ بھی سبز ہے۔ جو اب دوبارہ مرمت ہو چکا ہے اور اسے

Marfat.com

مرکزیت حاصل ہے کیونکہ گنبد چوڑی کھلی جالی دار محرابوں سے ایک عجیب وغریب اور دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ بالکل سامنے دو سبز گول دائروں کو اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنہری حروف میں اسمائے مبارکہ تحریر شدہ ہیں۔ یہی مسجد اور سماع ہال کا بڑا دروازہ ہے دائروں کے اندر اور ان کے درمیان سنہرے کلس کے مابین سبز گنبد اللہ جل مجدہ کی طرف زائرین اور عقیدت مندوں کو متوجہ کر رہے ہیں۔

فن خطاطی نے مسجد کی پرشکوہ تاریخی عمارت کو چار چاند لگا دیئے ہیں مسلم ماہرین تعمیر مقابر کے لئے خط نستعلیق کو مناسب تصور نہیں کرتے۔ مسجد کے سامنے والے حصہ میں سورہ الرحمٰن خط نستعلیق میں اپنا ہی رنگ پیش کر رہی ہے۔ اگرچہ یہ لکھنے میں نہایت ہی مشکل ہے لیکن پڑھنے والوں کے لئے بہت ہی آسان ترین ہے۔ سورۃ رحمٰن بیس انچ چوڑی اور ۳۰۸ فٹ لمبی پٹی پر تحریر شدہ عالمی ریکارڈ پیش کر رہی ہے۔ اسی انداز میں سماع ہال کے ہر سہ اطراف پر درود تاج خط نستعلیق میں تحریر شدہ ایک انوکھا اور منفرد رنگ پیش کر رہا ہے۔ خطاطی کا یہ نمایاں منفرد اور نادر کام خورشید عالم گوہر کی عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جو پاکستان کیلی گرافی آرٹسٹس گلڈ کے ایک عظیم سرگرم اور فعال رُکن ہیں۔ خطاطی کا باقی ماندہ کام جیسے اسماء حسنیٰ اللہ ذات برہانہ اور اسماء فخر دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید فرقان حمید آیات مقدسہ خواجہ خواجگان فخر کون و مکاں حضور خواجہ معین الدین چشتی دارالخیر اجمیر شریف مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ ''فیلسوف اسلام'' شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال نور اللہ مرقدہ کے اشعار وغیرہ کی کیلی گرافی بھی گلڈ کے معزز اراکین نے بلامعاوضہ کی ہے۔ ۲۳۶۳ مربع فٹ پر کیلی گرافی کا یہ عظیم کام ۲۴ لاکھ کے تخمینہ سے پورا ہونا تھا۔ بلا معاوضہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ جانا عقیدت مندی کی زندہ و تابندہ مثال ہے۔

Marfat.com

اس عظیم پُرشکوہ اور تاریخی عمارت کے تمام حصے گنبد و غلام گردش کے گرد پھیلے ہوئے ہیں۔ محرابیں ستون برآمدے اپنی مثال آپ ہیں۔ توسع شدہ مسجد وسعت کشادگی کے ساتھ ساتھ جگہ کی موزونیت کی تقسیم کی بھی مظہر ہے۔ پوری عمارت عمدہ ترین سنگ مرمر سے مزّین ہے۔ پاکستان کی یہ تیسری بڑی مسجد ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح و تعلیمات پر تحقیق کیلئے پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں محکمہ اوقاف پنجاب ''ہجویری چیر'' قائم کی گئی ہے۔

وعظ و سماع اور مذاکراہ کی محافل اپنی جگہ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانی دلوں کی ویران بستیوں کی رونق اور تزئین و آرائش کے لئے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے جو فکری، علمی اور عملی سرمایہ فراہم کیا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ ملت اسلامیہ کے کروڑوں زائرین اور عقیدت مند آپ کے افکار عالیہ سے مستفیض و مستیز ہوسکیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کتاب کے والا مرتبت شیخ طریقت کا مزار پرانوار عروس البلاد لاہور میں ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہو گا کہ آپ کی تعلیمات یونیورسٹی سے لے کر سکول کی سطح تک شامل نصاب ہونی چاہئے۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ کشف المحجوب شریف جیسی مایہ ناز تصنیف کے نسخہ سمرقندی کا معیاری اور سلیس اردو ترجمہ سستے داموں محکمہ اوقاف فراہم کرے تاکہ زائرین اور عقیدت مند آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افکار عالیہ سے مستفیض و مستیز ہوسکیں۔ اسی طرح کشف المحجوب شریف کا عربی ترجمہ اور ڈاکٹر اسعاد کا پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ چھپوا کر عرب ممالک میں بھجوانا چاہئے اور انگریزی ترجمہ بھی لائبریریوں اور یورپین فضلاء کو بھجوانا ضروری ہے تاکہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام اور فیض پوری دنیا میں پہنچے۔

تیسری گذارش جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے جامعہ ہجویریہ کے قیام کو

Marfat.com

جامعہ الازہر کے پیٹرن پر جدید تقاضوں کے مطابق عمل میں لایا جائے لیکن دینی علوم کو ممتاز اور ممیز پوزیشن حاصل ہونی چاہیئے اگر بہار الدین زکریا یونیورسٹی کا قیام ممکن ہو چکا ہے قائد اعظم یونیورسٹی' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' علامہ اقبال میڈیکل کالج' فاطمہ جناح میڈیکل کالج' معرض وجود میں آ سکتے ہیں تو اس عظیم کار خیر میں دیر کیوں؟ اس کے قیام سے آپ کا علمی مشن کامیاب ہو گا اور اس یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلباء ایک انوکھے ارفع و اعلیٰ مقام کے حامل ہوں گے۔

اے محسن اعظم غریباں لطفے بنما بہ کم نصیباں
درگاہ تو خلق را پناہ ہے برجان فگار مانگا مے

حافظ محمد افضل فقیر

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے کے مصداق حضرت داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے تذکار جمیلہ کا مطالعہ طمانیت قلب اور روحانیت میں ترقی وعروج کا باعث ہو گا۔

چنانچہ بہ عطائے رب العزت بہ فیض حضور پرنور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مخدوم سید علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے اپنی حین حیات میں کفرستان برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا پرچم بلند کیا اور اپنی روحانی بصیرت اور نظر کیمیا اثر سے ان گنت گم گشتگان بادیہ کفر و ضلالت کو صحیح راستے کی طرف گامزن کیا چنانچہ ان کے سینے نور اسلام سے منور ہو گئے بعد از وصال حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس فیض رسان عالم اور منبع روحانیت ہے۔

نام فقیر تنہاندا باہو قبر جنہاندی جیوے ہو

ہمیشہ باد خدایا کشادہ ایں درگاہ بحق اشہد ان لا الہ اللہ

کشف المحجوب شریف کو ختم کرتے ہوئے آپ نے طریقت کا خلاصہ

Marfat.com

بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وصیت کنم خوانند گان ایں کتاب را رعایت احکام ایں کتاب وباللہ العون والتوفیق والجمع والتفریق و حسبنا اللہ و نعم الرفیق و صلی اللہ علیہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً کثیرا''

یعنی اور میں اس کتاب کے قارئین کو وصیت کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو احکام لکھے گئے ہیں ان کی رعایت کریں اور ان پر عمل کریں اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا اور جمع و تفریق کا مالک ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین ساتھی ''وصلی اللہ علی محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین وسلم تسلیماً کثیرا.

روزیکہ مقدسانِ خاکی مدفن
گردند باز سوار برمرکب تن
آغشتہ بخوں آلودہ کفن
از خاکِ سرِ کوئے تو خیزم من

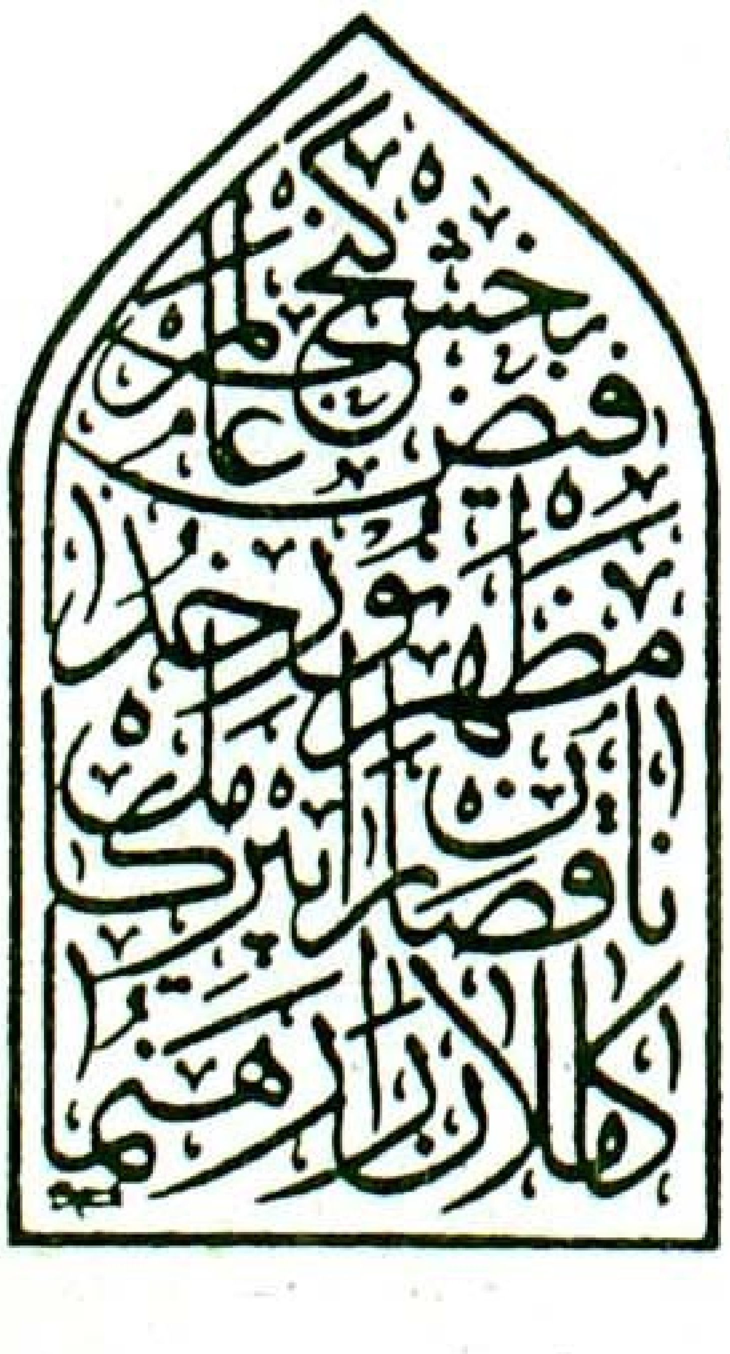

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خطیب الملّۃ جناب محمد بخش مسلم مرحوم و مغفور خطیب مسلم مسجد لاہور

مُرشد و مخدوم شیدائے کلامِ کبریا
ترجمانِ حق فِدائے سنتِ خیرالوریٰ

داعیِ توحید و آمینِ محمد مصطفیٰ ﷺ
طالب صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ

سیّد و حسنی، حسینی و امامُ الاصفیا
غزنوی، حنفی، جنیدی، پیکرِ علم و ہدیٰ

راز دار و خوش شناس است و حقیقت آشنا
کشفِ المحجوب است، شاہکارِ ولی الاولیاء

در دیارِ کفر آمد، صاحبِ نور و ضیاء
عالماں را پیشوا و عارِفاں را مقتدا

گفت تبلیغ و تصوّف مرحبا، مرحبا
بیگماں شد اوّلیں معمارِ پاکستان

خواجہ اجمیرؒ داند سیّد ہجویر را
آشنا گوید بوصفِ آشنا و ہمنوا

گنج بخشِ فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقِصاں را پیرِ کامل کامِلاں را راہنما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ جات

عربی شجرہ طیبہ حضرت سیّدنا مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا سِوَاهُ شَجَرَةً طَيِّبَةُ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ كَانَ عَلِيًّا فِی ذَاتِهٖ حَسَنًا فِیْ تِهٖ حَبِيْبِنَا فِیْ تَجَلِّيَاتِهٖ دَائودَ فِیْ نَغْمَاتِهٖ مَعْرُوْفًا فِیْ عِرفَانِهٖ سَرِيًّا اَسْرَارِهٖ وَ مَخْفِيَّاتِهٖ جُنَيْدًا فِیْ عَسَاكِرِهٖ وَ مُشَائِدَاتِهٖ شِبْلِيًّا فِیْ مِعْبُرَاتِهٖ عَلِيًّا حَضَرِيًّا فِیْ عُلُوِّ دَرَجَاتِهٖ خُتلِيًّا فِیْ اَفْضَالِهٖ وَ كَرَامَاتِهٖ فِیْ مَكَانِهٖ وَ مُجَاهِدَاتِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَ رِبِهٖ وَاَوْلِيَآءِ مِلَّتِهٖ وَ عُلَمَاءِ شَرِيْعَتِهٖ هُمْرَاةِ طَرِيْقَتِهٖ وَنُقَاءِ وَقْتِهٖ وَ حَقِيْقَتِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَ شَرِّفْ مُجِّدْ دَكَرِّمْ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ طیبہ حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

علی ہجویریؒ آں پیر ولایت — زدست شیخ ابو الفضلؒ ہدایت
ابو الفضلؒ از علی حُصری گرفتہ — بدست خدمت اسرار نہفتہ
علی حُصریؒ بوئے اسرار کلی — رسید از خدمت بوبکر شبلیؒ
بہ شبلیؒ از جنیدؒ آمد عطائے — کہ در عالم شدہ او رہنمائے
جنیدؒ از سری سقطی بپوشید — لباس پارسائی راچہ خوش دید
سرّی سقطی از معروف خرقہ — بہ برپوشیدہ و شدوائے فرق
شدہ معروف از داؤد طائی — چراغ خانقاہ پارسائی
بہ داؤد از حبیبؒ آں فتح یاب است — حبیب آں کز حسنؒ او کامیاب است
حسن بصریؒ مرید مرتضٰی بود — علیؒ راپیر کامل مصطفٰی بود

روزیکہ مقدسانِ خاکی مدفن
گردند باز سوار برمرکب تن
آغشتہ بخوں آلودہ کفن
از خاکِ سرِ کوئے تو خیزم من

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیّبہ طریقت

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

O

حمد و توصیف و ستائش ہے خدا کے واسطے
کبریائے خالقِ ارض و سما کے واسطے

یا الٰہی حضرت خیر الوریٰ کے واسطے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

حضرت شیر الٰہی بادشاہ بحر و بر
چشمۂ عرفان علی مرتضیٰ کے واسطے

مخزن علم لدنی معدن علم و حیا
اس حسن بصری سراج اولیاء کے واسطے

تاج فرق اولیاء شاہنشہ ملک عجم
شیخ ما حضرت حبیب خدا کے واسطے

مقتدائے دو جہاں و ہادیٔ راہ خدا
حضرت داؤد طائی باصفا کے واسطے

نیرّ برج ولایت آسمان معرفت
حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے

شیخ عبداللہ سرّی سقطی کان حیا
بادشاہ اولیاء و اتقیاء کے واسطے

آفتاب چرخ عرفان شیخ ابوالقاسم جنید
منبع ارشاد و رشد و اہتدا کے واسطے

گوہر عمان وحدت قلزم جود و سخا
شیخ شبلی صاحب حلم و حیا کے واسطے

دور کر دونوں جہاں کا رنج و کلفت اے خدا
شیخ ما حضرت علی حُصری ہدیٰ کے واسطے

دو جہاں کی نعمتیں تو بخش دے یارب مجھے
حضرت بوالفضل ختلی رہنما کے واسطے

Marfat.com

کر کرم مخدوم علی ہجویر داتا کے طفیل
نیز حضرت مصطفیٰ و مرتضیٰ کے واسطے

زمرۂ عشاق پیغمبر میں میرا حشر ہو
انبیاء و متقین و صالحین کے واسطے

حرص نفسانی سے دل کو پاک کر دمبدم
میرے مورث شیخ ہندی باخدا کے واسطے

کر غریق بحر وحدت دُرِّ عرفاں مجھے
یعنی اس مسکین عاجز باخدائے کے واسطے

حُبِ دنیا اور دل کو بعد صد فرسنگ ہو
اولیاؔ و مرتضیٰ و مصطفیٰ کے واسطے

بادۂ عشق نبی کا نشہ آنکھوں میں ہے
دل بنے قبلہ نما خیرالوریٰ کے واسطے

اتباع سنّت نبوی رہے ہر دم مجھے
ہوں نہ غافل ایک دم کو بھی خدا کے واسطے

نوراحمد شمع مرقد دامن آل رسول
لطف اپنا دے مجھے روز جزا کے واسطے

حق کسی کا نہ ہو گردن پر میری یوم تناد
کر شہادت کا سبب میری فنا کے واسطے

ان بزرگوں کا تصدّق جو ہیں موصوف الصدّر
بخش ایں جانب شرف میری دعا کے واسطے

یا الٰہی اب مصنف کو تو وہ انعام بخش
شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

---O---

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ نسبی (جدّی) حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما
شکر پر بھی شکر ہے ہر دم خدا کے واسطے دمبدم شاکر رہو ہر دم خدا کے واسطے
دو جہاں میں تو ہی تو ہے لا اِلہ پڑھ نہیں بھید اِلا اللہ سمجھو خود خدا کے واسطے
یہ نماز، روزہ ساری بندگی سجدہ سجود کفر ہے ہرگز نہ تو جز خدا کے واسطے
بعد پھر بندگی کے پڑھ درود ونعت تو فرض پہ فرض پڑھ خیرالوریٰ کے واسطے
دیکھئے قرآن میں فرمایا خدا نے جابجا کس قدر رتبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
اور خدا کے یار کے جو یار ہیں ان پر سلام تو بھیج ہر دم چار یارِ باخدا کے واسطے
اور محبت دل میں رکھ ان کی جو ہیں بارہ امام پیر و مرشد پنجتن ہادی ہُدا کے واسطے
متعمد سجرہ رقم داتا کا جدّی اب سنو جان و دل سے تم پڑھو روز جزا کے واسطے
یاالٰہی دمبدم قرباں ہو میرا جان و دل اس حسنؓ خستہ جگر صاحب لوا کے واسطے
یا الٰہی دو جہاں کی کر مجھے قوت عطا حیدر کرار علیؓ شیر خدا کے واسطے
یا الٰہی دمبدم قرباں ہو میرا جان و دل اس حسنؓ خستہ جگر صاحب لوا کے واسطے
یا الٰہی دو جہاں میں شاد اور آباد رکھ سیّد زیدؓ سخا اہل وفا کے واسطے

Marfat.com

یا الٰہی کفر و شرک غیر سے دل پاک کر — اس حسین اصغرؒ سراسر باصفا کے واسطے
یا الٰہی فرض و سنت پر مجھے قائم تو رکھ — اس ابوالحسنؒ علی رہنما کے واسطے
یا الٰہی دے شجاعت عشق احمد کی مجھے — اس شہنشاہ شجاع یوسف لقا کے واسطے
یا الٰہی ذات واحد کا مجھے تو عبد رکھ — عبدالرحمٰنؒ باصفا و باوفا کے واسطے
یا الٰہی فقر کی نعمت سے دل معمور کر — بادشاہ سیّد علیؒ ہر دو سرا کے واسطے
یا الٰہی کر نہ تو محتاج مجھ کو غیر کا — زیر داماں اپنے رکھ عثمانؒ حیا کے واسطے
یا الٰہی تو خدایا دو جہاں کا گنج بخشؒ — گنج بخش مخدوم علیؒ صاحب سخا کے واسطے
یا الٰہی اب مصنف کو تو وہ انعام بخش — شمس کی خواہش جو ہے داتا خدا کے واسطے

غریبم یا رسول اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم
بریں نازم کہ ہستم اُمّتِ تو
گنہگارم ولیکن خُوش نصیبم

Marfat.com

☆بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم☆

خواجۂ خواجگان غریب نواز
درد مندان عشق را دمساز

سرور اولیائے ارض عجم
بہر فخر عرب ہما پرداز

معرفت را بہار ز بار گہت
فقر را بر تو صد ہزاراں ناز

سید الانبیاء فرستادت
جلوہ افروزیت ہمہ اعجاز

چوں ندا خلیل ز اجمیر
حق بہ ہر گوشہ رساند آواز

ہمہ طاغوتیاں پزیرفتند
دین اسلام را بہ عجز نیاز

چشت اہل بہشت را باشد
تا ابد از فیوضت استکنار

ہمہ سر شار در ریاضت
واں شہنشاہ کلیر شہباز

Marfat.com

سوزہا از سینہ ات یکسر
ہمہ اندر عبودیت ممتاز
پرتوِ نورِ رویت ارزاں ساخت
تا حرمگاہِ بریا تگ و تاز

راز ہا را بہ جان محرم راز
بہر سید علی ہجویری نگاہ لطف بر فقیر انداز
اے محسن اعظم غریبان
لطف نما بہ کم نصیباں

درگاہ تو خلق را پناہے
بر جان فگارِ ما نگاہے
راح روح من است نام علی
بارگاہ علی ہجویری

فیض عالم علی ہجویری
چشمہءِ فیض، غوث، قطب، ولی
شیخِ ہجویر پیر پیراں است
مقتدائے ہمہ مریداں است

فقیر محمد افضل صوفی

Marfat.com

☆بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ☆

جان بخواہم دادم در کوۓ تو
گرمرا آزار آید یا بلاء
عشق تو دارم میانِ جان و دل
می دہم از عشق تو ہر سو صلاء
یا خدا وندا رقیباں رابکش
یا مرا در یاد کن مست ہلا
شوقِ تو در روز شب دارم دلا
عشقِ تو دارم بہ پہناں و ملا

صدری روایت کے مطابق یہ کلام سرکار گنج بخش علیہ الرحمۃ
کے دیوان سے ہے

Marfat.com

☆رباعی☆

تاجِ اولیاء وہ عرفان کا نقیب
توحید کا یقین کا ایمان کا نقیب
شہنشاہ جہاں محبت ہے گنج بخش
یائے بے کنارے حقیقت ہے گنج بخش

ابوالحسن قادری

سید ہجویر خورشید یقین
ذات او حصن حصین شرع و دین
حجتہ اللہ نائبِ فخر امم
گنج بخشِ قاسم نعم النعم
بمخدوم الانام لنا الاعتصام
من الفوز العظیم لہ مقام
الی سبل السلام دعا البرایا
لا ریب باب الطریق ھو الامام
السلام اے دردمنداں محبت را امام
گنج بخشی کارِتست اے نائب خیر الانام

Marfat.com

مخمس بر مصرع خواجہ حافظ شیرازی

در مدح حضرت سید الاولیاء قطب الاقطاب والا جناب پیشوائے اہل توحید و تفرید
حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری نور اللہ مرقدہ
(از مولوی محرم علی صاحب چشتی لاہوری)

سگ دربار تو بر فرق شہاں خواہد بود   عاشق روئے تو جانان جہاں خواہد بود
روضہ پاک زبس رشک جناں خواہد بود   سوئے ایں قبلہ رخ اہل زماں خواہد بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

وصف از خامہ ایں عاجز مسکین چہ شود   خادمت مدح تو اے حضرت داتا چہ کند
یمن ایں مرقد پاک تو نہ حدے دارد   برزمینے کہ نشان کف پائے تو کند
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

ہر قدر نور و تجلی کہ عیاں مے بینم   مرقد پاک تو یک مظہر آں مے بینم
بس کہ او ثانئے محراب جناں مے بینم   برسر ابروئے پاک تو نہاں مے بینم
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

Marfat.com

گفتہ پاک تو چوں زنگ ضلالت بزدود　　قلب طالب تو سوے سماہا بربود
بس کہ ایں ہر کرہ فقر بعالم بکشود!　　بر سوئے نکتہ ایں کشف تو دانم زشہود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

رخش مہرت شدہ آراستہ با سازوبہ زیں　　از سما رخ بکند گر بسوئے ملک زمین
بر سر نقش دو نعلش چو ہلال از رہ دین　　ماہ ہا خلق شود راکع و دیگر بہ یقیں
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

اے خوشا حال کسے آنکہ بفہمد خویش　　فرخ آنست کہ درخواب بہ بیند رویش
گر کسے زرہ یک ذرہ بیابد بویش　　نیک بینی کہ زہر طبقہ عالم سویش
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

قبلہ و کعبہ ما حضرت بابا فرید　　گفت چوں حضرت جیلاں) بجمعے زمرید
ہر کہ باصدق رہ خدمت داتا بدوید　　جانب یک سر پایش تو بخواہی ایں دید
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

نظم من گر بنود خوب بباشد ہمہ زشت　　کن تو مقبول پے حضرت مستان شہ چشت
چونکہ در مدح تو ایں چند سخن ہا بنوشت　　یادر ایں است سوئے خامہ چشتی بہشت
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

Marfat.com

مناقب وسلام حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

مسدس مبارک

در مدح جناب قطب الاقطاب فرد الافراد پیشوائے اہل توحید و تفرید حضرت داتا گنج بخش صاحب علی ہجویری نور اللہ مرقد، (از سلطان العاشقین معارف آگاہ حضرت خواجہ مستان شاہ صاحب کابلی رحمتہ اللہ علیہ)

مالک ملک دوعالم خواجہ ہر دوسرا نہ سپہرش سایہ گرداں مہر و ماہش خاکپاء
اولیاء اللہ لا خوفٌ علیہم راسزا کیست آں ظلِ الٰہی نور پاک مصطفیٰ
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

شاہباز قاف قدسؔ و طائر سدرہ نشین بل بود سکاں سدرہ مرد را زیر نگیں
حامل بار امانت حامی دنیا و دیں آستاں بوس حریمش غوث قطب اجمعیں
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

نور پاک مصطفیٰ پرورده رب جلیل کعبہ معنی دلہا رابود ہم چوں خلیل
فیض عامش کردہ جاری خلد آسازیں قبیل جوئے شہد و جوئے شیر و سلسبیل و زنجبیل
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

روضہ پر نور پاکش در زمیں ہمچوں بہشت بہرہ وراز فیض عامش خاص و عام و خوب وزشت
تیر رفتہ باز گرداند بدل ساز و سرشت خوش بسفتہ دراو صافش معین الدین چشت
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

نور بیچون تقدس درمیان ماء وطین حق پرستاں راکشودہ دیدۂ حق الیقین
خازن گنجینہ اسرار را باشد امیں سایۂ الطاف ایزد رحمتہ للعالمین
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

ناصیہ فرسا ہمہ روئے زمین بردر گہش پہلوئے شیر فلک رامے در اندرو بہش
از خدا آگہ دل راخیال آگہش شد معین الدین فرید الدین بطوفش چلہ کش
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

اے شہنشاہ دو عالم خواجہ مالک رقاب از فراقت دیدہ ماگریہ دار دچوں سحاب
تابشد خورشید عالم در زمین زیر نقاب ہر زمان خواند فلک یا لیتنی کنت تراب
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

اے کہ از خوبان عالم بردہ ای یکسر سبق چرخ خیر مقدمت کردہ ستارہ در طبق
سینہ بے کینہ ات از تیغ وحدت گشتہ شق آفتاب ملک معنی ذات آں دیدار حق
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

شاہ جیلاں غوث اعظم شیخ ارض و نہ سما گفت در جمع مریداں از کرامت بارہا
ہم زمانہ گر ہمی بودم علی ہجویر را تازہ بیعت کردلے بردست آں بیضا لقاء
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

شاہ عالم فخر آدم قطب جملہ اولیاء سید عالی نسب فرزند خاص مصطفیٰ
رحمت اسرار احمد نور پاک مرتضیٰ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا!
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

چشم مستت سرمہ کش از کحل مازاغ البصر   مقبس از روضہ پرنور تو شمس و قمر
مہر تو منقوش بردل ہمچو نقش کا الحجر   یک نظر برحال مسکین و فقیراں یک نظر
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

طوف کویت مے نمایند جملہ طوافیاں   چوں طواف کعبہ اللہ مے نمایند حاجیاں
در صفاء ؤ مروہ کویت ہمہ نعرہ زناں   صاحب بیتے نظر برحال زار عاجزاں
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

جسم زاریم و نظر تا روح و روحانی شویم   برجہم از خاکدان تیرہ نورانی شویم
تا بکے لبیک گویاں جان و ایچانی شویم   عید و ملت رانما تا جملہ قربانی شویم
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

لاہور از فیض قدومت رشک بستاں ارم   میرسد برطوف کویت ہندی و رومی عجم
کعبہ ثانی شدہ برعاشقاں زاں لاجرم   برزبان پیرو برناگشتہ جاری د مبدم
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

شہسوار اوج ولایت عرش اعلیٰ   لطف کن از فیض عامت خواجہ عالم پناہ
زاں نظر جو حضرت اجمیر کردی بادشاہ   کن بحال زار مستان شاہ کابل یک نگاہ
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

●●

Marfat.com

از جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری

یا جناب مصطفیٰ سلطان داتا گنج بخش — یا محمد بادشاہ دین و دنیا گنج بخش
میرے صاحب میرے مالک میرے آقا گنج بخش — میرے حضرت میرے ولی میرے مولا گنج بخش
مانگنے کے واسطے آیا ہے در پہ آپ کے — یہ فقیر بے نوا عاجز گدا یا گنج بخش
خیر بخشو اپنے گنجینے سے یا خیر الوریٰ — خالق اکبر نے ہے تجھ کو بنایا گنج بخش
آپ کے در کے ہیں سائل بادشاہان جہان — نام ہے مشہور دنیا میں تمہارا گنج بخش
گنج علم و گنج عرفان گنج سیم و گنج زر — بخشو اس دریوزہ گر کو میرے داتا گنج بخش
کون آیا ہے سخی دنیا میں ثانی آپ کا — اور ہوا ہے کون اس رتبے کا پیدا گنج بخش
مانگنے آتا ہے جب کوئی گدا دربار پر — آپ دیتے ہیں اسے فی الفور سارا گنج بخش
ایک گر مانگے کوئی دس اس کو کرتے ہو عطا — کون ایسا دوسرا دنیا میں ہو گا گنج بخش

ہے یقین اب سرور مفلس غنی ہو جائے گا
پا لیا ہے اس نے اب یثرب میں اپنا گنج بخش

●●

Marfat.com

مسدس بطور سلام

بحضور فیض گنجور سر آمد اولیائے کبار زبدہ اخیار و ابرار حضرت مخدوم علی ہجویری ملقب بہ داتا گنج بخش
لاہوری شعر حضرت خواجہ معین الدین الحسن السنجری ثم اجمیری چشتی رحمتہ اللہ علیہ)
(از طبع زاد مولوی فیروز الدین صاحب مترجم کشف المحجوب لاہور)

السلام اے آفتاب خاندان مصطفیٰ السلام اے سر دبستان محمد مجتبیٰ
السلام اے نور چشمان علی مرتضیٰ السلام اے فخر فرزندان امام باصفا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے قدوہ درگاہ رب ذوالجلال صد سلامت یا علی یا مظہر شان جمال
السلام اے طائر صدرہ نشین خوش مقال السلام اے صاحب فضل و کمال لایزال
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے ساقی صہبائے نور معرفت السلام اے قاسم لطف و سرور معرفت
السلام اے شرح فرمائے ظہور معرفت السلام اے گوہر پاک بحور معرفت
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

السلام اے غازی میدان زہد و اتقاء　　السلام اے کشتہ شمشیر عشق جانفزاء

السلام اے پہلوان عرصہ فقر و غناء　　السلام اے تاجدار و فاتح ملک ولا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے نغمہ خوان قل ہو اللہ احد　　السلام اے صدر بزم عشق اللہ الصمد

السلام اے ماہر تجرید و تفرید ابد　　السلام اے محو لم یولد قتیل لم یلد

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے سبط فیض حقیقت السلام　　السلام اے سرمہ چشم بصیرت السلام

السلام اے رہبر ملک طریقت السلام　　السلام اے داب شریعت السلام

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے مرجع و امید گاہ شیخ و شباب　　السلام اے بادشاہ اولیائے پنج آب

السلام اے سرگردہ صوفیائے عالی جناب　　السلام اے گنج بخش بے شمار و بے حساب

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

السلام اے چارہ بے چارگان بے نوا السلام اے مرہم جاں بخش زخم جاں گزا
السلام اے ہر مرض را خاک تو دارالشفاء السلام اے وجہ تسکین دل ہر مبتلاء

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے حامئ درماندگان ناتواں السلام اے اوج بخش در حضیض افتادگاں
السلام اے قاطع بدعات و کفران جہاں السلام اے ہادی پیراں دلیل طالباں

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے روئے زیبائت جواب صد بہشت السلام اے فیض یاب در گہت ہر خوب وزشت
نقشبندی، قادری و سہروردی دربسفت ہمزباں در مدحت، ہمچوں معین الدین چشت

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

السلام اے حضرت مخدوم عالم السلام جز سلامت نیست دیگر یک کہالم السلام
نفس و شیطانند ہر دم در زوالم السلام کن برایں اعدائے دیں فیروز عالم السلام

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

●●

Marfat.com

اُردو

(از مولوی فیروزالدین صاحب مترجم کشف المحجوب لاہور)

ہیں ترے در پر سلامی ہو رہے باصد ولا ہندی و سندھی و کشمیری و افغانی شہا
جو کوئی آتا ہے لیجاتا ہے اپنا مدعا کیوں نہ پھر نکلے ہراک کے منہ سے یہ سچی صدا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

چشتیوں کو فخر تجھ سے قادری تجھ پر فدا نقشبندی تجھ پر نازاں سہروردی جبہ سا
صابری ہو یا نظامی یا سلیمانی گدا! صدق دل سے ہے ہراک قائل ترے اوصاف کا
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

کس قدر روضہ انور تیرا معمور نور رحمت وبرکت کا ہردم جس پہ ہوتا ہے ظہور
ہے صلوۃ وصوم پر درود وظائف کا وفور ہر گھڑی قرآن خوانی ذوق افطار و سحور
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

آفتاب فیض ہے تو فقر کا مہر منیر! صاحب تاج کرامت ملک معنی کا امیر!
طالبوں کا قبلہ جاں عارفوں کا زندہ پیر نامرادوں کی مراد اور بیکسوں کا دستگیر
گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

ہیں تصانیف معلے گنج گوہر لا کلام! کشف محجوب اور کشف اسرار ہے جن سے دوام
علم خود نازاں رہے گا جس کی ہستی پر مدام رازدار فقر جن سے ہو رہے ہیں خاص و عام

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

غزنی و ہجویر تھا گر مفتخر تجھ سے مدام کر دیا پنجاب کو بھی تو نے مشہور انام
زیور لاہور ہے درگاہ جنت احتشام تیرا خطبہ پڑھ رہا ہے ملک سارا صبح و شام

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

فخر ہو مجھ کو نہ کیوں اس عزت احضار پر جبکہ ہو نازاں ہر اک سائل تیری سرکار پر
جان و دل قربان ہے شاہا تیرے دربار پر ہر سلامی صدق سے قائل ہے اس اقرار پر

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ہوں تیرے در کا سلامی میں بھی اے شاہ شہاں میری حالت مو بمو ہے آپ پر ساری عیاں
کب تلک یہ دل رہے گا نامراد و نیم جاں کیجئے چارہ کہ تم ہو چارہ بے چارگاں

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

گنج بخشی آپ کی آفاق میں مشہور ہے　　دلدہی خستہ دلوں کی آپ کا دستور ہے

نرغہ اعداء میں یہ قلب حزیں محصور ہے　　یاعلی امداد کیجئے! منتظر مہجور ہے

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

یاعلی مخدوم ہجویری! نگاہ التفات　　کشت دل کے واسطے ہے ابر رحمت تیری ذات

شرم اس فیروز عاصی کی ہے شاہا تیرے ہات　　بند عصیان و غم دنیا سے دید یجئے نجات

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

جب تلک باقی الٰہی! اثر نور و نار ہو　　گنج بخش دین و دنیا آپ کا دربار ہو

قبلہ حاجات عالم آپ کی سرکار ہو　　زائروں کو دمبدم اس شعر کا تکرار ہو

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں را رہنما

●●

Marfat.com

ماخذ و مراجع

۱۔ حسن سنجری دہلوی: فوائد الفواد' لاہور ۱۹۶۳ء۔

۲۔ الذہبی: تاریخ دول الاسلام' ج ۳ حیدر آباد ۱۳۳۷ھ۔

۳۔ نور الدین جامی: نفحات الانس' نولکشور ۱۸۷۴ء

۴۔ ابو الفضل: آئین اکبری' ج ۳ نولکشور ۱۸۶۹ء۔

۵۔ لعل بیگ بخشی شہزادہ مراد بن اکبر بادشاہ: ثمرات القدس (تالیف ۱۰۰۷ء) قلمی نسخہ مملوکہ ظفر حسن' کراچی۔

۶۔ داراشکوہ بن شاہجہان سفینۃ الاولیاء کانپور ۱۸۷۲ء۔

۷۔ غلام سرور: خزینۃ الاصفیاء (تالیف ۱۲۸۱ھ) نولکشور ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۴ء

۸۔ نور احمد: تحقیقات چشتی لاہور ۱۸۶۵ء۔ ری پرنٹ ۱۹۴۶ء

۹۔ محمد لطیف: (History And Antiquities Of Lahore) لاہور ۱۸۹۲ء۔

۱۰۔ عبد الماجد: تصوف اسلام اعظم گڑھ ۱۳۴۳ھ۔

۱۱۔ ہاشمی فرید آبادی: ماثر لاہور' لاہور ۱۹۵۶ء۔

۱۲۔ عبد الحی حبیبی: تاریخ وفات داتا گنج بخش علی ہجویری غزنوی' در اورینٹل کالج میگزین پنجاب یونیورسٹی' فروری ۱۹۶۰ء

۱۳۔ محمد شفیع لاہوری: مقالات لاہور ۱۹۶۰ء

۱۴۔ ظہیر احمد بدایونی: ظہیر المطلوب' اردو ترجمہ کشف المحجوب لاہور ۱۹۰۹ء۔

Marfat.com

۱۵۔ (Revelation Of Hidden Things)انگریزی ترجمہ کشف المحجوب، از نکلسن لنڈن ۱۹۱۱ء۔
۱۶۔ کشف المحجوب مطبوعہ گلزار ہند سٹیم پریس لاہور۱۳۴۳ھ/۱۹۲۳ء۔
۱۷۔ کشف المحجوب طبع ژوکوفسکی لینن گراڈ روس۱۹۲۶ء۔
۱۸۔ فضل الدین گوہر کشف المحجوب لاہور۱۹۸۳ء۔
۱۹۔ علی بن عثمان الہجویری، کشف المحجوب، اردو ترجمہ از علامہ ابو الحسنات سیّد محمد احمد قادری لاہور۱۴۱۳ ہجری۔
۲۰۔ علی بن عثمان الہجویری کشف المحجوب، اردو ترجمہ از سیّد محمد فاروق القادری لاہور۱۹۸۹ء۔
۲۱۔ علی بن عثمان الہجویری کشف المحجوب (فارسی) لاہور ۱۹۹۱ء قلمی نسخہ مملوکہ حضرت میاں خوشی صاحب محمد مجاور وسجادہ نشیں حضور داتا گنج بخش۔
۲۲۔ علی بن عثمان الہجویری، کشف المحجوب اردو ترجمہ محمد الطاف نیروی لاہور ۱۹۹۲ء۔
۲۳۔ حضرت امام غزالی، احیاء العلوم، لاہور ۱۹۵۶ء
۲۴۔ رینالڈ اے نکلسن، آئیڈیا آف پرسنیلٹی آف گارڈان اسلام، لاہور ۱۹۴۹ء۔
۲۵۔ رینالڈ اے نکلسن دی مس ٹکس آف اسلام، لاہور ۱۹۷۹ء
۲۶۔ ابو الحسنین محمد یوسف علی، تعلق ذات سے کائنات تک کی یکجہتی نیابت اور معراج کا اصلی حقیقی اور فطری تقاضا، اسلام اباد ۱۹۸۵ء۔
۲۷۔ حضرت مولانا خمد عمر الدین طالب گڑھ شنکری دیوان طالب چشتی، لاہور ۱۹۹۳ء۔

Marfat.com

۲۸۔ حضرت مولانا محمد عمر الدین طالب گڑھ شنکری، شجرہ اصحاب چشت سیالکوٹ ۱۳۱۶ ہجری۔

29- The Sufi Path Series Book "7`` Lahore.

30- The Sufi Path Series Book III Lahore(The Assiciation of Spiritual Training Lahore)

۳۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ (سوانح بے بہائے) شاہ ابو الحسن زید فاروقی دہلی ۱۹۹۰ء فیض الرسول اپریل مئی ۱۹۹۰ء بحوالہ الجواہر المفیہ جلد ۲

۳۲۔ مناقب الامام اعظم للموفق ۲/ ۶۶۔

۳۳۔ حضرت داتا گنج بخش حیات و تعلیمات لاہور ۱۹۸۲ء۔ ۱۹۸۳ء ص ۱۲۔

۳۴۔ مکتوبات شریف حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ دفتر دوم، کراچی۔

۳۵۔ مکتوبات حضرت مجدّد الف ثانی نمبر ۵۵ حصہ ہفتم دفتر دوم کراچی۔

۳۶۔ فیوض الحرمین ابو حنیفہ علیہ الرضوان محمد اعظم حنفی لاہور ۱۹۸۸ء

۳۷۔ عبد المجید ابو حنیفہ علیہ الرضوان محمد اعظم حنفی لاہور۔

۳۸۔ ابو حنیفہ علیہ الرضوان محمد اعظم حنفی لاہور۔

۳۹۔ عبد القیوم حقانی امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز واقعات اکوڑہ خٹک پشاور ۱۹۸۸ء۔

۴۰۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے حضرت داتا گنج بخش کی عقیدت خلیل احمد رانا (مرتب کنندہ) لاہور ۱۹۹۴ء۔

۴۱۔ محمد علی ظہوری سفر سعادت ماہنامہ منہاج القرآن شمارہ اکتوبر ۱۹۸۸ء۔

۴۲۔ از عبد الماجد دریابادی ''تصوف اسلام'' مطبوعہ اعظم گڑھ۔

۴۳۔ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔ حاشیہ مقدمہ کشف المحجوب در ترجمہ

Marfat.com

ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری لاہور ۱۴۱۳ ہجری۔
۴۴۔ مولوی محمد شفیع، مقالات دینی و علمی مطبوعہ لاہور۔
۴۵۔ خالد محمود، داتا گنج بخش اور ان کا عہد مطبوعہ لاہور۔
۴۶۔ فرید الدین عطار، تذکرۃ الاولیاء مطبوعہ ایران جلد اول، ذکر امام ابو حنیفہؒ جلد دوم در ذکر ابن عطاءؒ۔
۴۷۔ شیخ علی محمود جاندار، دُرنظامی مرتبہ نسخہ قلمی مملوکہ سید علیم الدین خادم درگاہ سلطان المشائخ دہلی بحوالہ تصوف اسلام۔
۴۸۔ مکتوبات صدی جلد اول (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی۔
۴۹۔ (قلمی) مملوکہ حضرت مولانا ابوالبرکات سیّد احمد قادری مرحوم (لاہور) نقل الخطاب
۵۰۔ نظام یمنی، لطائف اشرفی (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی۔
۵۱۔ مولانا رکن الدین، مکتوبات خواجہ گیسودراز (فارسی) مطبوعہ دکن۔
۵۲۔ یعقوب چرخی ''ابدالیہ'' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء۔
۵۳۔ سیّد نور بخش قہستانی، مشجر الاولیاء (فارسی و ترجمہ) مطبوعہ لاہور، حصہ دوم۔
۵۴۔ نفحات الانس (فارسی) از مولانا عبدالرحمٰن جامی مطبوعہ ایران۔
۵۵۔ شیخ محمد اکرم صابری، اقتباس الانوار (فارسی) ص ۲ بحوالہ مقدمہ کشف المحجوب حکیم محمد موسی امرتسری مرحوم و مغفور۔
۵۶۔ رانا عبدالحمید ''قرآن حکیم اور تصوف'' مطبوعہ لاہور۔
۵۷۔ ڈاکٹر محمد باقر، احوال و تعلیمات داتا گنج بخش مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔
۵۸۔ صاحبزادہ سلیم حماد تذکرہ حضرت داتا گنج بخش مطبوعہ لاہور۔

Marfat.com

۵۹۔ اختر راہی ترجمہ ہائی متون فارسی بزبان ہائی پاکستانی مطبوعہ ایران/ پاکستان۔

۶۰۔ غلام دستگیر نامی: بزرگان لاہور۔

۶۱۔ خواجہ بہاؤ الدین زکریؒا ملتانی (نسخہ) کشف المحجوب لاہور۔ مقدمہ از ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب۔

۶۲۔ اسعاد عبد الہادی، قندیل: کشف المحجوب ہجویری (عربی) بیروت ۱۹۸۰ء

۶۳۔ ژوکوفسکی ترجمہ کشف المحجوب ص ۲۱۱/نفحات الانس باتصحیح مہدی توحیدی پور تہران۔

۶۴۔ اے جے آربری صوفی ازم لندن ۱۹۷۲ء۔

۶۵۔ عبد الحی لکھنوی: نزہتہ الخواطر۔

۶۶۔ ژوکوفسکی کشف المحجوب مقدّمہ ص چہل ونہ، پنجاہ۔

۶۷۔ شیخ علی محمود جاندار: دُرِ نظامی خطی اردو ترجمہ دہلی سے چھپ چکا ہے۔

۶۸۔ پیر محمد حسن ڈاکٹر: رسالہ قشیریہ' اردو ترجمہ' اسلام آباد' ۱۹۷۰ء' ادارہ۔

۶۹۔ تحقیقات اسلامی' مقدمہ مترجم رسالہ اور کشف المحجوب میں اصطلاحات ''التعرف'' سے ماخوذ ہیں نیز ملاحظہ ہو۔ طبقات الصوفیہ السلمی تیسیر لاحمد الشرباطی' بیروت۔

۷۰۔ رسالہ قشیریہ پر شروح کے لئے ملاحظہ ہو کہ کشف الظنون اور اردو ترجمہ رسالہ قشیریہ مقدمہ ص ۴۳۔۴۶ مشہور شروح ہیں۔ (۱) شرح خواجہ گیسو دراز م ۸۲۵ھ۔ (۲) شرح شیخ الاسلام زین الدین الحافظ زکریا محمد الانصاری (م ۹۲۵ھ)۔ (۳) شرح شیخ علی بن محمد سلطان الہروی المعروف بہ ملا علی القاری (م۱۰۱۴ھ)

Marfat.com

۷۱۔ محمد الدین بن منشی میراں بخش مزنگوی، کشف المحجوب اردو لاہوری، اسلامیہ سلیم پریس لاہور ۱۹۱۲ء۔

۷۲۔ مولانا شمس الهند ایزدی صوفی معنوی شیخ الٰہی بخش و جلال الدین کشف المحجوب اردو تاجران کتب کشمیری بازار، لاہور ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۹۲۷ء۔

۷۳۔ مولوی محمد حسین مناظر گوندلانوالیہ، گوجرانوالہ، کشف المحجوب اردو، ملک محمد دین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار، لاہور ۱۹۵۰ء۔

۷۴۔ زبدۃ الاطباء حکیم اللہ رکھا قریشی لاہور صحیفہ محبوب ترجمہ اردو کشف المحجوب، غلام حسین اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اردو بازار، لاہور۔

۷۵۔ عبد الرحمٰن طارق بی۔اے، کشف المحجوب اردو مدنی کتب خانہ گنپت روڈ لاہور/ اردو پریس، لاہور ۱۹۵۷ء/ ۱۹۵۸ء۔

۷۶۔ ابو نعیم عبد الحکیم خاں نشتر جالندھری، انوار القلوب ترجمہ کشف المحجوب شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۲ء۔

۷۷۔ پروفیسر محمد عبد المجید یزدانی گنج المطلوب ترجمہ کشف المحجوب ناشران قرآن لمٹیڈ، اردو بازار، لاہور۔

۷۸۔ کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری *کشف المحجوب (اردو) الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار، لاہور اپریل ۱۹۹۵ء۔

۷۹۔ مولوی فیروز الدین، بیان المطلوب اردو کشف المحجوب باہتمام عبد الحمید خان فیروز پرنٹنگ پریس ۳۶۵ سرکلر روڈ، لاہور ۱۹۲۶ء۔

۸۰۔ میاں طفیل محمد کشف المحجوب اردو اسلامک پبلیکیشنز لمٹیڈ، لاہور۔ ۱۹۶۶ء

۸۱۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، لاہور نور کمپنی (س۔ن) مکتوب ۲۰۰ دفتر اول۔

Marfat.com

۸۲۔ شہاب الدین عمرؒ وتحسین الاخلاق لا یاتی الا بعد تزکیۃ النفس عوارف المعارف سہروردی، مشمول ج ۵ لاحیاء علوم الدین، بیروت ۱۹۸۶ء م۔

۸۳۔ مولانا زبیر افضل عثمانی، محمد یحییٰ التادفی: قلائد الجواہر، اردو ترجمہ کراچی ۱۹۷۸ء مقدمہ شمس بریلوی ص کج۔کد۔

۸۴۔ ابو طالب المکی، قوت القلوب فی معاملہ المحبوب، مصر ۱۳۱۰ھ الجز الاول ص، ابونصر سراج: کتاب اللمع فی المتصوف اسلام آباد ۱۹۸۹ء اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن۔

۸۵۔ عبد القاہر ابو النجیب سہروردی: آداب المریدین، تصحیح بخیب مائل مردی ایران چاپ اول ۱۴۰۴ھ۔

۸۶۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے پنجاب بحوالہ تصوف اسلام۔

۸۷۔ پروفیسر عبد الرشید حیات و تعلیمات مرکزی اردو بورڈ لاہور مطبوعات علاقائی ثقافت ادارہ معاہدہ استنبول ۱۹۶۷ء۔

۸۸۔ مولانا عبد الرؤف فاروقی، کشف المحجوب اردو ترجمہ لاہور۔

۸۹۔ وقار علی بن مختار علی، کشف المحجوب اردو ترجمہ لاہور۔

۹۰۔ انوار علی کرم اللہ وجہہ شرح خصائص نسائی مترجم و شارح (فقر) سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی پشاور

۹۱۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ طواسنین شہید حق۔

۹۲۔ حضرت امام ابوبکر بن ابو اسحاق محمد رحمتہ اللہ علیہ۔تعرّف

۹۳۔ ابو العباس احمد زروق، قواعد التصوف۔

۹۴۔ علامہ حامد حقر انوار التحقیق۔

۹۵۔ ابن عجیبہ معراج التشوف الی حقائق التصوف

Marfat.com

۹۶۔ مقالہ ڈاکٹر پٹ محمد حسین تسبیحی، نزہتہ الخواطر۔
۹۷۔ میر محمد یوسف الحسینی الوارطی جواہر شکر گنج و سلاسل انوار فی سیر الابرار۔
۹۸۔ خواجہ محمد عبدالرحمٰن مجموعہ صلوات صلی اللہ علیہ وسلم ہری پوری ۱۹۹۵ء۔
۹۹۔ رائے بہادر کنہیالال اگزیکٹو انجینئر، تاریخ لاہور، لاہور ۱۸۸۴ بار اول۔
۱۰۰۔ مفتی علی الدین خلف مفتی خیر الدین لاہوری عبرت نامہ ہر دو جلد فارسی ۱۹۵۶ء، لاہور۔
۱۰۱۔ مولوی احمد علی مرید حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی، قصر عارفاں فارسی، لاہور۔
۱۰۲۔ مولوی رحمان علی اردو ترجمہ محمد ایوب قادری تذکرہ علماء ہند تالیف ۱۹۶۱ء کراچی
۱۰۳۔ ڈاکٹر ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب ۱۹۶۶ء لاہور۔
۱۰۴۔ لالہ تلسی رائے کتاب سیر پنجاب کامل ۱۸۷۲ء۔ لاہور
۱۰۵۔ لاہور گائیڈ مرتبہ بزم اردو لاہور ۱۹۰۹ء لاہور
۱۰۶۔ کرنل بھولا ناتھ آئی ایم۔ایس، تاریخ شہر لاہور (پنجابی) ۱۹۳۳ لاہور۔
۱۰۷۔ حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری اردو ترجمہ، اسرار الطریقت لاہور
۱۰۸۔ زبدۃ الحکماء حکیم احمد علی خاں، اسرار التصوف۔ لاہور
۱۰۹۔ شیخ عزت اللہ، ہمارا پنجاب ۱۹۵۷ء لاہور۔
۱۱۰۔ پیر غلام دستگیر نامی، بزرگان لاہور، لاہور۔
۱۱۱۔ خان بہادر پروفیسر محمد شفیع، مقالات دین وعلمی ۱۹۷۰ء لاہور
۱۱۲۔ حکیم اقبال حسن، تذکرہ گنج بخش بالمقابل ڈیوڑھی دربار گنج بخش لاہور ۱۹۳۹ء

Marfat.com

۱۱۳۔ نسیم چوہدری تذکرہ علی بن عثمان ہجویری ۱۹۷۳ء لاہور
۱۱۴۔ بشیر حسین ناظم، حکایات گنج بخش ۱۹۷۵ء لاہور
۱۱۵۔ حکیم سید امین الدین احمد دہلوی، تذکرہ علی ہجویری ۱۹۶۱ء لاہور
۱۱۶۔ غلام جیلانی مخدوم، سیرت گنج بخش ۱۹۷۰ء لاہور
۱۱۷۔ اشرف علی، سوانح حیات حضرت گنج بخش ن۔د۔ لاہور
۱۱۸۔ حضرت گنج بخش شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
۱۱۹۔ تعارف مصنفہ محمد امین سجادہ نشین درگاہ معلیٰ ۱۹۵۸ء لاہور
۱۲۰۔ منشی عاشق علی خاں ناطق، لمعات کمالات قادریہ مع معاون تبرکات خالقیہ
۱۲۱۔ کلانوری نقشبندی جماعتی ۱۹۶۵ء ملتان شہر
۱۲۲۔ منشی سنجان رائے بٹالوی۔ خلاصۃ التواریخ
۱۲۳۔ فرہنگ آصفیہ مولفہ مولانا سید احمد دہلوی۔
۱۲۴۔ گنیش راس وڈیرہ چار باغ پنجاب (فارسی) مرتبہ پروفیسر کرپال سنگھ ایم اے
۱۲۵۔ مہتمم سکھ ہسٹری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ خالصہ کالج امرتسر بہ نظر ثانی پروفیسر دیوان سنگھ
۱۲۶۔ صادق ایم اے ۱۹۶۵ء امرت سر۔ بھارت
۱۲۷۔ مولانا یعقوب بن محمد عثمان غزنوی، رسالہ ابدالیہ
۱۲۸۔ فضل الخطاب از سرخیل نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی۔
۱۲۹۔ محمد علاء الدین صدیقی ایم اے، مخدوم علی ہجویری ۔۱۹۳۵ء لاہور
۱۳۰۔ سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش از غوثیہ کتب خانہ بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور۔

Marfat.com

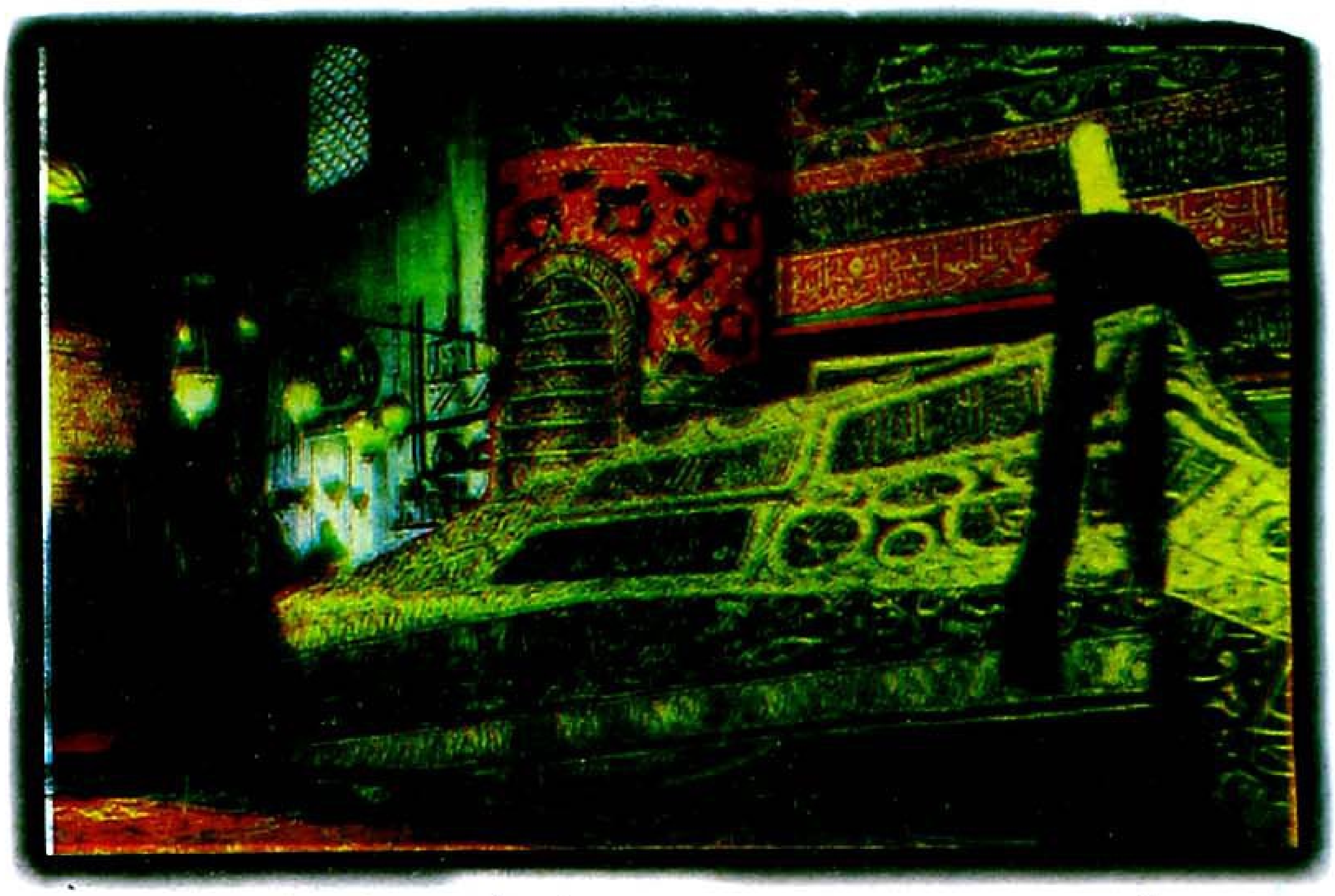

مزارِ مقدس و منور حضرت مولانا جلال الدین المعروف پیرِ رومی (مرشدِ کامل و اکمل) رحمۃ اللہ علیہ یہ ایک چبوترے پر بلند و بالا عظیم الشان تاریخی پُرسرور مقام پر ایک مردِ کامل و اکمل حضرت قبلہ مولانا جلال الدین رومی نور اللہ مرقدہٗ کا مزار پُرانوار ہے۔ یہ دربار دُربار ترکی کے ایک مشہور و معروف شہر "قونیہ" میں ہے۔ تصویر ہذا میں آپ رحمۃ اللہ کے پائے اقدس (قدوم) آپ کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پُرانوار ہے۔ اس کے ملحقہ فانوسوں کے عین نیچے تین مزید مزاراتِ عالیہ کے کچھ حصص نظر آرہے ہیں جو پیرِ رومی رحمۃ اللہ کے قابلِ صد احترام عظیم خلفائے کرام و عظام اور اعزہ و اقربا کے ہیں۔ ان کی قبور عالیہ بھی اسی بلند و بالا چبوترہ پہ عہدِ رفتہ کی یاد تازہ کر رہی ہیں اس مقام صد احترام پر شاعرِ مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ اور ملت اسلامیہ کی عظیم ہستیوں کو نہ صرف حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے بلکہ مثنوی شریف کے قاری ہونے کی بھی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ بغیر کسی ریسرچ یا محققانہ پہلو کے آج کل اس تصویر کو حضور پرنور شافع یوم النشور رحمت عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پُرانوار سے منسوب کرنے کی غیر تحقیقی جسارت ہو رہی ہے اور انٹرنیٹ پر بھی اس تصویر کو آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا روضہ اقدس بتایا جا رہا ہے جو ایک گناہِ عظیم ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مزارِ پُرانوار (روضہ اقدس) تک صدیوں سے کسی ظاہری آنکھ کی رسائی نہیں چہ جائیکہ جدید تصویر کس طرح لی گئی۔ علاوہ ازیں رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حجرہ شریف میں صرف اور صرف تین مزاراتِ مقدسہ مطہرہ ہیں جو کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ہیں جب کہ مذکورہ بالا تصویر میں تین سے زائد قبور کی نشاندہی اظہر من الشمس ہے۔ براہ کرم اس کی تصحیح کر کے ملتِ اسلامیہ کو اس عظیم گناہ سے بچائیں۔

میاں خوشی محمد ہجویری

Marfat.com

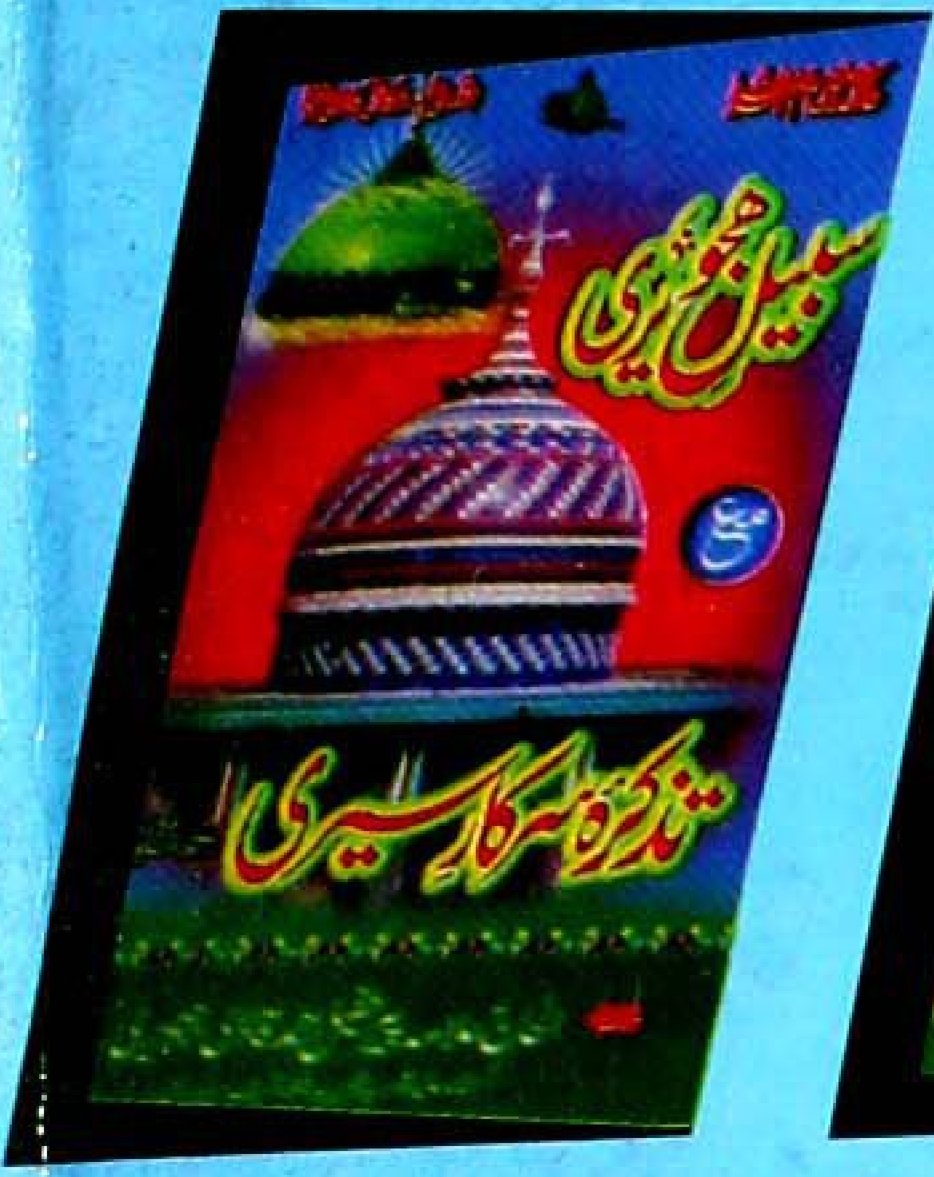
تذکرہ سرکار سیری

ختمات شریف کی برکتیں
مع
حرمین شریفین کی یادیں

توقیر سادات

کشف المحجوب
فارسی
علی بن عثمان الہجویری
المعروف به
حضرت داتا گنج بخش

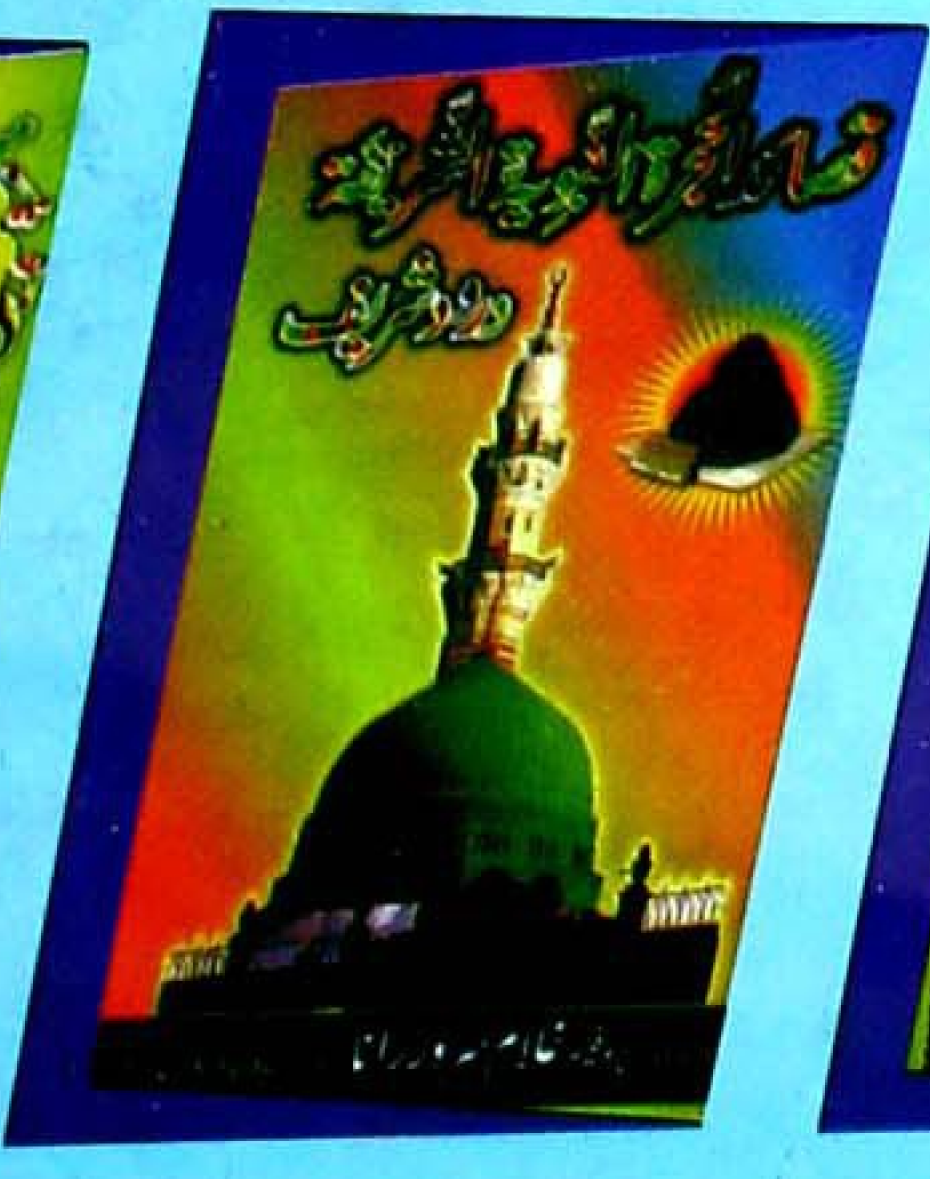

Marfat.com

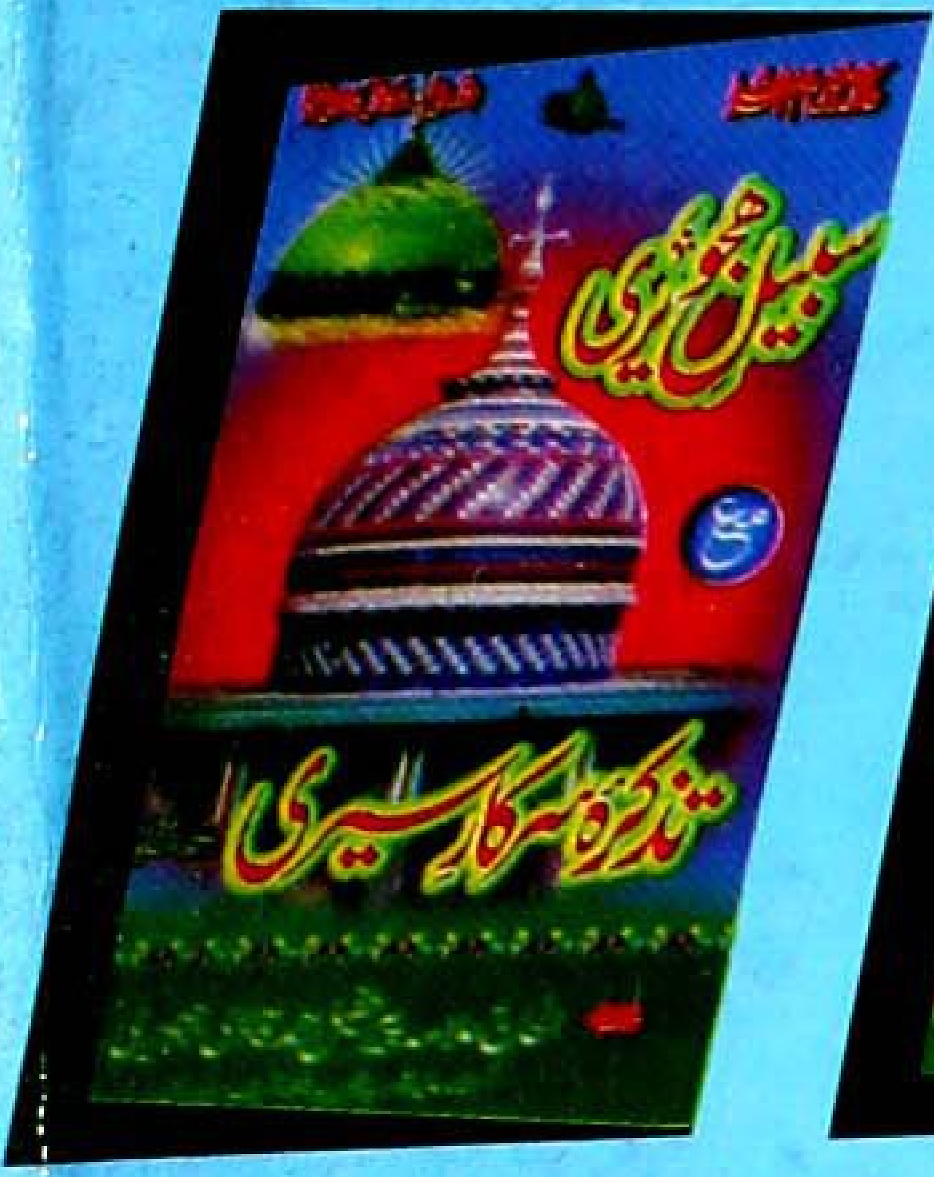

ختمات شریف کی برکتیں
مع
حرمین شریفین کی یادیں

توقیر سادات

کشف المحجوب
فارسی

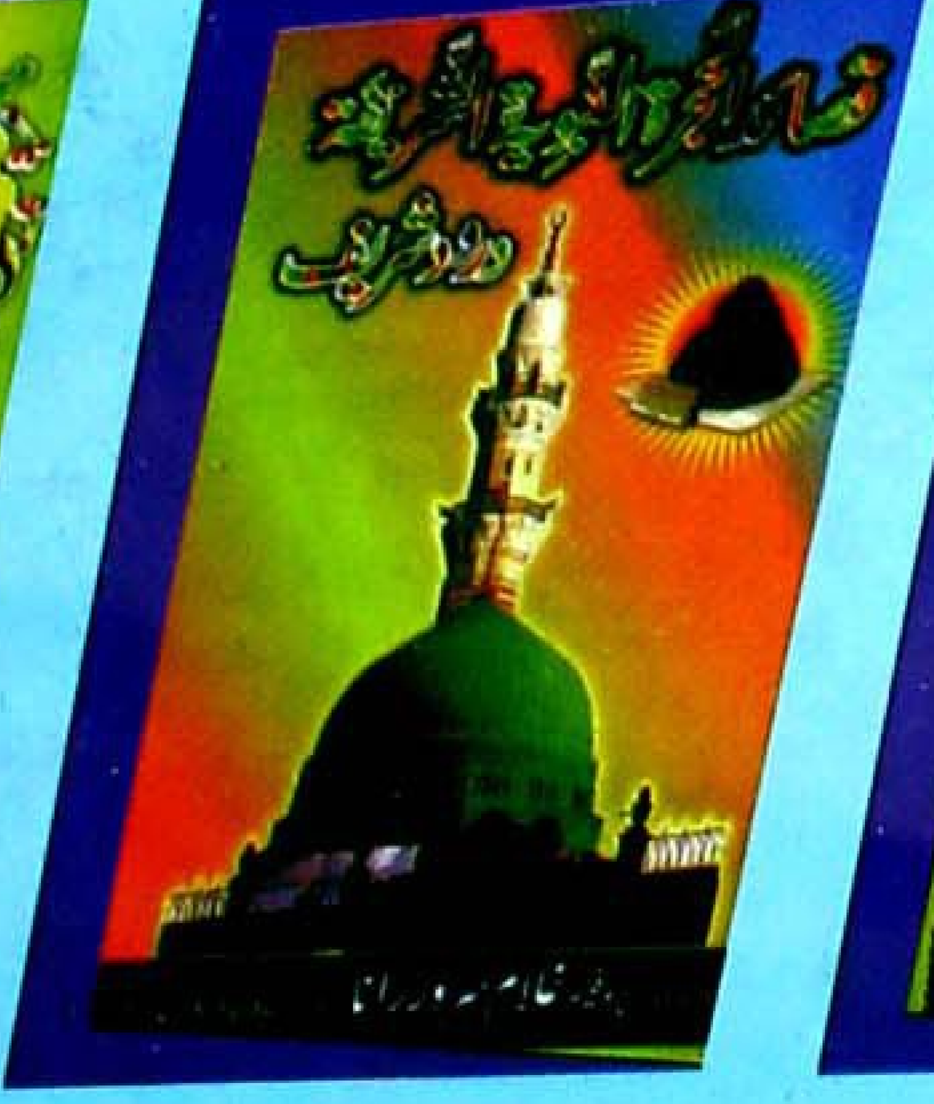
درود شریف

Marfat.com